

۔ یہ بات پوچھنے سے اگر چہارا مطلب یہ ہے کہ میں ان سے پوچھوں کہ کیا کافرستان خلائقِ میراں پر کام کر رہا ہے تو یہ غلط ہے ۔ میں پوچھے سکتا ہوں اور نہ ہی وہ بتائیں گے ۔۔۔۔۔ سردار نے جواب دیا۔

۔ آپ کی بات درست ہے ۔۔۔۔۔ بہر حال میں معلوم کر لوں گا۔ اٹھاں سازی پر کام کر رہا ہے ۔۔۔۔۔ میران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ سردار نے جو کچھ بتایا حافظ ۔۔۔۔۔ میران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ سردار نے جو کچھ بتایا تھا اس سے بہر حال اس بات کا امکان موجود تھا کہ کافرستان نے ڈاکٹر ٹھوٹکی کو ہلاک کر اکر یہ قارہ مولانا حاصل کر لیا ہے اور شاپر اس کی سن گن روزی راسکل کے کانوں میں بھی چڑھی ہو اور وہ اس کی تصدیق کے لئے کافرستان گئی ہو ۔۔۔۔۔ بہر حال اب جب تک وہ واپس نہیں آ جاتی اس سلسلے میں مزید کچھ دیکھا جا سکتا تھا اس نے میران نے سر جھک کر اس معاملے کو ختم کر کے دوبارہ رسائلے کے مطابعہ میں معروف ہو گیا۔

دانوں کو اس کا علم نہ تھا۔ البتہ ایک اور خیال مجھے آ رہا ہے ۔۔۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ حکومت شوگران ابھی ابھر ان بات جیت کر رہی ہو ۔۔۔۔۔ کافرستان سائنس و انوں سے ڈسکس کر کے پر سودا کرے اور اس سے بھٹے ہی ڈاکٹر ٹھوٹکی ہلاک ہو گیا ہو ۔۔۔۔۔ سردار نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

۔ ہاں ۔۔۔۔۔ الحدایہ ہو گا ۔۔۔۔۔ اچھا ۔۔۔۔۔ بتائیں کہ کیا کافرستان خلائقِ میراں سازی پر کام کر رہا ہے ۔۔۔۔۔ میران نے کہا۔

۔ ہمیں اس سلسلے میں ایک رپورٹ ملی ہے کہ کافرستان نے کافرستان کے شمال مشرقی ہمالی علاقہ پر تاب پورہ میں ایک ایسی لیبارٹری جیا کرائی ہے جس میں خلائقِ میراں سازی پر کام ہو سکتا ہے کیونکہ تمام مشینی امکنیتی سے حاصل کی گئی ہے اور وہ بھی حکومت ایکریمیا کے نولیں میں اائے بغیر۔ لیکن یہ صرف رپورٹ ہے حتیٰ پرورت نہیں ہے ۔۔۔۔۔ سردار نے کہا۔

۔ ہاں اگر کام ہو تو کافرستان کا کون سا سائنس دان وہاں کا اخبارج بن سکتا ہے ۔۔۔۔۔ میران نے پوچھا۔

۔ ڈاکٹر ٹھوٹکی طویل عرصہ تک ایکریمیا کی ایسی لیبارٹریوں میں کام کرتے رہے ہیں جہاں خلائقِ میراں سازی پر کام ہوتا رہا ہے اور گوشۂ دو سالوں سے مستقل طور پر وہ کافرستان واپس آچکے ہیں ۔۔۔۔۔ اہمیتی قابل سائنس دان ہیں ۔۔۔۔۔ سردار نے کہا۔

۔ کیا وہ آپ کے دوست بھی ہیں ۔۔۔۔۔ میران نے کہا۔

قریب رک گئی۔ عمارت پر راہنما کلب کا نیون سائیں جل بجھ رہا تھا جس کے ساتھ ایک عورت کی تصویر تھی جو لاسوں کے جلنے بھینے کی وجہ سے ناچتی ہوئی دکھانی دے رہی تھی۔ بیکی کے رکتے ہی روزی راسکل نیچے آئی۔ اس نے سیڑہ دیکھ کر کرایہ ادا کیا اور ساتھ ہی پہ بھی دے دی۔ بیکی ڈرائیور نے سلام کیا اور تیرنی سے کار کو آگے لے گیا تو روزی راسکل مزی اور کمپانڈ گیٹ میں داخل ہو گئی پوکنہ ہام کا وقت تھا اس نے کلب میں آئے جانے والوں کا حاصا رش تھا۔ ان میں مرد بھی تھے اور ہم، تم، مگر ۱۵۰ سب احتیاطی تھرڈ کلاس خلائے دکھانی دے رہے تھے۔ وہ سب اس طرح بار بار روزی راسکل کو دیکھ رہے تھے جسے وہ کوئی جو پہ ہو۔ ایک دو تھے سینی بھی بھائی نیشن روزی راسکل ہے اٹیبان سے چلتی ہوئی آگے پڑھتی پڑی گئی۔ وہ ایسے ماخول کی عادی تھی اور دوسری بات یہ کہ وہ ہپاں ایک خاص کام سے آئی تھی اس سے وہ نہیں چاہتی تھی کہ خواہ خواہ دوسروں سے لہلا کر اصل کام کی جائے کسی اور پکھیئے کو میں پڑ جائے۔ راہنما کلب کافرستان کا ایک خاصا بڑا غذاؤ اور لینکسٹر تھا۔ اس کا نام شکر تھا اور شکر کے ہاتھ بیان کافرستان میں کافی تھے اور شکر سے اس کی پاکیشیاں کی طاقتیں ہو چکی تھیں۔ ایک بار تو شکر سے لڑائی بھی ہو چکی تھی اور اس نے شکر جیسے لڑاک غذاؤ کا وہ حشر کیا تھا کہ شکر خود حیثیت میں کیا تھا اور پھر غذاؤ کے مخصوص انداز میں وہ جب روزی راسکل سے مرغوب ہو گیا تو

بیکی کافرستان وال اتحاد کی سڑک پر تیرنی سے دو دتی ہوئی آگے بڑی پلی ہماری تھی۔ بیکی کی عقبی سیت پر روزی راسکل بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے جیزیگی پینٹ اور براؤن سیدر کی بیٹھیں جھکتے ہوئی ہوئی تھی۔ اس کے بال ہونکے مردوں کی طرح لکھ کر ہونے تھے اس نے ایک نظر میں اسے لڑاک بھی لیا جاتا تھا۔ اس نے آنکھوں پر کالے شیشے کی میناں نگار کی تھی۔

”مس۔ میں آپ کو کلب کے کپڑا نہ میں پھردا دوں گا کیونکہ یہ کلب احتیاطی خطرناک ہر اٹم پیش افراد سے بھرا رہتا ہے اور یہ لوگ جبرا بیکی میں بیٹھے بھی جاتے ہیں اور کرایہ بھی نہیں دیتے۔“ او صیز عمر بیکی ڈرائیور نے بڑے لجاجت بھرے لیے میں کہا۔

”اوکے۔..... روزی راسکل نے خنثی سا جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی در بعد بیکی ایک دو منزلہ عمارت کے کپڑا نہ کے

اس پر ہاتھ اٹھایا ہے، جھٹکا ہوا پلٹ کر بچھے ہوئی، ہوئی میز رگرا اور پھر
رول ہو کر نجی فرش پر جا گر اجھکہ اس کے باقی ساتھی بچھے ہونے احت
کر دور دور دوڑ گئے۔ یہ سب کچھ زیادہ سے زیادہ وسی بارہ سینٹ میں
کمل ہو گیا اور روزی راسکل اس طرح دوبارہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی
جسے اس کا اس واقعہ سے مرے سے کوئی تعلق ہی نہ ہوا۔ ہال میں
خاموشی طاری تھی۔ کاؤنٹر میں موجود دو لڑکیاں اور ایک مرد حیرت سے
ہتھے روزی راسکل کو اپنی طرف آتے دیکھ رہے تھے۔

شکر سے کبوک پا کیشیا سے روزی راسکل آئی ہے۔ روزی
راسکل نے اوپنی آواز میں مگر قافرائے لئے میں کہا۔

"اوھر۔ اوھر راہداری میں ان کا افس ہے۔ کاؤنٹر کھوئے
آدمی نے قدرے گھٹھیا ہے، ہے لئے میں کہا تو روزی راسکل مذکور
اس راہداری کی طرف بڑھ گئی اور پروردہ جسمے ہی راہداری میں داخل
ہوئی اسے اپنے بچھے بیکٹ اس طرح شور سنائی دیا جسمے کسی نے
خوفناک قسم کی موسمی کار لیکارڈ اچانک جلا دیا ہو۔ راہداری کے آخر
میں ایک دروازہ تھا جس کے باہر ایک سلسلہ دربان کھوا تھا۔

"شکر یعنی ہے۔ روزی راسکل نے اس دربان کے قریب
بچھے کرائے لجے میں کہا جسمے شکر لگیوں میں پھرنے والے کسی آوارہ
لڑکے کا نام ہو۔

"باس اندر ہیں۔ مگر تم کون ہو۔ دربان نے قدرے حیرت
بھرے لجے میں کہا۔

اس نے اس کی طرف دوستی کا ہاتھ پڑھا دیا اور روزی راسکل نے بھی
اس سے دوستی کر لی تھی۔ اس کے بعد بھی اس کی کمی ملا تھیں، ہوئی
حصیں کیونکہ شکر اٹھے اور مشیات کے کار و بار سے مشکل تھا اور جسی
بھی کس اٹھنیس کے سلسلے میں وہ اکٹھا کیشیا کا چکر لگاتا رہا تھا جبکہ
روزی راسکل بھلی پارہیاں آئی تھی۔ ہال میں داخل ہو کر وہ ابھی
ایک طرف ہٹنے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھا۔ ہری تھی کہ ملکت دہان
موجود ایک لمبی ٹیکی غلطے نے احتکر اس کا بازو پکڑ کر اپنی طرف
کھینچ لیا۔

"اوپنائے۔ کہاں جا رہی ہو۔ رام داس تو بہاں یقیناً ہے۔ اس
غلڑے نے ہرے پہ معاشرائے لئے میں کہا۔ اس کے اس فقرے پر اوھر
اوھر موجود افراد بے اختیار ہنس پڑے لیکن دوسرے ہی لئے پشاور کی
زور دار آواز کے ساتھ ہی رام داس جب اچھل کر سانسیدیر ہیٹھے ہوتے
افراد سے لگرا یا تو پورے پال ریلکٹ خاموشی طاری ہو گئی۔ یہ حصہ
روزی راسکل نے رام داس کو مارا تھا۔

"اب آئی ہے اوپنائے کی تھیں۔ روزی راسکل نے طنزہ
لئے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ جھٹکا کی جیب سے باہر
آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پیش موجود تھا۔

"اب یہ پشاور بھی سنو۔ روزی راسکل نے جھینٹے ہوئے کہا
اور اس کے ساتھ ہی فائزگ کے دھماکوں سے رام داس جو شاید
حکم کے عالم میں کھوا یہ سوچ رہا تھا کہ کیا واقعی ایک حورت نے

“کاؤنٹر پر موجود چہارے آدمیوں نے اگر جمیں میری آمد کی اطلاع نہیں دی تو اس میں سیرا کی قصور ہے۔ روزی راسکل نے منہ بٹاتے ہوئے کہا تو شکر بے اختیار پڑا کپ چڑا۔

”اوہ۔ تو رام داس کو ہلاک کرنے والی تم تھی۔ اوہ۔ مجھے بتایا گی کہ ایک اجنبی لڑکی نے ایسا کیا ہے۔ وہ جمیں باتھے ہی نہ تھے اس نے وہ چہارے پارے میں نہ بتائے۔ بیٹھو۔ مجھے افسوس ہے کہ میرے کپ میں چہارے ساتھ بد تیزی کی گئی یعنی تم نے بھی اس کا جواب خاندادر دیا ہے۔ شکر نے سکراتے ہوئے کہا تو روزی راسکل میں کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی اور شکر بھی دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

”کیا ہو گی۔ شکر نے پوچھا۔

”صرف ایک گلاس ہوس کا مٹکا لو۔ جمیں سلام ہے کہ میں شراب نہیں پیا کرتی۔ روزی راسکل نے کہا تو شکر نے اہلات میں سرطاں اور پھر انٹرکام کا رسیور الہما کر اس نے کسی کو ہوس لانے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

”کیسے آتا ہوا۔ تم مجھے فون کر دیتی۔ چہار اکام ہو جاتا۔ شکر نے سکراتے ہوئے کہا۔

”فون پر ایسے محاکمات نہ باتے جاسکتے ہیں اور نہ ہی سے جاسکتے ہیں اس نے مجھے خود آتا چاہا ہے۔ روزی راسکل نے پاٹ لے گیا میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم نے ہال میں فائزگنگ کی آواز نہیں سکی تھی۔ روزی راسکل نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ مگر ہبھا تو ایسا ہوتا ہی رہتا ہے۔ مگر تم کون ہو اور ہبھا کیسے آئی ہو۔ دربان اب پوری طرح سنجھل گیا تھا۔ اس کے پیچے میں اب ختنی کا نہ ابراہم آیا تھا۔

”وہ فائزگنگ میں نے کی تھی اور اب تم میرے لئے دروازہ کھلوڑ دو۔ روزی راسکل نے ڈالتے ہوئے پیچے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ سے مشین پٹل کاں بیا۔

”اچھا۔ اچھا۔ دربان پوری طرح گھبر گیا تھا۔ مشین پٹل دیکھنے سے زیادہ وہ قاید اس بات سے گھبرا گیا تھا کہ آنے والے نے پال میں فائزگنگ کی تھی اور اس کے باوجود وہ اٹھینا سے اندر آری تھی۔ دربان نے جلدی سے ہاتھ پڑھا کر دروازہ کھولا تو روزی راسکل اس طرح آکری ہوئی اندر داخل ہوئی۔ میں سے ذاتی آفس میں داخل ہو رہی ہو۔ آفس میں موجود بڑی آفس نیبل کے پیچے بیٹھے ہوئے ایک گینڈے نہ آدمی نے دروازہ کھلنے کی آواز سن کر سر اٹھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کے پیچے پر یونیفارٹ انتہائی حریت کے ہاترات ابراہم آئے۔

”وہ ایک جنکے سے اٹھ کھو رہا۔

”تم۔ روزی راسکل تم اور ہبھا۔ بیخ اطلاع دیتے؟ اس گینڈے نہ آدمی نے اٹھتے ہوئے حیرت پھرے پیچے میں کہا۔ یہ شکر تھا۔ اس کپ کا مالک اور جنگل میخ۔ مشہور غنڈہ اور یونکسٹ۔

" اور - کوئی خاص معاملہ ہے - بتاؤ مجھے اور یقین رکھو کہ میں ہر ممکن کوشش کروں گا کہ جہاری مدد کر سکوں " شکر نے آنکے کی طرف بچھتے ہوئے کہا۔

" آندھہ مدد یا امداد کا لفظ من سے دوبارہ نہ تکالٹا - میں تم سے کوئی مدد یا امداد لیتے نہیں آتی - مجھے روزی راسکل کا بچہ بیگنٹ بدلتا گیا تھا۔

" اور سوری - میرا یہ مطلب بتھا ہو تم نے سمجھا ہے شکر نے فوراً مذہرات کرتے ہوئے کہا - اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان نرے میں جوں کے دو گلاس رکھے اندر داخل ہوا اور اس نے پڑے مٹوبیاں انداز میں دونوں کے سامنے ایک ایک گلاس رکھا اور پھر واپس چلا گیا۔

" تم اسلے کے لئے کام کرنے والے ایک کافرستانی اسمگر دلیر سنکھ سے تو واقعہ ہو جو کافرستانی سرحد پر ایک گاؤں میں رہتا ہے اور جس کے تعلقات پاکیشیانی سرحدی گاؤں میں رہتے والے اسلے کے اسمگر ما جھو سے ہیں روزی راسکل نے کہا۔

" ہاں سہمت اتحی طرح جاتا ہوں لیکن یہ دونوں تو ہبہت جھوٹے لوگ ہیں شکر نے جوں کا گلاس الٹا کر گھونٹ لے کر گلاس والیں میر پر رکھتے ہوئے کہا۔

" ان چھوٹے لوگوں نے ایک بہت بڑا کام کیا ہے روزی راسکل نے کہا تو شکر پونک پڑا۔

" کون سا کام شکر نے حریت بھرے بچے میں کہا۔
" دلیر سنکھ نے کافرستان کے کسی کرٹ جگدیش کے کہنے پر ما جھو کے ذریعے پاکیشیاں ایک پیشہ ور قاتل ڈاگ جائیں کو سلوایا کے ایک ساتھ داں ڈاکر شوائل کو ہلاک کرنے کا مجاہدہ کیا اور پھر ڈاکر شوائل کو ہلاک کر دیا گیا روزی راسکل نے کہا۔
" تو پھر جہارا اس سلسلے سے کی تعلق ہے - ایسا تو ہوتا رہتا ہے شکر نے قدرے حریت بھرے بچے میں کہا۔
" ڈاکر شوائل کے پاس ایک قمیت راز تھا جس کا سودا میری پارٹی کر رہی تھی لیکن پھر اپنا تک ڈاکر شوائل کو ہلاک کر دیا گیا اور وہ قمیت راز قابض کر ہو گیا - میری پارٹی اب یہ چاہتی ہے کہ جس کے پاس بھی یہ راز ہو وہ اس سے براہ راست بھاری قیمت پر سودا کرنے کے لئے حیار ہے - پھر انہیں اس کے لئے بچے نا سک دیا گیا - میں نے ما جھو اور دلیر سنکھ سے پوچھ لیج کی تو انہوں نے بتایا کہ یہ کام انہوں نے کافرستان کے کرٹ جگدیش کے کہنے پر کرایا ہے لیکن اس سے بھٹک کر وہ کرٹ جگدیش کے بارے میں کچھ بتائے دونوں ہلاک ہو گئے اس نے میں ہبھاں جہارے پاس آئی ہوں - تم نے خود بچے بتایا جو کہ جہارے ہبھاں کافرستان میں بہت بے ہاتھ ہیں - جیسیں اس کا محقول محاوہ قصہ دیا جائے گا روزی راسکل نے کہا۔
" اس نام کے تو شاید سینکڑوں کرٹ کافرستانی فوج میں ہوں کیونکہ یہ عام سا اور خاصاً مقبول نام ہے - اس کا کوئی مزید امانت

چہارے کام کی حادی بھری ہے اور معاوضہ بھی صرف ایک لاکھ بیٹا یا
ہے۔ میرا جس قدر کام کافرستان اور پاکستان میں پھیلا ہوا ہے تم کو
سختی ہو کہ ایک لاکھ روپے کی میرے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہو
سکتی۔ شکر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ میں بھی کسی اختباور پر چہارے کام پاس آئی ہوں ورنہ اور بھی
بے شمار راستے موجود ہیں۔ سبھر حال جیسے ایک لاکھ روپے مل جائیں
گے۔ روزی راسکل نے کہا۔

”چہاری دایسی کب ہے۔۔۔ شکر نے پوچھا۔

”جب تم معلومات سیا کر دے گے یعنی یہ سن لو کہ میں زیادہ در
بھاں نہیں رہ سکتی۔ تم کتنا وقت لو گے۔۔۔ روزی راسکل نے
کہا۔

”وجہ۔۔۔ تم بھاں پتھر روزہ روزہ میری سہماں بن کر یہیں چہارے کام
پڑھ گھنٹوں میں ہو جائے گا۔ میرے ادمی ملزی انتلی بھیں صحت
حکومت کی تمام چھوٹی بڑی لمحہوں میں موجود ہیں۔ میں نے صرف
ان سے رابطہ کرنا ہے اور معلومات مجھے مل جائیں گی یہیں کارروباری
اصول کے تحت آجی رقم جیسے ابھی دینا ہو گی اور آجی معلومات
ٹلنے پر۔۔۔ شکر نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ روزی راسکل
نے کہا اور جیکٹ کی اندر ونی جیب سے اس نے چیک بک لٹالی اور
پھر ایک چیک پر لکھ کر اس نے اسے چیک بک سے میخدا کیا اور

بیٹا تو شاید بات آئے گے بڑھ کے۔۔۔ شکر نے کہا۔

”اس سے زیادہ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔۔۔ لیکن اس انداز کا کام
عام کرنے نہیں کر سکتا۔ لا محال یہ کرنے بل جگدیش حکومت کافرستان
کی کسی لمحہ سے منسلک ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ یہ لمحہ ملزی
انتلی بھیں کی ہو۔۔۔ روزی راسکل نے کہا۔

”لکھنی رقم دو گی۔۔۔ شکر نے بعد لئے خاموش رہنے کے بعد
کہا۔

”تم اپنی زیمانہ بیتا۔۔۔ روزی راسکل نے کہا۔

”صرف ایک لاکھ روپے دے دو۔۔۔ شکر نے کہا۔

”ٹھیک ہے یہیں یہ سن لو کہ اگر تم نے کوئی دھوکہ دینے کی
کوشش کی یا بالطف معلومات کو سمجھا کر سامنے لے آئے تو پھر تم کو
سختی ہو کہ ہو ایک سخونی کام کے لئے ایک لاکھ روپے ادا کر سکتا ہے
وہ اس کی سزا بھی اتنی ہی دے سکتا ہے۔۔۔ روزی راسکل نے کہا۔

”سو۔۔۔ مجھے دھمکی دینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ کوئی اور اس کام
کے لئے مجھے ایک کروڑ روپے بھی دیتا تو میں اس کام کی حادی دھیرتا
گیوں یہ کام بھر حال حکومت کافرستان سے متعلق ہے یہیں تم بھلی
بادخود چل کر میرے پاس آئی ہو اور میں چہاری دل سے حوت کرتا
ہوں پھر تم نے بتایا ہے کہ صرف معلومات حاصل کر کے آئے اپنی
پارٹی کو دینی ہیں جو اس کرنے بل جگدیش کو معاوضہ دے کر ڈاکٹر
خواں کا فتحی راز اس سے حاصل کرنا پڑاتی ہے اس لئے میں نے

شکر کی طرف پڑھا دیا۔

”یہ گاری بٹلٹ جیک ہے۔۔۔ روزی راسکل نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ شکر نے کہا اور جیک کو ہجہ کر کے جیب میں ڈال لیا۔

”میں چدارے نے اچھے سے ہون میں کرہ بک کرتا ہوں۔۔۔ شکر نے فون کی طرف ہاتھ پڑھاتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔۔۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ تم صرف اپنا فون نہر لجھ دے دو۔۔۔ میں جھین کل فون کر کے معلوم کروں گی۔۔۔ سہاں میں سے روٹ دار ریٹنے میں میں ان کے پان خبروں گی۔۔۔ روزی راسکل نے کہا تو شکر نے اٹبات میں سر بلادیا اور پھر جیب سے ایک کارڈ لکل کر اس نے روزی راسکل کی طرف پڑھا دیا۔

”اوکے۔۔۔ اب میں جا رہی ہوں۔۔۔ روزی راسکل نے کارڈ ایک لکٹر دیکھ کر جیپ میں ڈالا اور پھر اچھ کر تیزی سے یہ وہی دروازے کی طرف مل گئی۔۔۔

پورپی ملک کانٹا کی بھنسی ریا اسٹار کا چیف گرامن اپنے آفس میں پہنچا ایک فائی کے مطالعہ میں صرف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گذشتی بیج اُٹھی اور اس نے ہاتھ پڑھا کر دسیور اٹھایا۔

”میں۔۔۔ گرامن بول رہا ہوں۔۔۔ گرامن نے تیز لجھے میں کہا۔

”پاکیشی سے، ہمزی کی کال ہے باس۔۔۔ دوسری طرف سے اس کی پرستی سیکر ٹری کی آواز سنائی دی۔۔۔

”اوہ اچھا۔۔۔ کراویات۔۔۔ گرامن نے پھر لک کر کہا۔

”ہمیں سر۔۔۔ میں، ہمزی بول رہا ہوں پاکیشی سے۔۔۔ پھر لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک موہبان آواز سنائی دی۔۔۔

”میں۔۔۔ کیا رپورٹ ہے۔۔۔ کچھ معلوم ہوا ہے یا نہیں۔۔۔ گرامن نے تیز لجھے میں کہا۔

”باں۔۔۔ صورت حال خاصی واضح ہو گئی ہے۔۔۔ ڈاکٹر شوائل کے

پاس جو فارمولہ تھا وہ حکومت کافرستان نے خرید لیا ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو گرامن بے اختیار اچھل پڑا۔
خرید لیا ہے۔ کیا مطلب۔ تمہارا مطلب اصل فارمولہ سے ہے یا ایسے فارمولے سے ہے جیسا نقلی ہمارے پاس ہے تھا۔ گرامن نے الجھے ہونے لجھے میں کہا۔

میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں پاس۔ پھر آپ اس الجھے ہونے سے کو کبھی سکنی گے۔ ڈاکٹر شوائل کو ہلاک کر کے اس سے فارمولہ حاصل کیا گیا اور یہ کام ہمارے آدمی نے ایک پیشہ ور قاتل ڈاگ جانس کے دریمے کرایا یعنی اس کے یونچے کافرستان کی کسی ہمہنسی کا پیشہ کرن جلدیں بھی تھا۔ اس کرن جلدیں نے ڈبل گیم کیلی۔ اس نے اصل فارمولہ ڈاگ جانس سے لے کر اسے ہماری دولت دینے کے ساتھ ہی ایک نقلی فارمولہ بھی دے دیا تاکہ وہ یہ نقلی فارمولہ ہمارے ہواں کر دے اور ایسے ہوا۔ ڈاگ جانس نے ہم سے بھی دولت حاصل کر لی اور کرن جلدیں سے بھی۔ یعنی اسے یہ ڈبل کر اس ہمہنسکا ڈاکیوٹ کرن جلدیں نے اس ڈاگ جانس کو ہلاک کر دیا اور اس طرح ہماری رقم اصل فارمولہ کافرستان کے ڈیفس سینکڑی کو دے کر خود حاصل کر لی اور فارمولہ بھی اس کے ملک میں رہ گیا۔ اب یہ فارمولہ حکومت کافرستان کی تحریک میں ہے۔ ہمیزی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

یہ تو تم نے اہتمائی حرث انگریز کیانی سنائی ہے۔ دوسروں کو تو

ڈاچ دیا جاتا ہے لیکن ایک لمحت اپنے ہی ملک کو ڈاچ دے یہ نئی اور انوکھی بات ہے۔ گرامن نے حرث بھرے لجھے میں کہا۔
لیکن سر۔ یہ کافرستانی اہتمائی لانچی لوگ ہوتے ہیں۔ یہ اپنے ہی آدمیوں اور اپنے ہی حکومت کو بدلک میل کرنے سے بھی نہیں باز آتے۔ ہمیزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
کیسے جیسیں یہ سب کچھ معلوم ہوا۔ گرامن نے پوچھا۔

باس سہماں پا کیشیا میں اندر، ولہ میں ایک گورت ہے جس کا نام روزی راسکل ہے۔ یہ بے حد زراک گورت ہے۔ غلطوں اور بد معالوں کی طرح ہر وقت لانے پر حیا رہتی ہے۔ اس کا ایک کلب بھی ہے۔ لچھے ایک روز اطلاع ملی کہ اس روزی راسکل کو کسی فرٹ ملکی سر امطلب ہے ایسی پارٹی جس کا تعلق پا کیشیا سے نہیں تھا، ڈاگ جانس کو گماش کرنے کا تاسک دیا ہے۔ اس پارٹی کا مقصد یہ تھا کہ ڈاگ جانس کو ٹریس کر کے اس سے معلوم کیا جائے کہ اسے کس پارٹی نے یہ تاسک دیا تھا جس نے اس روزی راسکل کی نگرانی شروع کر دی۔ میں نے اس کی نگرانی کے نتے فی ایسیں دن کا استعمال کیا۔ اُنیس ایس دن کا میں نے اس روزی راسکل کی گردن کے عقبی حصے پر سپرے کر دیا۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ یہ اہتمائی جدید ترین لہجاء ہے جو انسانی کھال پر لگ جائے تو ایک ماہ تک اپنے اثرات قائم رکھتا ہے۔ پارٹی اس پر کوئی اثر نہیں کرتا۔ یہ انسانی کھال میں جذب ہو جاتا ہے اور پھر اس میں موجود زر و مانگوں کو تو

"میں سر۔ یہ بات حتمی ہے اور کافرستان اس پر یقیناً کسی غصے یا بارٹری میں کام بھی شروع کر چکا ہو گا اور یقیناً اس کی خلافت بھی ڈیپنس سیل ہی کر رہا ہو گا اس نے وہ اچانک سکریں سے فاصلہ ہو گیا ہے۔..... ہمنزی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ ہمارا اور اس کے ساتھی ہو مرضی آئے کرتے رہیں۔ ہمیں اس سے کوئی مطلب نہیں۔ ہمارا مشن وہ فارمولہ ہے لیکن اب یونکہ وہ کافرستان کے پاس ہے اور اس نے اسے ہاتھ دہ فریبا ہے اس نے مجھے حکومت سے بات کرنا پڑے گی۔ پھری آئندہ کا کوئی لآخر عمل بنایا جا سکتا ہے۔ تم واپس آجائو۔ اب ہمارا پاکیشیا میں مزید کوئی کام نہیں ہے۔..... گرام نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ پکھہ دری چھاؤ سوہ تھارہا پھر اس نے رسیور المخایا اور فون کے نجٹے جسے میں موجود ایک ہلن پر میں کر دیا۔

"میں سر۔..... دوسری طرف سے ایک مرد انداز اتنا دی۔
"کافرستان میں ہمارا کوئی بحثت موجود ہے۔..... گرام نے پوچھا۔

"میں سر۔ وہاں ہمارا ایک بحثت موجود ہے۔ اس کا نام مرضی ہے لیکن وہ صرف ملڑی کے معاملات کے سلطے میں کام کر رہا ہے۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اس سے میری بات کرو۔..... گرام نے کہا اور رسیور رکھ دیا تھوڑی دربعو گھنٹی بچنے پر اس نے رسیور المخایا۔

آدمی کی زبان سے نکلنے والے ہر لفظ کو رسیور پر ٹرانسٹ کروتا ہے۔ اس طرح اس روزی راسکل کو علم بھی نہ ہو سکا اور میں پاکشیا میں پہنچ کر رسیور کی مدد سے یہ سب کچھ معلوم کرتا رہا۔ پھر روزی راسکل اس کرتل جگدیش کے بارے میں معلوم کرنے کے لئے کافرستان چلی گئی۔ مجھے بھی اس کے بچھے وہاں جانا پڑا تاکہ رسیور کی ریخ قائم رہے۔ وہاں سے اسے صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ کافرستان ملڑی اٹسلی جلس میں ایک سپیشل سیل قائم کیا گیا ہے جس کا سرراہ کرتل جگدیش ہے لیکن یہ کرتل جگدیش کسی پر اسراہ مشن پر اپنے سیل کے افزاد سمیت کہیں گیا ہوا ہے اور وہ اس کی منزل کا کسی کو علم نہیں اور نہ ہی اس کی واپسی کا سچا پیچہ یہ روزی راسکل واپس پاکشیا آگئی۔ دوسری بات یہ کہ اس روزی راسکل نے اپنے ایک دوست ناٹھیر کو بھی ڈاگ جائیں کی تلاش پر لگایا تھا اس نے روزی راسکل کو یہ کہہ کر جواب دے دیا کہ یونکہ اس کا استاد اور پاکشیا سیکرت سروس کے نئے کام کرنے والا اجتماعی خطرناک بحثت ہمارا اس محاذ پر کام کر رہا ہے اس نے وہ اب اس کے نئے کام کرے گا روزی راسکل کے نئے نہیں۔ جس پر روزی راسکل نے خود بھی اس پر کام شروع کر دیا اور کافرستان کا چکر بھی لگا آئی۔..... ہمنزی نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"چہارا مطلب ہے کہ اب یہ فارمولہ کافرستان پہنچ جکا ہے۔

گرام نے کہا۔

میں۔..... گرام نے کہا۔

”مرنی بول بھاؤں چیف۔ کافرستان سے دوسری طرف سے ایک مودباد آواز سنائی دی۔

”تمہیں معلوم ہے کہ کافرستان کی ملڑی انتیلی جنس میں کوئی ڈینش سیل قائم کیا گیا ہے۔..... گرام نے کہا۔

”میں سر۔۔۔ یہ سیل چد ماہ پہلے قائم کیا گیا ہے لیکن اس کی تمام تر کارکردگی کافرستان کی ساتھی دفاعی لیبارٹریوں کی حفاظت اور فارمولوں کے حفاظت مک ہی محدود ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تمام ملڑی مجاہدوں میں بھی اس کے انہشت مودبادیں ہو دیاں اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ کسی بھی سلی پر حکومت کے خلاف ملڑی میں کوئی بغاوت کی پلاٹک تو نہیں کی جا رہی۔..... مرنی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اس کا چیف کون ہے۔..... گرام نے پوچھا۔

”اہ کا چیف کرٹل بگدیش ہے سر۔۔۔ ایکر بیسا کا تربیت یافتہ ہے اور کافرستان کی ملڑی انتیلی جنس کے چیف کا رشتہ دار ہے۔..... مرنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا تم اسے ذاتی طور پر جانتے ہو کہ یہ شخص کس قماش کا آدمی ہے۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ لاپتی ہے یا نہیں۔..... گرام نے کہا۔

”چیف۔۔۔ کافرستان کا ہر آدمی فطری طور پر لاپتی ہے۔۔۔ دیے مجھے کرٹل بگدیش کے بارے میں ذاتی طور پر کوئی علم نہیں ہے۔۔۔ مرنی

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مرے علم میں لایا گیا ہے کہ ایک اجتنائی اہم فارمولہ حکومت کافرستان کے ڈینش سکرٹری نے خرید کر حکومت کافرستان کے حوالے کیا ہے۔۔۔ یہ فارمولہ خلائق میراں کے سلسلے میں ہے اور اسے کسی خفیہ لیبارٹری میں بھجوایا گیا ہے اور کرٹل بگدیش اور اس کے سیل کو اس کی حفاظت پر مامور کیا گیا ہے۔۔۔ کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ کیا واقعی یہ اطلاع درست ہے اور اگر درست ہے تو یہ فارمولہ کس لیبارٹری میں بھجوایا گیا ہے۔۔۔ اس کی کیا تفصیل ہے۔۔۔ گرام نے کہا۔

”میں ہاں۔۔۔ یہ کام تو آسانی سے ہو جائے گا۔۔۔ مرنی نے کہا تو گرام نے اختیار پر نکل پڑا۔

”آسانی سے۔۔۔ وہ کیے۔۔۔ گرام نے چونک کر اور حرمت بھرے لئے میں کہا۔

”چیف۔۔۔ مجھے میں نے ہمپتے کہا ہے جہاں کے لوگ اجتنائی لاپتی ہیں۔۔۔ ان میں اسے لوگوں کی بھی کمی نہیں ہے جو رقم کے خوش وہ سب کچھ یعنی کے لئے بھی جیا رہ جاتے ہیں جس کا درستے تصور بھی نہیں کر سکتے۔۔۔ ملڑی انتیلی جنس کے چیف کی سکرٹری میڈم کر خلائق مردی درست ہے۔۔۔ میں اسے بڑی مایست کا ایک چیک دے کر اس سے سب کچھ آسانی سے معلوم کر لوں گا۔۔۔۔ مرنی نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ یہ کام کب تک ہو سکے گا۔۔۔ جلدی سے

کو یہ رقم لے کر واپس سلوایا جانا نصیب نہ ہوا اور اسے پاکیشیا میں
ہی ہلاک کر دیا گیا۔ اب اس فارموں پر کافرستان میں کسی خفیہ
لیبارٹی میں کام ہو رہا ہے۔ اس لیبارٹی کے بارے میں ملڑی
انٹلی جنس کو معلوم نہیں ہے کیونکہ اسے سرتاپ سکرٹریکھا گئی
ہے۔ سوائے صدر، وزیر اعظم اور بحدود بیگ اعلیٰ حکام کے اور کسی کو
بھی اس بارے میں معلوم نہیں ہے۔ مرفنے تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

کرنل بندیش کے بارے میں کیا معلومات ہیں۔ گراہم
نے پوچھا۔

”بھی بتایا گیا ہے کہ جہاں اس فارموں پر کام ہو رہا ہے اس کی
حناقلت کے لئے کرنل بندیش کام کر رہا ہے کیونکہ حکومت کافرستان
کو عطا ہے کہ پاکیشیا سکرٹریٹ سروس اس فارموں کے محصول کے
لئے کافرستان میں کام دشروع کروے۔“ مرفنے ہوای دیتے
ہوئے کہا۔

”اوکے۔ تھیک ہے۔“ گراہم نے کہا اور سیور رکھ کر وہ کچھ
دریٹھا سوچتا رہا پھر اس نے ایک بار پھر سیور انجھایا اور تیزی سے
ٹبریں کرنے شروع کر دیتے۔

”میں یاں۔“ دوسری طرف سے اس کی پرسنل سکرٹری کی
آواز سنائی دی۔

”ڈینس سکرٹری صاحب سے کال ملاؤ۔“ گراہم نے کہا اور

جلدی۔ گراہم نے کہا۔
”زیادہ سے زیادہ دو ٹھنڈوں کے اندر چیف۔“ مرفنے
ہوای دیتے ہوئے کہا۔
اوکے۔ میں چہاری کالا مشتریوں کا کیونکہ میں نے اس
پواتھ پر اعلیٰ حکام سے ضروری ڈسٹش کرنی ہے۔“ گراہم نے
کہا۔

”میں یاں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا تو گراہم نے رسیور
رکھ دیا۔ وہ چاہتا تھا کہ مرفنی جو معلومات ہمیا کرے گا ان کی روشنی
میں وہ حکومت کو اس معاملے میں مزید مسخرے دے اور پر تکمیل
فرج ٹھنڈے بعد ہری مرفنی کی کال آگئی۔

”یاں۔ میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں۔“ مرفنے کہا۔
”رپورٹ دو۔“ ٹھیکیت پاندھا کر دو۔“ گراہم نے قدرے
فصیلے لے چکے میں کہا۔

”سوری یاں۔“ جو معلومات ملی میں ان کے مطابق ابھی حال ہی
میں ڈینس سکرٹری کافرستان کے ذریعے درلاٹ بیک مارکیٹ سے
غلائی سیواں کا ایک ایسا فارموں والا غیرہ اگیا ہے جس کے متعلق بتائی
گیا ہے کہ اس کا تعلق سلوایا سے ہے اور سلوایا سے ایک ساٹس
دان ڈاکٹر شوالیں اسے شوگران کو فروخت کرنے کے لئے پاکیشیا
آیا تھا یعنی شوگران حکومت نے سروہری کا مظاہرہ کیا تو ڈاکٹر
شوالیں نے اسے بلیک مارکیٹ میں فروخت کر دیا یعنی ڈاکٹر شوالیں

رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اُنھی تو اس
نے پاہنچ بڑھا کر رسیور انداختا ہے۔

”میں۔۔۔۔۔ گرامنے رسیور انداختا کر کھما۔

”ڈیفنس سیکرٹری کی پی اے سے بات کریں۔۔۔۔۔ دوسری
طرف سے کہا گیا۔

”ہمیں۔۔۔۔۔ گرامنے بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ گرامنے کہا۔

”جواب ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات کریں۔۔۔۔۔ دوسری
طرف سے نوافی آواز سنائی دی۔

”ہمیں۔۔۔۔۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کی بھاری آواز سنائی دی۔

”گرامنے بول رہا ہوں سر۔۔۔۔۔ گرامنے کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے قارموں کا حکومت کافرستان کی تجویں میں جانے سے
لے کر اس کا کسی خپلی لیبارٹری میں پہنچ جانے کے بارے میں
تفصیل بتا دی۔

”کافرستان سے ہمارے دوستاء تعلقات ہیں اس لئے ہمیں اب
اس معاملے میں کوئی تشویش نہیں ہے۔ ہمیں تشویش صرف پاکیشیا
اور ٹوگران سے تھی۔ اب قارموں لا جنون ہاتھوں میں ہے اس لئے اب
ہم سلسلے میں مزید کارروائی کی ضرورت نہیں رہی۔۔۔۔۔ ڈیفنس
سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو گرامنے
بے اختیار ایک ٹوپیں سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ ظاہر ہے کہ
اب وہ اس کے سوا اور کیا کر سکتا تھا۔

ٹائیگر ہوٹل کے کمرے سے باہر جانے کے لئے جیار ہو رہا تھا کہ
فون کی گھنٹی بج اُنھی تو اس نے پاہنچ بڑھا کر رسیور انداختا ہے۔
”میں۔۔۔۔۔ ٹائیگر بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے تجزیے میں کہا۔
”سمویں بول رہا ہوں ٹائیگر۔۔۔۔۔ روز کلب سے۔۔۔۔۔ دوسری
طرف سے ایک مردہ آواز سنائی دی تو ٹائیگر ہوٹک پڑا۔

”کیا پورٹ ہے۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے ہوٹک کر پوچھا۔
”روزی راسکل رات کافرستان سے واپس آگئی ہے اور تھوڑی در
بحد پہنچ اُس میں ہمچنے والی ہے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
”اچھا تھیک ہے۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ روزی
راسکل کافرستان گئی ہوئی تھی اور ٹائیگر اس کی واپسی کا ہدت سے
مشکر تھا کیونکہ وہ اس سے تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ گو
اس نے عمران سے اجازت لینے کی کوشش کی تھی کہ وہ روزی

راسکل سے جرأۃ معلومات حاصل کرے لیکن عمران نے اسے جرأۃ
بجائے اس سے مخصوص انداز میں ڈیل سے معلومات حاصل کرنے
کی ہدایت کر دی تھی جبکہ نائیگر اپنی طرح جانا تھا کہ روزی راسکل
نیچی کھرے ہے۔ اس سے سیئے طریقے سے معلومات حاصل کرنا
نا ممکن ہے لیکن پوچنکہ وہ عمران کی ہدایت کو لفڑا انداز کر سکتا تھا
اس نے بھورا اس نے ہمیں سوچا تھا کہ روزی راسکل کی واپسی پر اسے
عمران کی ہدایت کے مطابق شہزاد کر کے اس سے معلومات حاصل
کرنے کی کوشش کرے گا اس لئے اس نے روز کلب میں کام کرنے
والے سپروائزر کے دے یہ کام کیا دیا تھا کہ جب بھی روزی راسکل
کا فرستان سے واپس آئے وہ اسے اخلاق دے اور اب سمیل نے
کال کر کے اسے اطلاع دے دی تھی۔ ہجاتا چہ ہو مل سے نکل کر اس
نے کار گریاج سے نکالی اور اس کا ربع روز کلب کی طرف موسوا دیا۔
تموڑی در بعد اس نے کار روز کلب کے کپاولنگیٹ میں موڑی اور
اسے پارکنگ میں لا کر کھواد کر دیا۔

“روزی راسکل آگئی ہے۔۔۔۔۔ نائیگر نے کار سے اتر کر اسے
لاک کرتے ہوئے پارکنگ بوائے سے پوچھا۔
“میں سر۔۔۔۔۔ ابھی چند منٹ پہلے ان کی کار آئی ہے۔۔۔۔۔ لڑکے نے
بواب دیا اور آگے بڑھ گیا تو نائیگر سر بلاتا ہوا میں گیٹ کی طرف بڑھ
گیا۔ کاؤنٹر موبائل نوجوان اسے دیکھ کر سکرایا اور اس نے بلے
موبائل انداز میں اسے سلام کیا۔

“کہیے ہو، سیری۔۔۔ کام نہیں کیا چل رہا ہے۔۔۔۔۔ نائیگر نے قریب
ہمچکی کہا۔

“میں سر۔۔۔۔۔ سیری نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔
“چہاری سیزم آفس میں ہو گی۔۔۔۔۔ اسے سیری آمد کی اطلاع دے
دو۔۔۔۔۔ نائیگر نے کہا۔

“آپ ملے جائیں۔۔۔ میں اطلاع دے دوں گا۔۔۔۔۔ سیری نے
سکراتے ہوئے کہا کیونکہ اسے روزی راسکل اور نائیگر کے درمیان
تعلقات کی قائم جھوپ کا خوبی علم تھا اور نائیگر اہلیت میں سر بلاتا ہوا
اس راہداری کی طرف بڑھ گی جس میں روزی راسکل کا آفس تھا۔
راہداری خالی پڑی تھی کیونکہ روزی راسکل نے اپنے آفس کے باہر
کوئی دربان نہ رکھا ہوا تھا۔ نائیگر تین قدم اتحاد آفس کے
دروازے پر بٹھ گیا۔ اس نے پاپت اتحاد کر دروازے پر پاتا عده دھنک
دی کیونکہ بہر حال اس آفس میں پہنچنے والی خاتون تھی اور وہ بغیر
دھنک دیتے اندر جانا میوپ بھساتھا۔

“میں۔۔۔ کم ان۔۔۔۔۔ اندر سے روزی راسکل کی ہٹکی سی آواز سنائی
دی تو نائیگر نے دروازے پر دباؤ ڈال کر اسے کھولا اور اندر داخل ہو
گیا۔۔۔۔۔ سامنے میز کے یہیچے روزی راسکل ہٹھی ہوتی تھی۔۔۔۔۔ اس کے
بھرے پر حرمت کے ناٹراتھے۔۔۔۔۔

“تم جیسے معروف آدمی کو سمجھا آئے کی فرست کیسے مل
گئی۔۔۔۔۔ روزی راسکل نے قدرے طنزی سمجھ میں کہا۔

میں کوئی اور ہو۔ روزی راسکل نے کہا۔

تم جس طرح چاہے یقین کرو یعنی بھتے کافی سمجھو الو۔ میں نے
جہارے کلب کی کافی کی ہری تعریف سنی ہے۔ نائیگر نے جواب
دیا تو روزی راسکل نے ایک طویل سانس یا اور پھر انزواں کا رسید
الحکار اس نے کسی کو کافی لائے کا کہ دیا۔

کافی آرہی ہے۔ اب تم وہ اصل بات بتاؤ جس کے لئے تم
نے کھانے والے دانت پھپا کر دکھانے والے دانت لکل رکھے
ہیں۔ روزی راسکل نے کہا تو نائیگر بے انتیار اس پڑا۔ وہ سمجھ
گیا تھا کہ روزی راسکل پا تھی کے دانتوں والا محاورہ استعمال کر رہی
ہے۔ مطلب ہے کہ نائیگر کسی خاص مقصد کے لئے تری پر اتر آیا
ہے۔

تم ہو پاہو کہو میں رہیں مناؤں گا۔ نائیگر نے جو
مسئل سے میز پر پڑے ہوئے قدم ان کو الحکار روزی راسکل کے سر
پر مارنے سے اپنے آپ کو روکتے ہوئے کہا۔

جہارا کھو کھلان بن اور مصنوعی لہجہ صاف دکھانی دے رہا ہے۔
اندر سے تم دانت لکھا رہے، ہو اور اور سے بہش رہے، ہو۔ بہر حال
اچھی اصل بات سامنے آجائے گی۔ روزی راسکل نے کہا۔ اسی
لحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان نڑے الحکارے اندر داخل ہوا۔ ثرے
میں کافی کی دو پیالیاں موجود تھیں۔ اس نے ایک ایک پیالی ان
دونوں کے سامنے رکھ دی اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔

میں یہاں سے گزر رہا تھا کہ میں نے سوچا کہ جہارا حال احوال
ملوم کر لوں۔ نائیگر نے سکراتے ہوئے کہا اور میز کی
دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

کیا۔ کیا کہ رہے ہو۔ تم اور صرف حال احوال پر چھتے آؤ گے۔
کیا آج سورج مغرب سے طلوع ہوا ہے۔ روزی راسکل نے
بوجک کر اور احتیاطی حرمت بھرے انداز میں کہا۔

تو کیا میں نے کتنی خللی کی ہے۔ نائیگر نے سکراتے
ہوئے جواب دیا۔ غاہر ہے وہ میران کی بدایات پر عمل کر رہا تھا۔
اصل بات بتاؤ جس کے لئے تم یہاں آئے ہو۔ اس طرح
فقول پاہیں جہارے جسے خلک مزاج آدی کے منہ سے اچھی نہیں
گئیں۔ روزی راسکل نے کہا۔

میں خلک مزاج ہوں۔ حرمت ہے۔ بہر حال اچھی سی کافی
پلاو۔ نائیگر نے کہا تو روزی راسکل یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر
اے دیکھنی لگی جسے اسے یقین دا رہا ہو کہ اس کے سامنے واقعی
نائیگر پیٹھا ہوا ہے جو سیدھے منہ بات کرنا گناہ کھٹا تھا اور اب
اسیے ہاتھیں کر رہا تھا جسے اس سے زیادہ ہمدردی اس دیبا پیدا نہ ہوا
۔

کیا بات ہے۔ تم ایسے کیوں دیکھ رہی ہو مجھے۔ نائیگر نے
سکراتے ہوئے کہا۔
مجھے یقین نہیں آ رہا کہ تم وہی نائیگر ہو یا اس کے میک اپ

- میں نے پرسوں چہاری خیریت پوچھنے کے لئے فون کیا تھا تو
مجھے بتایا گیا کہ تم کافرستان گئی ہوئی ہو۔ نائگر نے کافی کی
پیاسی المحتاط ہوئے کہا۔

- سیری خیریت پوچھنے کے لئے - کیوں - کیا میں ہسپتال میں
داخل تھی یا تمہیں کسی نے بتایا تھا کہ میں مرنے والی ہوں -
روزی راسکل نے غصیلے لمحے میں کہا۔

- اینٹی اسٹنکنگ یورو میں جہاری گاؤں اور جہارا ذکر ہو رہا تھا
کہ جہاری گاؤں اور تمہیں کافرستان کی سرحد میں جاتے اور پھر وہاں
آتے ویکھا گیا ہے۔ وہ لوگ جہاری گاؤں کی سوچ رہے تھے
یہیں میں نے انہیں کہ دیا کہ تم اور جو چاہے کہ علیٰ ہو یعنی غیر
قانونی کام نہیں کر سکتے۔ پھر میں نے تمہیں فون کیا تو پڑھلا کہ تم
چار فڑڑ طیارے پر کافرستان گئی ہوئی ہو۔ نائگر نے کافی کا
ٹھوڑت پیچھے ہوئے کہا۔

- تو تم مجھ پر احسان بھائے آئے ہو۔ کیوں - روزی راسکل
نے پھٹکاڑتے ہوئے لمحے میں کہا۔

- احسان کس بات کا۔ نائگر نے دانتہ پوچک کر پوچھا۔
یہی کہ تم نے مجھے اینٹی اسٹنکنگ یورو سے بچایا ہے۔ - روزی
راسکل نے کہا۔

- ارے نہیں - یہ بات حق ہے تم واقعی کوئی غیر قانونی کام نہیں
کر سکتی اور حج بولنا کوئی احسان نہیں ہوتا۔ نائگر نے جواب

دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم سیری گاؤں کی راستے رہتے ہو۔ کیوں -
قہ بہاؤ - کس نے تمہیں یہ ساری باتیں بتائی ہیں - چ یو لو -
ورث روزی راسکل نے ابھائی غصیلے لمحے میں کہا۔

" اگر تمہیں یقین نہیں آ رہا تو میں فون پر جہاری بات اسکر
آصف سے کرائے گا ہوں - اس نے پروردت دی تھی جہارے بارے
میں نائگر نے جواب دیا۔

" کیا پروردت دی تھی روزی راسکل نے پوچھ کر کہا۔
سمی کہ جہاری کا رک کافرستانی سرحد میں داخل ہوتے اور پھر
واپس آتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ ان لوگوں کے مخبر دہان موجود
ہوتے ہیں نائگر نے کہا۔

- صحیک ہے۔ میں خود ان سے نہت لوں گی - تمہیں سیری گلر
کرنے کی ضرورت نہیں ہے روزی راسکل نے کہا۔
اوکے - اب اجازت ماند جا گل نائگر نے کافی کا آخری
غمونت لے کر اٹھتے ہوئے کہا اور پھر واپس مزکر دروازے کی طرف
بڑھنے لگا۔

- صہروں واپس آ جاؤ روزی راسکل نے کہا۔
سوری - سیرے پاس فضول وقت نہیں ہوتا جو بہانہ بیٹھ کر
فماں کرتا رہوں نائگر نے مزکر کہا اور پھر واپس دروازے کی
طرف بڑھنے لگا۔

"میں اکر رہی ہوں آجاؤ۔ ورنہ..... روزی راسکل نے بیکٹ
چھپے ہوئے لئے میں کہا تو نائگر مذا۔ روزی راسکل کے ہاتھ میں
مشین پٹل نظر آبها تھا۔

"اوہ۔ تو اب تم اس قابل ہو گئی ہو کہ نائگر پر پٹل اٹھا سکو۔
جیسیں اپنے بارے میں جدی خلط فہمی ہو گئی ہے۔ نائگر نے
ہوٹ مصطفیٰ ہوئے کہا۔
"عہاں آؤ۔ میخڑا۔ میں اکر رہی ہوں بیٹھ جاؤ۔ روزی
راسکل نے پٹل کو واپس بیب میں دالتے ہوئے کہا۔ اس کے لئے
میں البتہ حجم موجود تھا اور نائگر ہوٹ بیٹھنے میز کی دوسری طرف
کر کی پر بیٹھ گیا۔

"میں کیا بات ہے۔ بولو۔ نائگر نے سرو لئے میں کہا۔
"میں تمہارے اسادے مٹا چاہتی ہوں۔ میرے پاس اس کے
لئے ایک اہم خبر ہے۔ روزی راسکل نے کہا۔

میں اہم خبر ہے کہ تم کار لے کر جبل پاکیشانی سرحدی کاؤں میں
گئی اور جب تمہیں حلوم ہوا کہ راجہ کا فرستانی سرحدی کاؤں میں
اسکل دیر سکھ سے ملنے گیا ہوا ہے تو تم کار لے کر وہاں پہنچ گئی۔
وہاں پہنچتے تم نے ان کا ایک آدمی ہلاک کر دیا پھر انہوں نے تمہیں
بے ہوش کر کے ایک کرکی پر ریسوں سے باندھ دیا۔ اس کے بعد
تم نے وہاں جدو چمد کی اور پھر ما جھو دلیر سکھ اور اس کے بارہ
آدمیوں کا قتل عام کر کے تم وہاں سے واپس آگئی اور جہاں آتے ہی

تم چار ٹوڑ ملیارے کے ذریعے کافرستان پہنچ گئی اور اب تمہاری واپسی
بھی ہے سمجھی بہانتا چاہتی ہو تم۔ نائگر نے کہا تو روزی راسکل
کے اختیار پھنس پڑی۔

"اس میں بہت سی کیا بات ہے۔ نائگر نے غصیلے لئے میں
کہا۔

"آج ہبھلی بار مجھے احساس ہوا ہے کہ تمہاری اور تمہارے اسادے
کی نظریں میں میری کیا اہمیت ہے کہ تم دونوں سرے مجھے مجھے
خوار ہوتے رہتے ہو۔ روزی راسکل نے بہت سی ہوئے اور صرت
بھرے لئے میں کہا۔

"اہمیت ہے ہو ہے۔ کبھی آئندہ دیکھا ہے تم نے۔ اہمیت۔" نائگر
نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھی ایک جگہ سے اٹھ
کردا ہوا۔

"تو تم مجھے بد صورت کہ رہے ہے۔ میں بد صورت ہوں تو تم کیا
ہو۔ تم تو انسان ہی نہیں ہو۔ لکھ بھکڑ بھی تم سے خوبصورت ہو
گا۔ روزی راسکل نے بھی فسے سے جیچھے ہوئے لئے میں کہا یعنی
پھر اس نے جبل کے نائگر کوئی جواب دیتا اس کی جیب سے تیز سینی
کی آواز سنائی دی تو وہ جو نکل پڑا اور اس نے جلدی سے جیب سے
ٹرانسیسٹر کاٹا اور اس کی فریکونسی شو کرنے والی پلیٹ پر نظر ڈال کر
اس نے اسے آن کر دیا۔

"اہلیہ۔ اہلیہ۔ عمران کا لئگ۔ اور۔ عمران کی آواز سنائی دی

بیتا ناچاہتی ہے۔ اور..... تائیگر نے کہا۔

”میں اس وقت بے حد مصروف ہوں اس لئے تم خود ہی یہ اہم خبر اس سے معلوم کرو۔ اور اخذ آں۔“..... گران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابط ختم ہو گیا تو تائیگر نے راضیتہ آف کر کے جیپ میں ڈال دیا۔ اب اس کی نظریں روزی راسکل پر جی ہوئی تھیں۔

”چہار اسٹاؤ واقعی اہمیتی شریف آدمی ہے۔“ حورتوں کی مرت کرنا جانتا ہے جبکہ تم۔ تم اس کے خاگرد ہونے کے باوجود احتق ہو۔“..... روزی راسکل نے کہا تو تائیگر نے پے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر دوبارہ اسی کری پر ہیج گیا جس پر وہ ہٹلے ہیٹھا ہوا تھا۔

”ہاں۔ اب بتاؤ کہ کیا ٹھہر ہے۔“ تائیگر نے اتنے معصوم سے لئے میں کہا کہ روزی راسکل بے اختیار کھلا کر پہن چڑی۔

”لئے چہاری سعادت مندی پس آئی ہے تائیگر۔ جس طرح تم اپنے اسٹاؤ کا ادب کرتے ہو اور اس کا کہا مانتے ہو ایسا تو شاید قدیم دور کے خاگرد بھی ش کرتے ہوں گے اس لئے میں جیسی تفصیل بتا دیتی ہوں۔“..... روزی راسکل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ما جھو اور دلیر سٹکھ سے ہونے والی تمام لمحوں کے ساتھ ہی بھی بتا دیا کہ وہ کرنل جگدش کے پارے میں تفصیل معلوم کرنے کافرستان گئی تھی۔

”پھر کیا معلوم ہوا ہے۔“ تائیگر نے پوچھا۔

”تو روزی راسکل بھی بے اختیار اچھل پڑی۔“

”میں بس۔ میں تائیگر بول رہا ہوں۔“..... اور..... تائیگر نے اہمیتی مودی باد سمجھ میں کہا اور روزی راسکل اس کا یہ سختہ ہی حریت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

”کیا ہو تم۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ روزی راسکل کافرستان سے واپس آگئی ہے۔“..... گران نے کہا تو روزی راسکل نے بے اختیار ہوٹ پہنچ گئے۔

”میں بس۔ میں روزی راسکل کے آفس میں موجود ہوں۔“..... میں نے آپ کے حکم کے مطابق اس سے ہات کی ہے یہن وہ تو پڑھے پر۔“..... مم۔ مم سے امظہب ہے کہ وہ سیدھے منہ بات ہی نہیں کر رہی۔“..... اور..... تائیگر نے روزی راسکل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور روزی راسکل کی آنکھوں سے شعلے سے لفڑتے۔

”اچھا ہوا کہ تم نے اپنی زبان بروقت روک لی۔“ روزی راسکل شریف خاتون ہے اور خواتین کے بارے میں پات کرتے ہوئے معاہدوں کا استعمال بھی سوچ کر کرنا چاہتے۔ اس سے معلوم کرو کہ وہ کافرستان کیا کرنے لگی تھی۔ اسے دلیر سٹکھ اور ما جھو سے کیا معلوم ہوا تھا جس کی وجہ سے اسے فوراً کافرستان جانا پڑا۔“..... گران کی آواز سنائی وی تو روزی راسکل کا ہجزہ بے اختیار کھل اٹھا۔

”بس۔ اس کا کہا ہے کہ وہ آپ سے من کر آپ کو کوئی اہم خبر

۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ کافرستان ملزی اتنی بھس میں ایک سپھل سیل قائم کیا گیا ہے جسے ڈینفس سیل کہا جاتا ہے اور اس کا چیف کرنل جنگلیش ہے۔ کرنل جنگلیش اس وقت کہاں ہے یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ روزی راسکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

۔ کرنل جنگلیش کے بارے میں جہیں کس نے تفصیل بتائی تھی۔

۔ وہاں ایک گلکسٹر ہے راشٹر کلب کا مالک اور جنل سینجھ مخمر۔ اس کے پاہوں پے حدیبے ہیں۔ میں نے اسے ایک لاکھ روپے دے کر یہ ساری تفصیل معلوم کی ہے۔ روزی راسکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

۔ یعنی اصل بات تو درمیان میں ہی رہ گئی۔

۔ کون سی اصل بات۔ روزی راسکل نے جنگ کر پڑ چھا۔

۔ کرنل جنگلیش نے اگر یہ ساری کارروائی کرائی ہے تو اس کا مقصد کیا تھا اور کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوا یا نہیں۔

۔ ناٹھگر نے کہا۔

۔ اب یہ بات تو کرنل جنگلیش سے ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ میں نے وہاں ایک آدمی کے قیسے کا دیا ہے جسے ہی کرنل جنگلیش والیں آئے گا وہ آدمی مجھے اطلاع دے دے گا اور میں کافرستان جا کر اس کی روح سے بھی سب کچھ اگلوں گی۔

۔ میں کہا۔

۔ یعنی سب کچھ تم کیوں کر رہی ہو۔

۔ ناٹھگر نے کہا تو روزی راسکل ہے اختیار پونک پڑی۔

۔ کیوں کر رہی ہوں۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا۔

۔ روزی راسکل نے حیرت پھرے لجھے میں کہا۔

۔ اس سارے گھیل میں جہاڑے نئے کیا دلچسپی ہے۔ جسیں تو یہی نا سک دیا گیا تھا کہ تم یہ معلوم کرو کہ ڈاگ جانس کو کس پارٹی نے ہائز کیا تھا۔ وہ تم نے معلوم کر دیا کہ اسے کرنل جنگلیش نے ہائز کیا تھا یعنی پھر تم کرنل جنگلیش کے یونچے کافرستان کیوں بخون گئی۔

۔ ناٹھگر نے کہا۔

۔ جہاڑا مطلب ہے کہ صرف تم اور جہاڑا اسٹادی مب دمن ہو اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

۔ روزی راسکل نے غرانتے ہوئے کہا۔

۔ اس میں جب اولٹی کہاں سے گھس آئی۔ ساتھ دان سلوایا

کا، اسے ہلاک کرانے والا کافرستانی فارسوا ایسا ہو یا کیشیا کے کسی

کام کا نہیں۔ پھر تم کس نے اس میں اتنی دلچسپی لے رہی ہو۔

۔ ناٹھگر نے مت ہناتے ہوئے کہا۔

۔ تو پھر جہاڑا اسٹاد کیا احقیق ہے جو اس میں اتنی دلچسپی لے رہا ہے اور تم بھی میرے مجھے دم ہلاتے پھر رہے ہو۔

۔ بولو کیوں۔

۔ راسکل نے غصیلے لجھے میں کہا۔

۔ سرسلطان سکرٹری وزارت خارجہ بھی ہیں اور بآس کے انکل

"باس - میں آپ کو تفصیل سے رپورٹ دینا چاہتا ہوں - آپ
کہاں ہیں - اور ... ناٹیگر نے اپنی سمجھی وجہ سے کہا۔
اگر کوئی نوٹ پھوٹ ہو گئی ہو تو بھٹے کسی داکڑ سے سرہم پتی
کر اور پھر فلیٹ پر آ جانا - میں دیکھیں ہوں - اور لینڈل آں دوسرا
طرف سے عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو
ناٹیگر نے ہونٹ پہنچاتے ہوئے ٹرائیسیر آپ کو دیکھا۔ اسے بے عمران
پر بھی غصہ آ رہا تھا جو خواہ گواہ اس روزی راسکل کو اہمیت دے دے
تھا ورنہ ناٹیگر واقعی اب تک روزی راسکل کا ٹالکا چکا ہوتا ہیں
وہ عمران کی وجہ سے بیجور تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے
عمران بے فلیٹ کی طرف پڑھی پہلی بار ہی تھی - اچانک اسے خیال
ایسا کہ عمران صاحب نے ہمیں ٹرائیسیر کاں پر تو کہا تھا کہ وہ مصروف
ہیں اس نے روزی راسکل سے نہیں مل سکتے اور اب وہ اپنے فلیٹ
میں موجود ہیں - اس کا کیا مطلب ہوا اور پھر فوراً ہی اس کے ذہن
میں ایک خیال آیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا کاچھہ بے اختیار کھل
الگا - اسے خیال آیا تھا کہ عمران نے دانست روزی راسکل سے
ملقات کرنے سے گریز کیا تھا۔ اس کا مطلب ہی لکھا تھا کہ وہ روزی
راسکل کو کوئی اہمیت نہیں دیتا تھا جبکہ اس کے مقابل وہ ناٹیگر کو
اہمیت دے رہا تھا اور یہی بات اس کے لئے سرت کا باعث بن رہی
تھی - تھوڑی در بعد اس کی کار فلیٹ کے سامنے ہیچ کوئی اور چند لوگوں
بعد ناٹیگر عمران کے سامنے بیٹھا اسے ساری تفصیل بتا رہا تھا۔

بھی - ان سے حکومت سلوایا نے درخواست کی ہے اور سرسلطان نے
باس سے ذاتی طور پر اس قارروالے کو واپس حاصل کرنے کی
درخواست کی ہے اس لئے بس اس معاملے میں دلچسپی لے رہے ہیں
لیکن چہارا اس معاملے میں دلچسپی لینا اٹا جیسی مشکوک بتا رہا ہے
اور تم جانتی ہو کہ مشکوک افراد کیا حضر ہوتے ہیں ناٹیگر نے
تیز لمحے میں کہا۔
"میں مشکوک ہوں - کیوں - میں روزی راسکل مشکوک ہوں
تم نے ہمیں کہا ہے نا۔ روزی راسکل نے ٹراستے ہوئے لمحے میں
کہا۔

"ہاں - میں صاف بات کرنے کا عادی ہوں - ہاں - میں نے بھی
کہا ہے اور یہ بھی سن لو کہ اب اگر تم نے اس معاملے میں دلچسپی لی
تو ایک لمحے میں چہاری گروں وہ بچوں سے نوٹ سکتی ہے -
ناٹیگر نے اٹھ کر تیز لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ہڑا اور حرج تیز
قدم انجاماتا ہوا آپس سے باہر آگیا۔ اسے واقعی روزی راسکل پر غصہ ا
رہا تھا جو خواہ گواہ اپنی اہمیت بنانے کی طرف سے اسے اہم ہیں
الا قوادی معاملے میں کو دیکھی تھی - پارکنگ میں بیچ کر اس نے جیب
سے ٹرائیسیر کا لالا اور اس پر عمران کی ذاتی فریکننسی ایجاد کر کے
اس نے بیٹن آن کیا اور پھر بار بار کال دینا شروع کر دی -
"میں - علی عمران اٹٹا نگاہ یو - اور تھوڑی در بعد عمران
کی آواز سنائی دی۔

“آئی ایم سوری بس۔ آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ نائگر نے
اہتائی مذہرت بھرے لجے میں کہا۔
اوکے۔ کوشش کیا کرو کہ یہ لفظ سوری جہیں کم سے کم
استعمال کرنا پڑے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو نائگر نے اہلات میں سر
پلا دیا۔

”اب تم جاؤ۔ میں اس کر تل بچدیں کاحدود از بعده معلوم کر کے
پھر اس سلسلے میں کسی آئندہ اقدام کا فیضد کروں گا۔۔۔۔۔ عمران
نے کہا تو نائگر سر بٹاتا ہوا الخا اور اس نے عمران کو سلام کیا اور پھر
ستگ روم سے نکل کر تیر تیر قدم الحادا ہوا فیٹ سے باہر آگیا۔

s4sheikh@gmail.com

”کمال ہے۔ روزی راسکل نے بڑی ایم معلومات حاصل کی ہیں
کرتل جگدیش، ڈینیس پیٹل سیل، ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ
روزی راسکل میں سیکرت سروس کی مخصوص صلاحیتیں موجود ہیں۔۔۔
عمران نے کہا تو نائگر کامنہ بن گیا۔

”باس۔ وہ احقیقی خورت ہے۔۔۔۔۔ آپ خواہ گواہ اسے اہمیت دیں۔۔۔۔۔ نائگر سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا اور عمران نے انقلاب
s4sheikh@gmail.com

”اس کا مطلب ہے کہ جہیں ابھی فارگر دی کے مزید گر بتائے
چکیں گے۔ میں تو یہی سمجھا تھا کہ تم نے تمام اگر سیکھنے ہیں۔۔۔
عمران نے مت بناتے ہوئے کہا۔

”کہیے گر پاس۔۔۔۔۔ نائگر نے یہ نک کر کہا۔
”یہی کہ دوسروں سے کام کہیے بیجا آتا ہے اور جس سے کام لینا ہو
اس کو اس طرح اہمیت دو جسے وہ دنیا کا سب سے بڑا عقل مدد ہو
اور خود احتمال بن جاؤ۔۔۔۔۔ مقصد کو نارگ ہیں رکھو اور تم مقصد کو
نارگ ہیں رکھنے کی بجائے حصہ میں بٹکا ہو جاتے ہو۔۔۔۔۔ عمران
نے سرد لمحے میں کہا۔

”سوری بس۔ میں مجھے گیا۔۔۔ آپ روزی راسکل سے صرف کام
لینا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔ نائگر نے کہا۔

”یہ بات تمہیں خود ہی بکھر لینا چاہئے تھی۔۔۔۔۔ تم نے مجھے مایوس
کیا ہے۔۔۔۔۔ عمران کے لمحے میں ناراضی تھی۔

کرتل جگدیش ڈیفس سکرٹی کے افس میں داخل ہوا اور اس نے ڈیفس سکرٹی کو فوجی انداز میں سلیوت کیا۔
بیٹھو..... ڈیفس سکرٹی نے خلک لجھ میں کہا تو کرتل جگدیش میر کی دوسری طرف کری پر منود باد انداز میں بیٹھ گیا۔ اس کے پھرے پر حریت کے تماشات کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تماشات نایاں تھے کیونکہ وہ اپنے سیل کے سہراں سیت پر تاب پورہ کے دران بھازی ملا تھے میں بیٹھ گیا تھا۔ وہاں اس نے وہاں کے ملزی انجارج کرتل سکھ داس سے مل کر باقاعدہ لیبارٹری کے گرد حفاظتی حصہ بھی قائم کر دیا تھا۔ کرتل سکھ داس جو نکہ اس کا دوست تھا اس نے کرتل جگدیش کے ساتھ پورا پورا تھاون کیا تھا۔

کرتل جگدیش نے وہاں نہ صرف اپنے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔
میں سر۔ یعنی سر۔ ظاہر ہے کوئی خاص سعادت ہی ہو گا۔ کرتل
نص کر دیتے تھے اور خود اس نے اپنا ہینڈ کوارٹر ایک فرائخ اور
ساف سترے فار میں بنایا تھا جہاں ایسی میشین موجود تھی جو پرتاب
پورہ میں الٹی ہوئی مکھی کو بھی چکک کر کے سکرین پر میش کر دیتی
تھی۔ میش کرتل جگدیش نے صوصی طور پر ایکدیجیا سے
سلکوانی تھی۔ اس کو کوڑیں تردد میں کہا جاتا تھا۔ کرتل جگدیش نے
اپنے فار کے ہینڈ کوارٹر میں سیلانس کے ذریعے فون بھی لگوایا تھا
اس طرح اس کا رابطہ دار اگھومت میں اپنے ہینڈ کوارٹر سے بھی رہتا
تھا اور دوسرے لوگوں سے بھی۔ یہ سارے اسلامات کر کے کرتل
جگدیش پوری طرح مطمئن ہو گیا تھا کہ اب اگر یا کیشیا سکرٹ
سروں یا کسی اور ملک کی کوئی بھنسی وہاں آئی تو وہ یقینی طور پر
چک ہو کر کرتل جگدیش کے پا تھوں بلاک ہو جائے گی۔ پر تاب
پورہ میں ملزی انجارج کرتل سکھ داس تھا جبکہ ایک فورس افسے کا
انچارج کمائڈ رام دیال تھا۔ رام دیال نے بھی اس محاطے پر اس
سے نکل تھاون کیا تھا اور پھر جب وہ ہر طرف سے پوری طرح
ملٹمن ہو گیا تو اچانک اسے ڈیفس سکرٹی کا فون ملا اور اسے
فوری طور پر آفس کال کیا گیا تھا اور وہ فون متھی وہاں سے روایت ہو
گیا تھا اور اب وہ آفس میں بیٹھا تھا۔

جسیں اس طرح اچانک اور فوری کال پر حریت تو ہو رہی ہو
گی۔ ڈیفس سکرٹی نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔
میں سر۔ یعنی سر۔ ظاہر ہے کوئی خاص سعادت ہی ہو گا۔ کرتل

بُلڈنیش نے کہا۔

• ہاں۔ لیکن بھٹکے تم بناو کہ تم نے وہاں سیپارٹی کی حفاظت کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں۔ ڈینس سکرٹری نے کہا تو کہنے بُلڈنیش نے اسے تمام تفصیل بتا دی۔

• گڑا۔ یہ واقعی ہترن انتظامات ہیں یہیں۔ ڈینس سکرٹری یہیں کہ کرماموش ہو گی تو کرنل بُلڈنیش سے اختیار جو تک پڑا۔

• یہیں کیا سڑ۔ کرنل بُلڈنیش نے بے اختیار پوچھا۔

• لیکن ابھی پونکہ فوری وہاں کوئی خطرہ نہیں ہے اس لئے تم ابھی وہاں دارالحکومت میں ہی کام کر دے گے مہماں ایک خطرہ ہماری طرف پڑ رہا ہے اور تم نے ہی اس خطرے سے نجات حاصل کرنی ہے۔ ڈینس سکرٹری نے کہا تو حیرت کے مارے کرنل بُلڈنیش کا منہ کھلے کا کھلاڑہ گیا۔

• خطرہ میری طرف پڑ رہا ہے۔ کیا آپ دعاہت کریں گے۔ کرنل بُلڈنیش نے ہبھی مسئلہ سے لپٹنے آپ کو سنبھالنے ہوئے متوجہ باشیدجھے میں کہا۔

• ہمیں ہمارے خاص تمبُر دن نے ہو اطلاعات دی ہیں ان کے مقابلہ راشٹر کب کے ہاتک اور جنگل تجنگ سکرٹری نے ہمارے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں اور جب ہمارے حکم پر اس کا پس منظر نہیں کیا گی تو معلوم ہوا کہ اس سکرٹری کے پاس پاکیشی سے اندرورلا

میں کام کرنے والی ایک عورت ہے روزی راسکل کہا جاتا ہے کافر سان آئی تھی اور اس نے سکرٹری کو ایک لاکھ روپے دے کر اس کے ذریعے یہ معلومات حاصل کی ہیں اور روزی راسکل یہ معلومات حاصل کر کے واپس پاکیشی پہنچی گئی ہے وہ ہم اسے گرفتار کر لیتے۔ سکرٹری کو ہم نے اس لئے نہیں چھینا کہ اس کی اطلاع لا محال پاکیشی میں اس روزی راسکل سکنی تھی جاتی اور وہ لوگ چھپ جاتے جبکہ تم اپنے شخصیں پہنچتے وارد انداز میں اس بات کا سراغ لکھا کہ یہ روزی راسکل ہمارے بارے میں کیوں معلومات حاصل کر رہی ہے اور ہر کچھے تفصیلی روپورث دو۔ اس کے بعد میں فیصلہ کروں گا کہ تمیں دوبارہ پرتاب پورہ پہنچوایا جائے یا نہیں کیونکہ حکومت اس فارموں کو چیز کرنے سے پہلے کسی صورت اور پن نہیں کرتا چاہتی اس لئے میں نہیں چاہتا کہ ہمارے ذریعے یہ فارمولہ اور پن ہو جائے اور یہ بھی سن لو کہ ہمارے لئے یہ احتیانی آسان بات تھی کہ فارموں کو اپنے ہونے سے بچانے کے لئے تمیں کسی بھی روز ایکسپریس میں ہاتک کر دیا جاتا۔ اس طرح ہماری ہلاکت کے بعد معلومات خود خود درد ہو جاتے یہیں ہماری خدمات کے بیش نظر ایسا نہیں کیا گی بلکہ تمیں موقع دیا جا رہا ہے کہ تم اس محاطے کو اس انداز میں ہینڈل کرو کہ سب کوہ حکومت کے سامنے بھی آجائے اور فارمولہ بھی اور پن نہ ہو سکے۔ ڈینس سکرٹری نے کہا تو کرنل بُلڈنیش نے بے اختیار تجنگ تحری کی لی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ڈینس سکرٹری کی دھمکی

وہ سپاٹ اور لیبارٹری بھی ادنیں ہو سکتی ہے۔ تم تمام انتظامات آف کر دو اور اپنے آدمیوں سمیت فوری و اپس آجاتا اور دوبارہ تم نے اس وقت تک ادھر کا رعنی نہیں کرتا جب تک حکومت چیزیں اس کی باقاعدہ اجازت نہ دے۔... ذیلیں سیکرٹری نے صاف اور واضح انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

۔ ہمیں یقین ہے کہ تل بگدیش کے اس معاملے میں تم ہماری
اصیل دل پر پورے اتھے گے۔ ہمیں جباری پر پورث کا انتشار رہے
گا۔ ڈیپٹس سکریٹری نے کہا تو تل بگدیش المعاور اس نے
فوچی انداز میں سلسلت کیا اور پھر مزکر آفس سے باہر آگیا۔ تھوڑی رہ
احد وہ لپٹنے آفس میں ہائی چکا تھا۔ اس کا ذہن ٹھووم رہا تھا۔ ہو کچے
ڈیپٹس سکریٹری نے اسے کہا تھا اس کے لئے انتہائی توہین آمیز تھا
یعنی وہ اس بات پر ڈیپٹس سکریٹری کا دل بی دل میں ٹکرایا ادا کر رہا
تھا کہ اسے ہلاک کرنے کا فیصلہ نہیں کر دیا گیا۔ بہر حال اب اس
نے فیصلہ کر دیا تھا کہ وہ اس روزی رسائل سے اصل بات معلوم کر
کے ہی پھوٹے گا۔ روزی رسائل کے بارے میں بتھے ہی اسے اطلاع
مل چکی تھی کہ روزی رسائل کا تحقیق اندر ورنہ کے ایک آدمی نام بگیر
سے ہے اور نام بگیر کا تحقیق پا کیشیا سکرت سروس کے خطرناک انجمنت
غمran سے ہے یعنی اس نے پر تاب پورہ جانے کی وجہ سے اس پر

صرف و مکی ہی نہ تھی بلکہ حکومت اس پر محمل درآمد بھی کراں سعی
تفہی۔

۔ میں آپ کا اور حکومت کا شکر لگا رہوں جھاب۔ آپ ہے فکر
نہیں۔ میں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر کے آپ کے سامنے رکھ
دوس گا۔..... کرتی مدد بیش نے کہا۔

-ٹھیک ہے۔ ہمیں تم سے مہی اسیہ ہے اور اس اسیہ پر ہی
جہیں = نا سک دیا جا رہا ہے..... ایفیس سکر فری نے کہا۔

"جھاپ سپر کتاب پورہ ہیں میرے آدمی موندو ہیں اور دیاں میں
نے جو انتظامات کئے ہیں کیا انہیں رہنے دیا جائے یا سب کچھ واپس
لے لیا جائے۔ جیسے آپ حکمر دیں..... کرن جگدیش نے کہا۔

۔ اپ اکٹیلے عہد کیا کریں گے۔ ظاہر ہے اپ کے آدمی ہی سب
کچ کریں گے۔ ویپس سکر شری نے کہا۔

• نہیں بحث - میرے سیل کے خاص آدمی پاکیشیا میں بھی موجود ہیں اور یہ روزی راسکل بھی پاکیشیا کی ہی صورت ہے اس نے اس معاملے کی چابی کا فرستان میں نہیں ہے بلکہ پاکیشیا میں ہے اور میں یہ سارا کام بغیر اپنے آدمیوں کے آسانی سے کر لوں گا۔ کرتل عکدیش نے کہا۔

نہیں۔ نہم نہیں پڑتے کہ چہاری وجہ سے پرتاب پورہ اور اس کی لیبارٹری کسی بھی طرح سامنے آئے۔ چہارے آدمیوں رہے تو قابلہ ہے چہار اربد بھی اپنے آدمیوں کے ساتھ رہے گا اور اس طرح

پاکیشیانی دارا تھومت کارابطہ نمبر اسے محروم تھا اس لئے وہ سلس
نمبر پر لیں کرتا جا رہا تھا سچد لمحے کے بعد دوسری طرف سے گھمنی
پہنچنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیدور انحصاریاں آگئیں۔

"مسڑ قاسم بول بھاؤں ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔
کرنل جنگلیش بول بھاؤں قاسم کرنل جنگلیش نے کہا۔
اوہ - اوہ - آپ - کہیے یاد کیا آن قاسم کو جناب دوسری
طرف سے بے تکفناہ لجھے میں کہا گیا۔

چھارا دعویٰ ہے کہ محتوقون صحاوی سے پر تم دنیا کا ہر کام انجمنی
بے داش طریقے سے کر لیتے ہو کرنل جنگلیش نے کہا۔
ہاں - سوائے خود کشی کے باقی ہر کام ماسڑ قاسم نے
جو اب دیا تو کرنل جنگلیش سے اختیار ہش پڑا۔

پاکیشیا کی ایک عورت کو اٹوا کر کے کافرستان ہمچنانا ہے۔ اس
اندازیں کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اس عورت کو کس نے
اخوا کیا ہے اور کہاں ہمچنایا ہے۔ اب بولو - کیا یہ کام کر سکتے
ہو کرنل جنگلیش نے کہا۔

"عورت کون ہے" ماسڑ قاسم نے اس پار سمجھیدہ لجھے میں
کہا۔

"عورت کا تعلق پاکیشیانی انڈر ولے سے ہے۔ یہ تفصیل اس
وقت بتاؤں گا جب تم حامی بھرو گے کرنل جنگلیش نے کہا۔
ہو جائے گا آپ کا کام" ماسڑ قاسم نے کہا۔

تو جد نہ دی تھی۔ اس نے رسیدور انحصاریا اور اپنے نمبر نو کو اس نے
پر تاب پورہ کا قاتم سیست اپ ختم کر کے سب سہراں کی واپسی کا حکم
دے کر اس نے رسیدور رکھ دیا۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ شکر سے
صلحومات حاصل کرے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ شکر
اسے زیادہ سے زیادہ روزی راسکل کے بارے میں بتا سکتا تھا جبکہ وہ
اس بارے میں بیکٹے ہی جانتا تھا اس لئے اس نے سوچا کہ اسے اس
روزی راسکل سے یہ معلوم کرنا چاہئے کہ وہ اسے کیوں نہیں کر رہی
ہے۔ اس کا کیا مقصد ہے اور وہ اسے ثریں کر کے کیا معلوم کرنا
چاہتی ہے اس کے لئے اس کے ذمہ کے مطابق وہ طریقے تھے ایک تو
یہ کہ وہ خود وہاں جاتا اور اس روزی راسکل سے سب کچھ معلوم کر
لیتا۔ دوسرا طریقہ یہ تھا کہ وہ اس روزی راسکل کو پاکیشیا سے انہو
کرا کر وہاں منتکو ادا اور پھر اٹھینا سے سب کچھ معلوم کر لیتا اور پھر
کافی سوچ بچار کے بعد اس نے دوسرا طریقہ اختیار کرنے کا سوچا۔
ایک پار تو اسے ٹھیک آیا کہ وہ راہبر کے ذریعے یہ کام کرانے لیکن پھر
اس نے یہ سوچ کر ارادہ بدل دیا کہ راہبر کا وہاں تیر نہیں دنیا میں
خاسا اثر درسوخ ہے اور ایسا نہ ہو کہ اس پر ٹک پڑ جائے اور پھر راہبر
کے ذریعے وہ نارگست بن جائے اس لئے اس نے ایک اور ذریعہ
استعمال کرنے کا سوچا۔ اس نے رسیدور انحصاریا اور فون ہمیں کے لیے
 موجود سنیدر ٹیک کا ہٹن پر لیں کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور
پھر تحریک سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔ پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور

جسے کر قتل بجلدیش نے کہا۔
 اس کا محاوہ قد ایک لاکھ علیحدہ ہو گا ماسٹر قاسم نے جواب
 دیا۔
 "محبک ہے مجھے منظور ہے کر قتل بجلدیش نے کہا۔
 او کے - ذن - آپ آدمی رقم کافرستان میں میرے بیک
 اکاؤنٹ میں جمع کر ا دیں - آپ کا کام جلد گھنٹوں میں ہو جائے
 گا ماسٹر قاسم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بیک
 اکاؤنٹ اور دوسری تفصیلات بتا دیں۔
 "محبک ہے کر قتل بجلدیش نے کہا۔
 کس تحفہ پر اسے ہمپیا جائے ماسٹر قاسم نے پوچھا۔
 "سو تاری گھنٹ پر - یعنی ہیئت مجھے اطلاع دے کر" کر قتل
 بجلدیش نے کہا۔
 "محبک ہے - باقی آدمی رقم آپ کو اسے وصول کرتے ہوئے
 دیتا ہو گی" ماسٹر قاسم نے جواب میتے ہوئے کہا۔
 "او کے - ذن - یعنی خیال رکھنا اس کا تعقیل خطرناک لوگوں سے
 ہے - ایسا ہے ہو کہ وہ اس کے بیچے تھارے دریے مجھے تک پہنچ
 جائیں" کر قتل بجلدیش نے کہا۔
 "مجھے معلوم ہے کہ اس کا تعقیل نائیگر سے ہے اور نائیگر کا تعقیل
 عمران سے - یعنی آپ ہے فکر رہیں - کام اس انداز میں ہو گا کہ
 نائیگر کے فرشتوں کو بھی اس کا علم نہ ہو سکے گا - میں اسیے کاموں

"تو پھر سن لو کہ اس عورت کا نام روزی راسکل ہے - روڈ گلب
 کی ماں اور جنل سینٹر - کیا تم اسے جانتے ہو کر قتل بجلدیش نے
 کہا۔
 "اے گون نہیں جانتا کر قتل صاحب" ماسٹر قاسم نے جواب
 دیا۔
 "تو اب یا تو - کیا یہ کام تم ہے داغ انداز میں کر سکتے ہو یا
 نہیں" کر قتل بجلدیش نے کہا۔
 "وہ لاکھ روپے معاوضہ ہو گا - اگر آپ کو منظور ہو تو آپ کا
 کام ہو جائے گا اور اس انداز میں ہو گا کہ قیامت تک کسی کو مسلم
 ہو سکے گا کہ روزی راسکل اچانک اس دنیا سے کہاں غائب ہو گئی
 ہے ماسٹر قاسم نے کہا۔
 "میں نے اسے ہلاک کرنے کا نہیں اخواز کرنے کا کہا ہے"
 کر قتل بجلدیش نے کہا۔
 "پاکیشیا سے تو وہ غائب ہو جائے گی - اس کے بعد آپ کا کام ہے
 کہ آپ اسے ہلاک کرتے ہیں یا زندہ چھوڑ دیتے ہیں - مجھے اس سے
 کوئی فرق نہیں چڑے گا کیونکہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ اسے
 اخواز میں نے کرایا ہے ماسٹر نے جواب دیا۔
 "کتنے دنوں میں یہ کام کرو گے کر قتل بجلدیش نے کہا۔
 "اے اخواز کے ہمچنانہ کہاں ہے" ماسٹر قاسم نے کہا۔
 "کافرستان پذیر بعد لائی سماں میرے آدمی اسے وصول کر لیں

میں مہارت رکھتا ہوں ما سر قاسم نے کہا۔

اوے۔ پھر کام شروع کر دو اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ کام کر دیا۔ کرتی جگدیش نے مسلمان تجھے میں کہا اور پھر کریڈل دباؤ دیا اور پھر نون آنے پر اس نے اپنے تہر نو کو کال کر کے ما سر قاسم کا آکاڑت نمبر اور بیک کے بارے میں تفصیل بتا کر طے شدہ معادنے کی آدمی رقم جمع کرانے کا کہ کر، سیور رکھ دیا۔ وہ ما سر قاسم سے بہت اچھی طرح واقف تھا اس سے اسے سو فیصد یقین تھا کہ ما سر قاسم اس انداز میں کام کرنے گا کہ کسی کو معلوم نہ ہو گی۔ کہ روزی راسکل کو دین کھا گئی یا آسمان اور پھر وہ روزی راسکل سے ساری معلومات حاصل کرنے گا کہ وہ گیوں اس کے لیے کافر سان آئی تھی اور کس نے اسے ہاتھ کیا تھا۔

s4sheikh@gmail.com

عمران و انش منزل کے آپ یعنی روم میں داخل ہوا تو بلیک زردو
حسب عادت احتراماً اٹھ کردا ہوا۔
..... بخوبی عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور خود بھی اپنی
خصوص کری پڑا۔
آپ نے تو اب و انش منزل کا رع کرنا ہی چھوڑ دیا ہے۔ بلیک
زرد نے کہا۔

کیا کروں سہیں آؤ تو تم صرف چائے کے ایک کپ پر فرمایا
دیتے ہو۔ یہ نہیں کہ کبھی کسی اچھے سے ہوش میں کھانے کی
دعوت ہی دے دو۔ عمران نے کہا تو بلیک زردو بے اختیار پس
پڑا۔

آپ دعوت قبول کریں گے۔ بلیک زردو نے سکراتے
ہوئے کہا۔

s4sheikh@gmail.com

اے اس بات کا خیال آگیا ہو۔

”جس روز شادی ہوتی روزی کی لاش ہی جحد عروی سے برآمد ہو
گی اس نے بہتر ہے کہ یہ شادی نہ ہو۔..... میران نے سکراتے
ہوئے کہا۔

”پھر آپ نے نصف برتر کیوں کہا۔..... بلیک زردوٹے کہا۔
اس نے کہ ہمیں کو نصف بہتر کہا جاتا ہے اور روزی راسکل
جس انداز کی خاتون ہے اس نے اسے نصف برتر ہی کہا جا سکتا
ہے۔..... میران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور الٹھایا تو
بلیک زردوٹھاموش ہو گی۔ میران نے پھر پریس کرنے شروع کر
دیے جو نکد اس فون میں لاڈوڈر کا بنن سستقل پر لکھ رہا تھا اس نے
دوسری طرف سے بچنے والی گھنٹی کی آواز میں کی دوسری طرف بیٹھا ہوا
بلیک زردوٹھی بخوبی سن رہا تھا۔

”ناڑان بول رہا ہوں۔..... رسیور الٹھتھی ہی ناڑان کی آواز سختی
دی۔

”ایکسو۔..... میران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

”یہی سر۔..... دوسری طرف سے ناڑان کا بھہ مودو بادھ ہو گیا۔
”تمہاری کار کردگی روز بروز پد تر ہوتی جا رہی ہے۔۔۔ کیوں۔۔۔
میران کا بھہ بے حد سرو تھا اور اس کی بات اور بھہ سن کر بلیک زردو
بے اختیار ہو ٹک کچا۔

”آنی ایم سوری سر۔۔۔ آئندہ ایسی کوئا بھی نہیں ہو گی۔..... ناڑان

”کیوں نہیں۔۔۔ تم دعوت دے کر تو دیکھو۔۔۔ میں بین لاڈ لٹکر
ہو چکتا ہوں یا نہیں۔۔۔ میران نے کہا۔

”لاڈ لٹکر۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ یہ لاڈ لٹکر کہاں سے آجائے گا۔۔۔ آپ کا
مطلب سکرت سروس کے میران سے تو نہیں ہے۔۔۔ بلیک زردوٹے
نے سکراتے ہوئے کہا۔

”اڑے نہیں۔۔۔ وہ سکرت سروس کے میران میں جبکہ میں تو بس
کرانے کا سپاہی ہوں۔۔۔ میرے ساتھ کوئی آئیں گے۔۔۔ ان سے اٹ
کر بھی تو میرے دوست ہیں۔۔۔ ہزارف ہے، جوانا ہے اور نائیگر۔۔۔
ناٹگیر کی نصف برتر روزی راسکل اور سب سے اہم آنا سلیمان پاڑا
ہے۔۔۔ میران نے کہا تو بلیک زردوٹھا بارے اختیار اس پڑا۔

”بلیک ہے۔۔۔ مجھے منتظر ہے۔۔۔ بلیک زردوٹے کہا۔

”اور اگر تم لاڈ لٹکر میں مزید و سمعت پہنچتے ہو تو سرسلطان ہیں۔۔۔
سردار ہیں اور بھی ایسے ہمت سے سرکاری سر آ جائیں گے۔۔۔ میران
نے کہا۔

”پھر تو مجھے ان کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھو رہا ہے گا کیونکہ
ظاہر ہے سرسلطان کے سامنے میں صرف ظاہر ہوں گا اور سردار تو
شاید مجھے سرے سے نہ جلتے ہوں۔۔۔ اڑے بان۔۔۔ آپ نے کیا کہ
تحا ناٹگیر کی نصف برتر روزی راسکل۔۔۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔۔۔ کیا
ناٹگیر نے روزی راسکل سے شادی کر لی ہے۔۔۔ بلیک زردوٹے
بات کرتے کرتے اس انداز میں کہا جسے باتیں کرتے ہوئے اچانک

نے فوراً ہی محدث کرتے ہوئے کہا۔

”میرے خود یک سوری سب سے نایاب ہے لفظ ہے۔ ۲سری کہنے کا موقع آئندہ نہ آئے وہنا وہ سوری کہنے کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔“..... عمران کا پھر بھٹلے سے زیادہ سرد ہو گیا تھا۔

”میں سر۔“..... نافران نے قدرے روتے ہوئے بچ میں جواب دیا۔

”کافرستان کی ملزی اتنی بس میں ایک سیپیل سیل بنایا گیا ہے جسے دینپس سیل کہتے ہیں۔ اس کا چیف کرمل جنگلش ہے جو ایکر بیسا کا تربیت یافت ہے لیکن تم نے آج تک اس بارے میں کوئی پورٹ ہی نہیں دی جسکے حماری دہان موبووگی کا مقصد ہی ہے۔ لیکن تم اسے معلومات کو نہیں کر کے ساتھ پورٹ دیتے رہو۔“..... عمران نے اسی طرح سروٹگہ میں کہا۔

”میں ابھی اس بارے میں تمام معلومات کر کے روپرٹ کرتا ہوں سر۔ آئندہ کو تایی نہ ہوگی۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کس بارے میں معلومات حاصل کرہ گے۔“..... عمران نے جفت لکھ میں کہا۔

”دینپس سیل اور کرمل جنگلش کے بارے میں سر۔“..... نافران نے جواب دیا۔

”اس بارے میں بورپورٹ تھی وہ بھٹلے ہی میرے پاس بچنے کچی ہے اسی لئے تو میں نے جہیں دار تھک دی ہے کیونکہ ایسی روپرٹ

چہاری طرف سے ملن چاہئے تھی۔ سبھر حال اصل معاملہ یہ ہے کہ سلوایا کا ایک ساتھ دا ان ڈاکر ٹھوانٹ خلائق میزائل کا ایک اہم فارمولائے کر پا کیشیا ہے چنان وہ اسے شوگران حکومت کو فروخت کرنا چاہتا تھا لیکن پھر ایک پیشہ در قاتل ڈاگ جانسن نے اسے ہلاک کیا اور فارمولائس سے حاصل کر دیا۔ پھر ڈاگ جانسن بھی غائب ہو گیا۔ حکومت سلوایا نے اس سلسلے میں حکومت پاکیشیا سے سرکاری طور پر رابطہ کیا۔ یہ ڈاکنک پاکیشیا سیکٹ سروس کا لیکن نہ تھا اس نے اس نے عمران کے ذمے نکا دیا۔ عمران کے ٹھاگرڈ ٹھانگر نے جب اس ڈاگ جانسن کو ثریں کرنا شروع کیا تو معلوم ہوا کہ اسے بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اور ڈاگ جانسن کو یہ کام بہاں کے ایک کلب کے سپر واکر کار اسٹاف نے دیا تھا۔ کار اسٹاف سے اسے معلوم ہوا کہ یہ کام اسے ایک اسکرپر ماجھو نے دیا تھا۔ ما جھو کا تعلق کافرستانی اسکرپر دیر سنگھ سے تھا۔ پھر اس سے بھٹلے کہ ٹھانگر اس ماجھو اور دیمیر سنگھ عک بچھتا بہاں کے ایک کلب کی مالک لڑکی روزی راسکل ہو جب وطن ہے اور ٹھانگر کی دوست ہے وہ ان دونوں تک پہنچ گئی۔ اس روزی راسکل نے بتایا ہے کہ دیمیر سنگھ اور ما جھو کو یہ کام کافرستان کے کرمل جنگلش نے دیا تھا۔ پھر روزی راسکل اس کرمل جنگلش کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کافرستان چلی گئی اور دہان راشٹر کلب کے مالک اور جنگل ٹینجر سنگھ کے ذریعے اس نے کرمل جنگلش کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور سنگھ نے جو معلومات دیں

وہ تانگر نے روزی راسکل سے مخوم کر کے مجھے بہنچائیں اور وہی میں نے تمہیں بتائی ہیں۔ مجھے یہ محسوس کر کے بنے حد اقصیں ہوا کہ ایک عام ہی عورت کافرستان جا کر یہ سب کچھ مظلوم کر کے آجاتی ہے اور تم وہاں موجود ہو کر بھی کچھ مظلوم نہیں کر سکے۔..... عمران نے سرد مجھے میں کہا۔

”میں خود شرمدہ ہوں سر۔ اب آپ ہو حکم دیں۔..... تاثران نے کہا۔

”قارمولہ بیٹھنا کرتیں بلکہ بیٹھنے لئے بہنچا ہو گا۔ تم نے مظلوم کرنا ہے کہ اب یہ قارمولہ کہاں ہے۔..... عمران نے مخصوص مجھے میں کہا۔

”میں سر۔..... تاثران نے کہا تو عمران نے مزید کچھ کہے بغیر رسپور کھو دیا۔

”یہ واقعی سکرت سروس کا کیس تو نہیں بنتا کیونکہ پاکیشیا تو خلائق میراں سازی میں داخل ہی نہیں ہوا۔..... بلکہ ریو نے کہا۔

”اگر یہ قارمولہ کافرستان لے جایا گیا اور وہاں اس پر کام ہو رہا ہے تو پھر ہمیں ہر صورت میں یہ قارمولہ واپس حاصل کرنا ہے کیونکہ سرو اور کے مطابق خلائق میراں سازی پر پاکیشیا خاموشی سے کام کر رہا ہے لیکن یہ عام میراں نہیں ہے بلکہ ایذا و انس خلائق میراں ہے۔ ایسا میراں تو سپریاور کے پاس بھی نہیں ہے اس لئے اگر کافرستان

اس میواں کو حیا کر لیتا ہے تو پھر ہمارے خلا، میں موجود میٹھاں کے بھی خطرے میں آجائیں گے اور ہمارے دوست حمالک کے بھی۔..... عمران نے سنبھیہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو بلکہ ریو نے اثبات میں سرطا دیا۔

”روزی راسکل اس محااطے میں کیوں دلچسپی لے رہی ہے۔ سہج کھون کی خاموشی کے بعد بلکہ ریو نے پہ بچا۔

”بھلے تو حکومت ملاؤ یا کے بہنچوں نے روزی راسکل کو اس ڈاگ جائیں کوئی نہیں کرنے کا تاسک دیا تھا لیکن پھر شاید روزی راسکل کی سب اوضاعی نے جوش بارا اور وہ کرتی بلکہ نہیں کوئی نہیں کرنے کافرستان بھی گئی۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن اس نے زیادہ اس سلسلے میں کام کیا تو اسے ہلاک بھی کیا جاسکتا ہے۔ وہ سکرت ایجنت تو بہر حال نہیں ہے۔ عام حورت ہے۔..... بلکہ ریو نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن وہ جس فطرت کی خاتون ہے اسے جرا کسی کام سے روکا بھی نہیں جاسکتا۔..... عمران نے کہا اور پھر اس نے ایک طرف چڑا ہوا اثر اسیز الحا کر اپنے سامنے رکھا اور اس پر تانگر کی فریخ لئی ایڈ جست کر کے اس نے اس کا ہلن پر لیں کر دیا۔

”ہمچے۔۔۔ بلکہ۔۔۔ علی عمران کا نگاہ۔۔۔ اوور۔۔۔ عمران نے پار پار کال دیتے ہوئے کہا۔

بچہ بے حد ہذب تھا۔

”علیٰ عمران ایم ایس سی۔ ہی ایس سی (اکسن) بول رہا ہوں۔
روزی راسکل سے بات کراؤ۔..... عمران نے کہا۔
”سرہ میں آپ کو اور نائگر صاحب کو جانتی ہوں۔ میڈم ابھی
تک آفس بی نہیں آئیں۔..... دوسری طرف سے مودودیا نے یہ میں کہا
گیا۔

”کیا وہ کہیں گئی ہوئی ہے۔..... عمران نے بچہ کر پوچھا۔
”مجھے تو کچھ مظلوم نہیں ہے سر۔ وہ یہ وقت پر آفس آ جایا کرتی
ہیں لیکن ابھی تک نہیں رہنگیں۔ میں نے ان کے رہائشی حصے میں
فون کیا تھا لیکن وہاں کوئی فون ہی اتنا نہیں کر رہا اس لئے میں
خاموش ہو گئی کیونکہ میڈم ابھی مردمی کے خلاف بات ہو جانے پر
ہست غصے میں آجاتی ہیں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
”اچھا۔ نائگر کلب آ رہا ہے۔ اسے کہو کہ وہ مجھ سے ٹرانسیسیٹر
بات کرے۔..... عمران نے کہا۔

”یہ سر۔..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ
دیا اور پھر ٹرانسیسیٹر اپنی فریکننسی ایڈجسٹ کر دی۔
”آپ نائگر کو کیا بدایات دیتا چاہتے ہیں۔..... بلکہ زر و نے
کہا۔

”میں کہ وہ اس روی راسکل سے ہر صورت میں ملاقات کرے
ورنہ وہ آفس سے ہی مظلوم ہونے پر کہ روی راسکل موجود نہیں

”میں بس۔ نائگر ایڈجسٹ یو۔ اور۔ دوسری طرف سے
نائگر کی آواز سنائی دی۔

”روزی راسکل اس وقت کہاں موجود ہو گی۔ اور۔ عمران
نے پوچھا۔

”اپنے کلب میں ہو گی بس۔ وہ زیادہ تر وہیں رہتی ہے۔
اور۔ نائگر نے جواب دیا۔

”اس کا فون نمبر بتاؤ۔ اور۔ عمران نے کہا تو نائگر نے
فون نمبر بتا دیا۔

”تم وہاں ہنچو۔ میں اسے فون کر کے کہ دیا ہوں کہ وہ تم سے
مکمل تعاون کرے۔ تم اس سے کریں جگدیش کے بارے میں مزید
تفصیلات مظلوم کرو کیونکہ روی راسکل آسانی سے مطمن ہوئے
والی خاتون نہیں ہے۔ وہ لازماً اس کریں جگدیش کے بارے میں
سب کچھ مظلوم کر کے ہی واپس آئی ہو گی۔ اور۔ عمران نے
کہا۔

”میں بس۔ مجھے وہاں پہنچنے میں نصف گھنٹہ لگ جائے گا۔
اور۔ نائگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ اور ایڈجسٹ آں۔ عمران نے کہا اور نائگر آف کر
کے ایک طرف کیا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نائگر کے باتے
ہوئے نمبر میں کرنے شروع کر دیئے۔

”روز کلب۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی

ہے واپس چلا جائے گا۔..... عمران نے کہا۔
کیا وہ اس سے ملاقات کرنے سے کترنا ہے۔..... بلکہ زرود
نے حیران ہو کر کہا۔

”ان دونوں کی آپس میں تہمیں بنتی۔ روزی راسکل عام خود توں
سے بہت کر منزد فطرت کی مالک ہے اور زور بخ بھی ہے۔ اس کے
ساتھ ساتھ دل کی بھی صاف ہے۔ جو دل میں آتا ہے فروہی کہہ دینی
ہے اور نائیگر کو اس کی ایسی باتوں پر غصہ آ جاتا ہے جس کا نیجہ ہے
کہ وہ دونوں کھلکھلنی بیلوں کی طرح ایک دوسرے سے لڑانا شروع کر
 دیتے ہیں۔..... عمران نے کہا تو بلکہ زرود بے اختیار ہنس پڑا۔
ویسے آپ روزی راسکل کو کچھ زیادہ اہمیت نہیں دے
 رہے۔..... بلکہ زرود نے کہا۔

”جو کام کرتا ہے اسے اہمیت دی جاتی ہے۔۔۔ تھارا نائز ان
کافرستان میں رہتے ہوئے قافل رہا جبکہ روزی راسکل نے د سرف
کرٹل جگدش کے پارے میں ابتدائی معلومات، اسمگروں ماہیو اور
دلیر سنگھ سے حاصل کیں اور پھر خود کافرستان جا کر بھی اس پارے
میں اہم معلومات حاصل کر لیں۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ اس نے جو کچھ
نائیگر کو بتایا ہے یہ ادھورا ہے ورد وہ مجھ سے ملاقات کرنے کی بات
ذکرتی۔..... عمران نے وہ احت کرتے ہوئے کہا۔

”آپ کی بات ورست ہے۔۔۔ جیسے آپ نے بتایا ہے یہ دونوں اتنی
بات کے بعد ہی آپس میں لاپڑے ہوں گے اس نے باتیں اس

نے ہمیں بتائی ہوں گی۔..... بلکہ زرود نے کہا تو عمران نے بات
میں سرطا دیا۔ پھر تکریباً ایک گھنٹے بعد راشیز کی سیمنی کی آواز سنائی
دی تو عمران نے راشیز کا بن آن کر دیا۔
”ہمیں۔۔۔ ہمیں۔۔۔ نائیگر کا لٹک۔۔۔ اور۔۔۔ نائیگر کی آواز سنائی
دی۔

”میں۔۔۔ علی عمران اعلیٰ لٹک یہ۔۔۔ بہت درنگا دی تم نے کال
کرنے میں۔۔۔ اور۔۔۔ عمران نے قدرے خفت نہیں میں کہا۔
”روزی راسکل کو اخواز کریا گیا ہے۔۔۔ اور۔۔۔ دوسری طرف
سے نائیگر نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ سامنے پیٹھا ہوا بلکہ زرود
بھی بے اختیار پہنچا کر پڑا۔
”کیسے معلوم ہوا۔۔۔ اور۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”باس۔۔۔ روزی راسکل اپنی رہائش گاہ سے افس نہیں آئی تھی۔۔۔
جنانچہ میں اس کی رہائش گاہ پر گیا جو کلب سے ملتا ہے۔۔۔ درب ان
کی لاش پڑی ہوئی تھی جبکہ روزی راسکل قابض تھی۔۔۔ میں نے اس کا
بیٹے روم جنکی کیا تو درب ان ابھی تک بھلی سی ناماؤس سی بو پھیلی ہوئی
تھی اور بیٹے کے لیے اس کے نائک سلپر بھی پڑے ہوئے تھے جس
سے میں اس نیچے پڑھنا کہ درب ان کو ہلاک کر کے اخواز کرنے والوں
نے بیڈ روم میں بے ہوش کر دیتے والی لیس فارٹ کی اور پھر بے ہوش
روزی راسکل کو المخاکر تکل گئے۔۔۔ یہ معلوم ہونے پر میں نے ادھر
ادھر سے معلومات حاصل کیں تو صرف اتنا پتہ چل سکا ہے کہ سیاہ

رنگ کی بڑی سیڑو کار اس گلی میں جاتی اور پھر واپس آتی دیکھی گئی ہے۔ اس میں دو آدمی موجود تھے اور ان کے بھی صرف سرسری سے طیئے معلوم ہو سکے ہیں۔ اور..... نائیگر نے کہا۔

”اگر اسے اخوا کی گی ہے تو پھر لا محال یہ کام کافرستان کے اس کریں جنگلیں نے کرایا ہو گا اور ان حالات میں اسے سندھ کے راستے ہی کافرستان پہنچایا جا سکتا ہے۔ تم سارے محاذے کو چکیں کرو اور پھر پورٹ دو۔ اور..... عمران نے کہا۔

”یہی یاں سا اور..... نائیگر نے جواب دیا۔

”اوور لینڈ آں۔“..... عمران نے کہا اور ٹرانسیسٹر کر کے دو اٹھ گردہ ہوا تو پلیک زرہ بھی اٹھ کر کھوا ہو گیا۔

”میں فلیٹ پر جا رہا ہوں۔ نائزان کی طرف سے کوئی اطلاع آتے تو مجھے فون پر بتاؤ دیتا۔“..... عمران نے کہا اور پلیک زرہ کے اٹھات میں سرہلانے پر دہ مٹا اور تیز قدم الحادا ہوا ہیر وہی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

نائیگر نے کار ایک کلب کی پارکنگ میں لے جا کر روندی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم الحادا ہوا کلب کے میں گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کلب کی پارکنگ اس وقت تکریباً خالی تھی۔ لا کا کارس دیاں کھوئی انھر آہی تھیں۔ اس طرح کلب میں آنے جانے والے افراد بھی خالی خالی ہی نظر آ رہے تھے کیونکہ اس تاب پ کے کلب راتوں کو ہی آیا وہوتے تھے سو دن کو تو ہبھاں صرف وہ لوگ آتے تھے جو کسی بھی وجہ سے رات کو د آنکھتے تھے یا کسی بڑی ناک کے لئے انہیں کسی ایسے خالی کلب کی شروعت ہو۔ نائیگر میں گیٹ سے اندر داخل ہوا اور سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جس پر صرف ایک آدمی موجود تھا۔ وہ نائیگر کو دیکھ کر ہوناک پڑا۔ اس کے پہرے پر حریت کے ہاترات اجبر آتے تھے۔

”آپ اور ہبھاں اس وقت۔“..... کاؤنٹر میں نے نائیگر کے کاؤنٹر

کے قریب پہنچتے ہی حرث بھرے لئے میں کہا۔

"جارج سے مٹا ہے۔ مٹا ہے کہ وہ اس وقت تدریس فارغ ہوتا ہے۔" نائیگر نے سکراتے ہوئے کہا۔ وہ کاظمین کو کافی عرصہ سے اپنی طرح بناتا تھا۔ یہ لوگ مختلف بلوں میں ملازمت کرتے تھے۔ کبھی کسی کلب میں اور کبھی کسی کلب میں اس نے کسی دل کی کلب میں ان سے ملاقات ہو جایا کرتی تھی۔

"وہ تو اس وقت سو رہا ہو گا۔" کاظمین نے کہا۔

"کرہ نہر بتاتا۔ سوتے ہوؤں کو احتمال نہیں آتا ہے۔" نائیگر نے سکراتے ہوئے کہا۔

"کرہ نہر ایک سو اتحادہ۔ یہن اسے یہ دیتا ہیں کہ میں نے آپ کو کرہ نہر بتایا ہے ورنہ وہ مجھے گولی بھی مار سکتا ہے۔" کاظمین نے کہا تو نائیگر نے سکراتے ہوئے سر ملا دیا اور پھر تیزی سے اس طرف کو بڑھ گیا بعد مر را بدراہی اس جسم کی طرف پہنچتی تھی جہاں رہائش کرتے تھے۔ یہ کلب تین منزل تھا اور ایک سو اتحادہ نہر کا مطلب تھا کہ ہبھلی منزل پر اتحادہ نہر کرہ نہر کاچنچے تھوڑی ور بحد نائیگر اتحادہ نہر کرے کے سامنے موجود تھا۔ ساسیلی پلیٹ پر جارج کا نام بھی لکھا ہوا تھا۔ جارج اسلی کی اسمگنگ کے ساتھ ساتھ اتنا ہی مغلی کاروں کا بھی ڈبلڈ تھا۔ اس کے پاس خود بھی روشن و انس کا رت تھی جو کسی مخصوص گیراج میں بند تھی۔ جارج کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ پاکشیا تو ایک طرف کا فرستان میں بھی جتنی بھگی اور جدید ماڈل

کی کاریں ہوں گی ان سب کی تفصیل جارج کے ذہن پر نقش ہو گی اور نائیگر کو چونکہ اس کا درسیزو کی کلاس تھی جس میں روزی رائلکل کو اس کے خیال کے مطابق اخواز کر کے بے جایا گیا تھا۔ گو اس کا رکا شری وغیرہ تو معلوم نہ ہو سکا تھا یعنی اس کی جلد ایسی لشاپیں سامنے آگئی تھیں جن کی حد سے اسے نہیں کیا جا سکتا تھا۔ ویسے بھی سیزو ہے مگر کاروں میں سے ایک تھی اور وار انکوست میں ان کی تعداد یقیناً نہیں ہے اس نے نائیگر کو یقین تھا کہ جارج کو اس بارے میں علم ہو گا۔ جارج نائیگر کا خاص دوست بھی تھا اور اس سے اکثر نائیگر کی ملاقات بھی رہتی تھی اس نے نائیگر نے اس کے سونے کی پرواہ نہ کی تھی۔ اس نے کال بیل کے بلن پر انکلی رکھ دی سچد لگوں بعد کنک کی اواز سنائی وی۔

"کون پاگل ہے۔ کون بجا رہا ہے بیل۔" جارج کی تیزی میں اولیٰ یعنی لفکی ہوئی آواز سنائی وی تو نائیگر نے گھنٹی کے بلن سے انکلی الحمالی۔

"تم خود پاگل ہو جارج جو اس وقت تک گھوڑے یعنی کر اودہ سوری۔ بھگی کاریں یق کر ہو رہے ہو۔ میں نائیگر ہوں۔" نائیگر نے کہا۔

"تم۔ تم نا نسنس۔" طریقہ ہے گھنٹی بجانے کا۔ نجانے کس جنگل سے لٹک کر سیدھے بیان آگئے ہو۔" جارج کی پھنکاری ہوئی سی آواز سنائی وی۔ اس نے نائیگر کے نام کی وجہ سے جنگل کا

“ ارے۔ ارے۔ تم تو میرے ہترن دوست ہو۔ میں ابھی آتا ہوں ”..... جارج نے اچھائی صرف بھرے لئے میں کہا اور دوڑتا ہوا باقاعدہ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے انداز میں ایسی تیزی تھی جسے ” زندگی بھر بھی سویا ہی نہ ہو۔ ” نائیگر کری پر یعنی سکرا بھا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اب جارج فریش ہونے میں بہت منٹ ہی لگائے گا کیونکہ جارج کو دولت پرست کہا جاتا تھا۔ ویسے بھی وہ نسل اپنے ہو دی تھا اس لئے دولت پرستی اس کی گھنی میں پڑی اونتی تھی۔ تھوڑی در بعد جارج واپس آگیا۔ وہ واقعی فریش لفڑ آ رہا تھا۔ اس نے یہٹے سے ہٹلے فون کر کے کب مردوں کو دیکھ کافی بھیجنے کا ارادہ دے دیا۔

” ہاں۔ اب پتاو۔ کہاں میں ایک لاکھ ڈالر اور وہ بھے کہے مل سکتے ہیں ”..... جارج نے بے پین سے لئے میں کہا۔

” ہمارا کیا عیال ہے۔ ایک لاکھ ڈالر سڑک پر پڑے ہیں ”..... نائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

” سڑک پر پڑے ہوئے ہوتے تو پھر ان کی اہمیت ہی کیا تھی یہیں تم نے کہا ہے کہ مجھے ایک لاکھ ڈالر دلانے کے لئے تم آئے ہو اور اب تم سیدھے سے بات ہی نہیں کرتے ”..... جارج کے لئے میں غصہ خود کر آیا تھا۔ شاید وہ یہ سکھا تھا کہ نائیگر نے اس سے مذاق کیا ہے۔

” سن جارج۔ میزو دی کی نئے ماڈل کی ایک کار کو مرسیں کرنا ہے۔ کار تم نے درست طور پر ٹریس کر لی تو جیسیں ایک لاکھ ڈالر بھی مل

لختہ کہا تھا اور نائیگر اس کی بھلاہٹ پر بے اختیار مسکرا دیا۔ بہت لوگوں بعد دروازہ کھلا تو سوچی ہوئی آنکھوں کے ساتھ سپینگ سوت بھٹکتے دیوڑ زاد جارج سامنے کھوا اس طرح آنکھیں جھپک رہا تھا جسے کسی الو کو دھوپ میں بخواہیا گیا ہو۔ ” کیا مسیت آگئی ہے تم پر ”..... جارج نے ایک طرف پشتے ہوئے کہا۔

” مسیت تو تم پر نہیں ہوگی بھس کی وجہ سے ساری رات بیٹھے شراب پیتے رہے ہو ”..... نائیگر نے اندر داخل ہوتے ہوئے اس کی سوچی ہوئی آنکھوں کو دیکھ کر کہا۔

” وہ تو میری عادت ہے۔ تم بکو۔ کیجیہ آنا ہوا۔ جلدی ہماڑا کہ میں دوبارہ سو سکوں ”..... جارج نے کہا۔

” ہٹلے جا کر باقاعدہ روم میں مت دھولو بلکہ ہترہے کہ ہادر لے لو جائے کہ ایک لاکھ ڈالر نقد کا قہیں نا سک بنا یا جاسکے ”..... نائیگر نے کہا۔

” ایک لاکھ ڈالر۔ کیا۔ کیا کہ رہے ہو ”..... جارج نے اس طرح اچھلتے ہوئے کہا جسے ایک لاکھ ڈالر کے اغلاف نے اسے لاکھوں دو لمحہ کا ایکڑ کر منت لگا دیا ہو۔

” ہاں۔ جاؤ اور جا کر فریش ہو کر آؤ۔ یہ میری ہمہ ربانی سمجھو کر ایک لاکھ ڈالر کسی اور کو دینتے کی۔ جہاں میں نے تمہارے کرے کا رنگ کیا ہے ”..... نائیگر نے کری پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

۔ تم نے واقعی مجھے فریش کرنے کے لئے ہترن تجھے آدمیا ہے اور
جو طریقہ ایک لاکھ ڈالر کمانے کا بتایا ہے وہ بھی ہترن ہے ۔ میں
واقعی ایک لاکھ ڈالر کا سکتا ہوں یعنی جارج نے کہا اور پھر
یکین کہہ کر خاموش ہو گیا۔

۔ یکین کیا نائیگر نے کہا۔

۔ یکین یہ کار پر اسے فروخت نہیں ہے جارج نے ایک
ٹولیں سانس لیتے ہوئے کہا۔

۔ اس کا مطلب ہے کہ تم اس کار کو بھی بخات ہو ۔ ویری گلا۔
نائیگر نے صرفت پھرے مجھے میں کہا۔

۔ چہار اوری گلہ اپنی بندگی میں تو ویری گلہ سیست قبر میں ہی
جااؤں گا اس لئے سو ری ۔ تم کوئی اور دروازہ دیکھو جارج نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

۔ تو مجھے دبھا کر تم زندہ رہ جاؤ گے ۔ یہ سوچا ہے تم نے ۔ نائیگر
نے کہا۔

۔ اور ۔ پھر تو معاملہ واقعی غرائب ہے ۔ یکین بھٹے بنا کر اس کار
کے ساتھ ایسا کیا ہوا ہے کہ تم اسے ٹریس کرتے پھر رہے ہو ۔
جارج نے کہا۔

۔ ایک لڑکی کو اس کار میں اخوا کیا گیا ہے اور میں نے اسے ہر
صورت میں ٹریس کرنا ہے نائیگر نے کہا۔

۔ تم حلف دیتے ہو کہ میرے نام درمیان میں نہیں آئے گا ۔

سکتے ہیں ۔ نائیگر نے کہا۔

۔ سینزو کار سنتے ماڈل کی ۔ لیکن اس کا ایک لاکھ ڈالر میں سے کیا
تحقیق ہے ۔ جارج نے حریت پھرے مجھے میں کہا اور پھر اس سے
بھٹے کر نائیگر کوئی جواب دیا کاں بیل کی آواز سنائی وی تو جارج ہم
کر دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ بعد لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے
ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں بیک کافی کے دو ہرے مگ رکھے ہوتے
تھے ۔ اس نے ایک مگ نائیگر کے سامنے رکھا اور دوسرا اپنے سامنے
دکھ کر اس نے خالی ٹرے کو سائیلیں پر رکھ دیا۔

۔ تحقیق ہے تو کہہ رہا ہوں ۔ نائیگر نے کافی کامگ اٹھاتے
ہوئے کہا۔

۔ اچھا ۔ کس طرح ٹریس کرنا ہے اس کار کو ۔ کیا تفصیل
ہے ۔ جارج نے بھی نائیگر کی بات کھتھے ہوئے کہا تو نائیگر نے
اسے ہہ تمام نشاہیاں وضاحت سے بتا دیں جو اس نے مخلوم کی
تھیں ۔

۔ اب اصل بات بتا دو کہ کیا واقعی ایک لاکھ ڈالر میں سکتے ہیں
اور کون دے گا ۔ جارج نے کہا۔

۔ یہ کار تم خرید لو ۔ اس کی ایک لاکھ ڈالر کی انٹرنس کراو ۔
میں اسے میراٹ سے جاہ کر دوں گا اور چھین انٹرنس کمپنی سے
ایک لاکھ ڈالر میں جائیں گے ۔ نائیگر نے جواب دیا تو جارج نے
انقدر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اس کے لئے یہ کام بے حد آسان ہے۔ اس کی ایک بڑی خصوصی لائی ہے جس کا نام دامت قلادر ہے۔ اس لائی کو نہ پا کیشیا کا کوئی کوست گارڈ چیک کرتا ہے اور نہ ہی کافرستان کا..... جارج نے کہا۔

"اس لائی کا کیسین کون ہے؟..... نائیگر نے پوچھا۔

"بھیری - ماسٹر قاسم کا خاص آدمی۔..... جارج نے کہا۔

"اوے کے۔ چیک کافی کا بے حد ٹکری۔ اب سب کچھ بھول کر سو جاؤ۔ گذہ بانی۔..... نائیگر نے انتہتہ ہونے کہا۔

"میری ایک بات سن لو نائیگر۔ یہ دوست ہے کہ تم اچھے لڑاکے ہو۔ اندر ورلا میں چہار اتام ہوت سے یا جاتا ہے لیکن ماسٹر قاسم چہار سے تصور سے بھی زیادہ عطرناک آدمی ہے اس لئے جو کچھ کرنے اچھی طرح سوچ بگو کر کرنا۔..... جارج نے کہا۔

"تم ہے ٹکر رہو۔ تم اچھے دوست ہو۔ میں چہاری بات کو سنبھیگی سے لوں گا۔..... نائیگر نے کہا اور تیری سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی درد بعد اس کی کار تیری سے بندرگاہ کی طرف الی چلی جا رہی تھی۔ ریڈ ہوٹل بندرگاہ کا صرف اور اہتاں بدنام ہوٹل تھا۔ نائیگر بے شمار بارہاں جا چکا تھا اور ماسٹر قاسم سے بھی وہ اچھی واقف تھا۔ اب اسے شیال آرہا تھا کہ ماسٹر قاسم کے بارے میں تواب معلوم ہوا ہے لیکن باس عمران نے بھتے ہی کہہ دیا تھا کہ روزی راستکل کو کافرستان بھری راستے سے اسکل کیا جائے گا۔

جارج نے پرچر لئے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"کیا تمپس واقعی بھو سے حلف لینے کی ضرورت ہے؟..... نائیگر نے قدرے عصیتے لئے میں کہا۔

"ہونپس۔ تم تھیک کہ رہے ہو۔ واقعی تم سے حلف لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ بہر حال ستو۔ یہ کار سروف بھری اسکر ماسٹر قاسم کی ہے جو اسکر ہونے کے ساتھ ساتھ معروف لیکنسر بھی ہے اہتاں ہے رحم اور سفاک آدمی ہے۔..... جارج نے کہا۔

"ماسٹر قاسم۔ چہار امظاپ ہے ریڈ ہوٹل کا مالک۔ ریڈ ہوٹل جو بندرگاہ پر ہے۔..... نائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ وہی ماسٹر قاسم۔ یہ کار اس کی طبیعت ہے اور وہ خاص موقع برائے استعمال کرتا ہے۔ کار کا ذرا بیور موچی ہے۔ وہ بڑی بڑی موچھوں والا موچی ہو اہتاں عطرناک قاتل بھی رہا ہے۔ جارج نے کہا۔

"یہ ماسٹر قاسم رہتا کہاں ہے؟..... نائیگر نے پوچھا۔

"اہی ہوٹل کی بھو تھی منزل پر ایک پورشن اس نے اپنی رہائش کے لئے خصوص کیا ہوا ہے لیکن وہاں اہتاں سخت پہرہ ہوتا ہے۔ بغیر ماسٹر قاسم کی اجازت کے وہاں پر نہ بھی پر نہیں مار سکتا۔ جارج نے ہواب دیا۔

"اگر اس لڑکی کو ماسٹر قاسم نے کافرستان بھجوایا ہو تو کسے بھجوائے گا۔..... نائیگر نے کہا۔

اس کے ساتھ ساقط وہ سوچ رہا تھا کہ اسے ماسٹر قاسم کے بیچھے بھاگنے کی بجائے ہٹلے کسی طرح روزی راسکل کا پتہ چلانا چاہئے کہ کیا وہ ابھی تک ہبھاں پے یا کافر سان ہنچنے لگی ہے۔ اگر وہ ہبھاں موجود ہے تو اسے چھوڑنے کی کوشش کی جائے اور اگر وہ کافر سان ہنچنے لگی ہے تو پھر یہ معلوم کیا جائے کہ کافر سان میں اسے کہاں ہنچایا گیا ہے۔ ہبھی باشیں سوچتا ہوا وہ بندرگاہ کے لیریتے میں داخل ہو گیا۔ پھر نکل وہ اکثر ہبھاں آتا جاتا رہتا تھا اس لئے اسے ہبھاں کے بارے میں بہت کچھ معلوم تھا حتیٰ کہ ماسٹر قاسم کے بارے میں بھی وہ اپنی طرح جاتا تھا ماسٹر قاسم کا خاص آدمی رالف اس کا بہت بے تلف دوست تھا۔ رالف بندرگاہ میں واقع لائٹ ٹاؤن کلب کا سربراہ تھا۔ یہ کلب ہر قسم کے اسمگروں کی آمادگاہ تھا۔ خاص طور پر بھری اسمگروں کا اس لئے اسے یقین تھا کہ رالف سے اسے تازہ ترین صورت عالی معلوم ہو جائے گی۔ یہ سوچتے ہی اس نے کار کا رانچ لائٹ ٹاؤن کلب کی طرف سوچ دیا اور پھر تھوڑی در بعد وہ لپے قد اور بھاری جسم کے ادھر مر آدمی رالف کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔

- تم نائیگر ہے اس وقت اچانتک۔ کوئی خاص بات لگتی ہے۔
- رالف نے حیرت بھرے لئے میں کہا۔
- ایک سو ایک فیصد خاص بات ہے۔ نائیگر نے من بناتے ہوئے کہا تو رالف پھونک پڑا۔
- ماسٹر قاسم جہارا بس ہے تا۔ نائیگر نے کہا۔

"ہاں ہے۔ کیوں۔"..... رالف نے حیرت بھرے لئے میں کہا۔
 اس نے سیری گورت کو انداز کر لیا ہے اور پہاڑیا جا رہا ہے کہ وہ اسے کافر سان منتقل کر رہا ہے۔ اب تم بتاؤ کہ کیا تم اپنے بس کو زندہ بچانے میں دلچسپی لو گے یا نہیں۔..... نائیگر نے کہا۔
 "کیا۔ کیا کہ رہے ہو۔ تمہاری گورت۔ تم نے بھی کوئی گورت رکھی ہوئی ہے۔ یہ کسے ممکن ہے۔ ایسی روپورت تو مجھے آج لکھ نہیں ملی۔"..... رالف نے کہا۔
 اس گورت نے مجھے رکھا ہوا ہے۔ سیرا مطلب ہے کہ وہ بھی میں دلچسپی لیتی ہے میں نہیں اور اس کا نام روزی راسکل ہے۔ نائیگر نے کہا تو رالف نے بے اختیار ایک طویل سالس لیا۔ روزی راسکل کا نام سن کر اس کا حیرت بھرا ہوڑھ خود کھو دیا۔ روزی راسکل پا کھیلائی اندر ورلڈ میں نائیگر اور روزی راسکل کے درمیان جھگڑوں اور تعلقات کی وجہ سے دونوں نامے معروف تھے اور ہر جگہ مزے لے لے کر ان کی باتوں کو دوہرایا جاتا تھا۔ دیسے بھی اندر ورلڈ کے لوگ روزی راسکل اور اس کی مخصوص فطرت سے بخوبی واقف تھے۔
 "تو روزی راسکل کو انداز کیا گیا ہے اور تمہارا مطلب ہے کہ یہ کام بس نے کیا ہے۔ نہیں۔ میں نہیں مانتا۔"..... رالف نے کہا۔
 "یہ بات تو حتیٰ ہے رالف۔ اب تم بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو۔ تم سیرے دوست ہو اس لئے میں جہارے پاس آیا ہوں تاکہ کل کو تم

مجھ سے کوئی گھر نہ کر سکو۔..... نائیگر نے بے حد سخنیدہ لمحے میں کہا۔
تم کیا چاہتے ہو۔ کھل کر بات کرو۔..... رالف نے بھی سخنیدہ
لمحے میں کہا۔

یہ بات حق ہے کہ ماسٹر قاسم نے روزی راسکل کو اس کی
رہائش گاہ سے اخواز کرایا ہے اور یہ بات بھی ملے ہے کہ وہ اسے
کافرستان اپنی حصوصی لانچ میں بھگوانا پا جاتا ہے یا بھگوانا چکا ہے۔ اب
دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ اگر روزی راسکل ہبھاں موجود ہے تو اسے
ہبھاں سے واپس حاصل کیا جائے اور اگر وہ پاکیشیا اور کافرستان کے
درمیان ہے تو اسے ہبھاں سے واپس لاایا جائے اور اگر وہ کافرستان ہائی
گئی ہے تو پھر یہ معلوم کیا جائے کہ ہبھاں اسے کہاں ہٹھپایا گیا ہے
تاکہ ہبھاں سے اسے واپس لاایا جاسکے اور یہ کام تم نے کرتا ہے۔
نائیگر نے کہا۔

میں نے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں ہبھاں کے خلاف کیسے کام کر
سکتا ہوں۔..... رالف نے اچھے ہوئے لمحے میں کہا۔
میں نے کام کرنے کے لئے نہیں کہا معلومات مہیا کرنے کا کہا
ہے۔ کام تو میں خود کروں گا۔ اس طرح تمہارے ہبھاں ماسٹر قاسم کی
جان بھی نجع جائے گی ورنہ تم مجھے اپنی طرح جلتے ہو کہ میں جب
اپنی نصف پر اتر آؤں تو پھر ماسٹر قاسم تو ایک طرف ایکریکھیا اور رو ساہ
بھی سپر پاؤ روز بھی میرے مقابلے پر آنے سے کتراتی ہیں۔
نائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ میں چانتا ہوں جہیں۔ یہیں میں ایک شرط پر جہیں
معلومات مہیا کر سکتا ہوں کہ ہر امام درمیان میں نہ آتے ورنہ ہبھاں
نجیے میرے خاندان سمیت جلا کر راکھ کر دے گا۔..... رالف نے
کہا۔

جہیں میرے بارے میں اسی بات نہیں سوچنی چاہتے
تھی۔..... نائیگر نے ہبھاں ہوتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تھیک ہے۔ اپ بولو۔ کیا معاوضہ دو گئے۔ رالف
نے کہا تو نائیگر نے اختیار مسکرا دیا۔
ایک روپیہ بھی نہیں دوں گا۔..... نائیگر نے کہا تو رالف نے
اختیار اچھل چڑا۔ اس کے ہمراہ پر حیرت ابراتی تھی۔

"کیوں۔ کیا مطلب۔ میں تمہارے لئے منت کام کیوں
کروں۔..... رالف نے قدرے حصیلے لمحے میں کہا۔

"تم ہر سے دوست ہو رالف اور میں دوستوں کو معاوضہ نہیں
دیا کرتا۔ معاوضہ نچلے درجے کے طازہ مون کو دیا جاتا ہے۔ دوستوں کو
تحفہ دیا جاتا ہے اور تحفہ بھی دوست کے اعلیٰ معیار کو سامنے رکھ کر دیا
جاتا ہے۔..... نائیگر نے کہا تو رالف نے اختیار ہنس چڑا۔

"تم واقعی دوسروں کو حجان کر دیتے ہو۔ بہر حال تم نے دوستی
کی بات کی ہے تو تھیک ہے۔ میں اس محاطے میں دوستی کا حق ادا
کروں گا۔ دیسے تو شاید میں ایک لاکھ روپے لینا یہیں تم سے پچاس
ہزار روپے لوں گا۔ بولو۔..... رالف نے کہا۔

اٹھا کرایا ہے۔ وہ عورت اس وقت کہاں ہے اور کس حال میں ہے۔۔۔ رالف نے کہا تو نائیگر نے بھیخت ہوئے بھیخت ہے۔
کیا بات ہے۔ کیا ماسٹر کے خلاف کام کرنا شروع کر دیا ہے تم نے۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

اس میں ماسٹر کے خلاف کوئی بات ہے۔ سب کو اس بات کا علم ہے اور صرف اتنا بات دیتے پر دس ہزار روپے جیسیں مل جائیں اور دس ہزار روپے مفت میں ملیں تو کیا عرض ہے۔ اس سے ماسٹر کی صحت پر کیا اڑڑتا ہے۔۔۔ رالف نے منہ باتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک کہ رہے ہو۔ تو پھر سن لو۔ ماسٹرنے اس عورت کو اپنی خصوصی لائچ میں کافرستان بگاؤ دیا ہے اور وہ شاید اب بھیتے ہی والی ہو گی اور ماسٹر نے اس کا انعام کر دیا تھا کہ وہ کافرستان بھینٹنے ملک بے اہل ہی رہے۔۔۔ ہاشم نے ہواب دیتے ہوئے کہا۔

"خصوصی لائچ داٹ فلاور یا کوئی اور ہے۔۔۔ رالف نے کہا۔
"داٹ فلاور۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کون کون ساتھ گیا ہے اور وہاں کس کے حوالے اس عورت کو کیا جائے گا۔۔۔ رالف نے پوچھا۔

"داٹ فلاور کا کیپشن جیری اور اس کے دو ساتھی گئے ہیں اور وہاں کے بارے میں کسی کو کچھ مظلوم نہیں ہے۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ جس وقت یہی چاہے آگر بھج سے رقم لے جانا۔ رالف

"چہار امعیار ایک لاکھ سے بھی زیادہ ہے اس لئے میں جیسی دو لاکھ روپے تھے میں دوس گا اور دوستی کا حق یہ ہے کہ مظلومات فوراً اور حقی ہونی پا جائیں۔۔۔ نائیگر نے کہا۔

"الیسا ہی ہو گا۔ چہارے سامنے مظلوم کر لیتا ہوں۔۔۔ رالف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کا رسیور انھیا ہے۔ فون میں کے لیے موجود ہن پریس کر کے اس نے تیزی سے نہ پریس کرنے شروع کر دیتے۔ آخر میں اس نے لاڈر کا ہن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے ٹھنٹی بھنٹی کی آواز سنائی دیتے گی پھر تیزی لٹھنی بھنٹنے کے بعد رسیور انھیا گیا۔

"ہاشم بول رہا ہوں۔۔۔ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"رالف بول رہا ہوں ہاشم۔۔۔ رالف نے کہا۔
"اوہ آپ۔ کہیے فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"محمولی سی بات بتائے پر دس ہزار روپے کماتا چاہتے ہو یا نہیں۔۔۔ رالف نے کہا۔

"کیوں نہیں۔۔۔ کیا پوچھنا ہے۔۔۔ ہاشم نے سرت بھرے لیٹھ میں کہا۔ شاید دس ہزار روپے اسے مفت میں آتے دکھاتی دے رہے تھے۔۔۔

"ماسٹر نے ایک عورت روزی راسکل کو اس کی رہائش گاہ سے

۔ پانچ منٹ بعد فون کرنا اس نہیں ہے..... گورونے نہ بیان نہیں کے بعد کہا اور اس کے ساتھ یہ رابطہ ختم ہو گی۔ کرے میں خاموشی طاری تھی۔ پانچ منٹ بعد نائگر نے ایک پار پھر رسیور انٹھایا۔ فون سیٹ کے نیچے موجود بین پریس کر کے اسے ڈاٹریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نہیں پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اسے پوچھ کر پاکیشی سے کافرستان کا رابطہ نہیں اور کافرستان دار الحکومت کا رابطہ نہ معلوم تھا اس لئے ۰۔ سلسل نہیں کئے جا رہا تھا۔ آخر میں اس نے لاوزور کا بین بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجھنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ یہ رسیور انٹھایا گیا۔

۔ گوروبول رہا ہوں۔..... رسیور انٹھتے ہی گورو سنکھ کی مخصوص آواز سنائی دی۔

۔ نائگر بول رہا ہوں۔..... نائگر نے کہا۔

۔ ہاں۔ اب بتاؤ۔ کیا بات ہے۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

۔ پاکیشی کے ماسٹر قائم نے ہبھاں انڈر ورلڈ کی ایک صورت روزی راسکل کو انداز کر کے ہو گئی کے عالم میں اپنی شخصی لائچ جس کا نام واسٹ فلاور ہے اور جس کا کیمپن جیزی ہے، کافرستان بھجوایا اور ہبھاں کے آدمیوں کے اندازوں کے مطابق یہ لائچ رانچی سکھات پر بچھتے ہی والی ہو گی۔ میں اس صورت کو زندہ اور یہ سلامت واپس حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ تم ہو معاوضہ کو گئے وہ مل جائے گا یعنی وقت نمائع کرنے کی بجائے فوری حرکت میں آ جاؤ۔

۔ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

۔ اس کیمپن کا حلیہ کیا ہے۔..... نائگر نے رالف سے پوچھا تو رالف نے طیب بتا دیا۔

۔ کافرستان کی پندرگاہ رانچی کے کس گھاٹ پر ماسٹر قائم کی لائچیں جا کر لگتی ہیں۔..... نائگر نے کہا۔

۔ سلار پیٹی گھاٹ۔..... رالف نے جواب دیا تو نائگر نے اخبار میں سرہلا دیا اور پھر رسیور انٹھا کر اس نے فون کو ڈاٹریکٹ کیا اور تیزی سے نہیں پریس کرنے شروع کر دیئے۔ رالف خاموش یہاں سے ایسا کرتے دیکھا رہا۔

۔ بلیک روکل۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مرد ایک آواز سنائی دی۔

۔ میں پاکیشی سے نائگر بول رہا ہوں۔ ہبھاں سپرد اڑر گورو سنکھ ہو گا۔ اس سے میری بات کرو۔..... نائگر نے کہا۔

۔ ہو گا کرو۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

۔ ہیلو۔ گوروبول رہا ہوں۔..... چند لمحوں بعد ایک اور صرداں آواز سنائی دی۔

۔ نائگر بول رہا گورو۔ کوئی مخدوٹ فون نہیں دو اور خود بھی فوری طور پر اس نہیں رکھتے جاؤ۔ جیزی رقم کانے کے لئے۔۔۔ نائگر نے کہا۔

۔ اودھ اچھا۔ نوٹ کرو نہیں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر نہیں بتا دیا گیا۔

وقت نہیاں رہتی تھی لیکن اس کی آنکھوں میں فیضات کی مخصوص
چمک موجود تھی۔

آؤ۔ آؤ نائیگر۔ آج اچانک کیسے ٹپک پڑے۔۔۔ راؤ نے
اپنائی بے تکلفانہ انداز میں اٹھ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔
میں ایک اہم رپورٹ کے انتشار میں ہوں اور میں یہ رپورٹ
چارے آفس میں بیٹھ کر سنبھالا جائیا ہوں۔ تم سے یہے ہات کافی
مٹکوا لو۔۔۔ نائیگر نے بھی بے تکلفانہ لمحے میں کہا۔
رپورٹ۔ کیسی رپورٹ۔ کیا کوئی خاص منصہ ہے۔۔۔ راؤ
نے پوچھا۔

ہاں۔ ماسٹر قاسم نے ایک واردات کی بے۔ اس بارے میں
رپورٹ آئی ہے۔ تم کافی مٹکوا تو پھر بات ہو گی۔۔۔ نائیگر نے کہا
اور میری دوسری طرف کریں پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔
بھلے بھے بہاؤ کیا منصہ ہے۔ پھر کافی بھی مٹکوا لوں گا۔ تم نے
ماسٹر قاسم اور واردات کے الفاظ کہ کر بھے چوٹا دیا ہے۔۔۔ راؤ
نے کہا تو نائیگر نے اسے تفصیل بیادی۔

چہارے اندر بھی ملاجیت چہاری کامیابی کی بیانی وجوہ ہے
کہ تم یہ آدمی کا انتخاب کرتے ہو۔ ماسٹر قاسم کے بارے میں
معلومات حاصل کرنے کے لئے رائف کا انتخاب اور کافرستان میں
کارروائی کے لئے گورو سنگھ کا انتخاب واقعی لاہو اب ہے لیکن یہ بات
دوں کے واسطے فلاور بے حد تحریر فتا رانچ ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ

مری نائیگر فریکھنی تھارے پاس ہے۔ تم مجھے اس پر اطلاع
دے سکتے ہو۔ اس ایمیر جنسی۔ پہلی۔۔۔ نائیگر نے کہا۔
نحیک ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ تم بے ٹکر رہو۔ میں فوری
حکمت میں آ جاتا ہوں۔ جسیں اطلاع مل جائے گی۔۔۔ دوسری
طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نائیگر نے
بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور جیکٹ کی
جیب سے جیک بک تکال کر اس نے ایک چیک بک پر دو لاکھ روپے نکلو
کر دستخال کئے اور جیک بک سے جیک بک میڈھہ کر کے اس نے رائف کی
طرف پر جا دیا۔

”یہ گاری بننا چیک ہے۔۔۔ نائیگر نے کہا اور اٹھ کر واہا
اوکے۔ زبان بہر حال بند رکھنا۔۔۔ رائف نے کہا اور وہ بھی
اٹھ کر واہا۔

بے ٹکر رہو۔۔۔ نائیگر نے کہا اور تیزی سے مزکر کرے سے
باہر آ گیا۔ وہاں سے باہر لکل کر نائیگر نے کار ایک اور ہوٹل کی
طرف موڑ دی۔ یہ ہوٹل اس کے بے تکلف دوست راگو کا تھا۔ راؤ
بھی بھری اسکنگ میں ملوث تھا لیکن اس کا کار دباری گروہ ماسٹر قاسم
سے پہت کم تھا۔ ماسٹر قاسم پا کیشیا اور کافرستان میں بھری اسکنگ کا
پہت بڑا نام تھا لیکن راؤگو بہر حال نامور اسکنگروں میں شمار ہنرور کیا
چاہتا تھا۔ تھوڑی در بعد نائیگر اس کے آفس میں موجود تھا۔ راؤ
اکھرے جسم اور در میانے قد کا آدمی تھا۔ سہرے پر سخت گیری ہر

ان کا حکم ہے کہ روزی راسکل کو برداشت کروں اس لئے برداشت کرتا ہوں۔ اب بھی ان کے حکم کی وجہ سے ہی یہ سب کچھ کر دہا ہوں۔..... تائیگ نے کافی پتیتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے جھٹے کر مزید کوئی پات ہوتی اس کی جیب سے سینی کی آواز سناتی دی تو تائیگ نے چونک کر جیب میں باقاعدہ ڈالا اور چھوٹے سائز د جدید راستیز لال کراس نے اس کا بیٹن آن کر دیا۔

"ایلو۔ ایلو۔ گورو سنگھ کا لیگ۔ ان آن ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سناتی دی۔

"یہ۔ تائیگ اخڑا ٹک ہو۔ اور"..... تائیگ نے کہا۔ "مسٹر تائیگ۔ ہمارے گھاٹ پر ہجھنے سے ڈیڑھ گھنٹہ جھٹے دامت خاور لانچ گھاٹ پر ہجھن کر دا پس بھی میل گئی ہے۔ ہباں سے ایک اشیشن ویگن میں کسی ہے ہوش عورت کو لاو کر لے جایا گیا ہے لیکن اس اشیشن ویگن کا جو سب سالم ہوا ہے وہ جعلی ہے۔ یہ شر کسی نرک کا ہے۔ مزید تفصیل معلوم نہیں ہو سکی۔ اور"۔ گورو نے کہا۔

"جس سے تمہیں اشیشن ویگن کا نہ سالم ہوا ہے اس سے اس کے ڈرائیور اور دوسرے افراد کے ٹیلے بھی تو سالم ہوئے ہوں گے اور"..... تائیگ نے کہا۔

"ہباں موقع پر کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ البتہ ہباں سے ہٹ کر لائٹ ناوار پر ایک آدمی موجود تھا جس نے دور میں کی مدد سے یہ سب

گورو کے گھاٹ پر ہجھنے سے جھٹے لانچ ہباں ہجھنے چکی ہو۔..... راگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اتر کام کا رسیور انداز کر کاٹ کافی لانے کا حکم دیا اور رسیور رکھ دیا۔

"ایک بات ہے تائیگ۔ ماسٹر قاسم نے یہ واروں کر کے اپنے ہیوں پر خود کہماڑی ماری ہے۔..... کافی آنے کے بعد اس کی ایک بیالی راگو نے تائیگ کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ "کیا مطلب۔..... تائیگ نے چونک کر کہا۔

"روزی راسکل بے حد خطرناک عورت ہے۔ اگر وہ نجع کر داہم آگئی تو ماسٹر قاسم یقیناً اس کے ہاتھوں مارا جائے گا۔..... راگو نے کہا۔

"پاں۔ ایسا ہی ہو گا۔ اسی نے تو میں نے ماسٹر قاسم کو کچھ نہیں کہا ورنہ وہ اب تک میرے ہی ہاتھوں مارا جا چکا ہوتا۔..... تائیگ نے کہا تو راگو نے اختیار ہنس چڑا۔

"تم دونوں کے درمیان آخر یہ کیسی دستی ہے۔ سب سمجھی کہتے ہیں کہ تم دونوں خوفناک دشمنوں کی طرح ایک دوسرے سے لڑتے رہتے ہو اور پھر ملتے بھی رہتے ہو۔..... راگو نے ہستے ہوئے کہا تو تائیگ بھی نے اختیار ہنس چڑا۔

"ہمارے درمیان کوئی دستی نہیں ہے اور پھر میں تو عورتوں سے دستی کا قائل ہی نہیں ہوں۔ تم میرے بار کو جانتے ہو۔..... ہمراں صاحب کو۔ وہ روزی راسکل کو محب وطن کچھ نہیں اس نے

کچھ دیکھا ہے۔ اس کے مطابق تین آدمی تھے اور ان تینوں نے بہرہون پر روپال باندھ رکھے تھے۔ اور ”..... گورونے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ بہرہوال معاوضہ ملکیت جائے گا اور شاید میں خود بہاں آؤں تم کو شش کرتے رہو۔ اگر کوئی خاص بات معلوم ہو جائے تو مجھے کال کر لیخا۔ اور ایذا آں۔“..... نائیگر نے کہا اور ٹراں سیزٹ اف کر کے اس نے رسیور انھیا اور تیزی سے نبیریں کرنے شروع کر دیئے۔ ”راف بول بہا ہوں۔“..... دوسرا سرف سے رالف کی آواز سنائی دی۔

”نائیگر بول بہا ہوں رالف۔“..... نائیگر نے کہا۔

”کوئی خاص بات۔“..... رالف نے جو ٹک کر پوچھا۔

”ماسٹر قاسم اس وقت کہاں ہو سکتا ہے۔“..... نائیگر نے پوچھا۔

”اگر وہ پاکیشیاں ہے تو یہ وقت اس کا سارو گا ٹکب میں بیٹھنے کا ہے۔“ اس وقت اپنے مخصوص حساب کتاب چیک کرتا ہے۔“ رالف نے جواب دیا۔

”میں تم معلوم کر سکتے ہو کہ ماسٹر قاسم اس وقت کہاں موجود ہے۔“..... نائیگر نے کہا۔

”سوری۔“ میں بہاں فون نہیں کر سکتا۔ ماسٹر قاسم بے حد و بی اور ٹھکی آدمی ہے۔ اسے کوئی ٹک پڑ گیا تو اس نے مجھے ایک لمحے میں ہلاک کر دیتا ہے۔“..... رالف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابط ختم

ہو گیا۔

”مجھے دو فون۔ میں معلوم کرتا ہوں۔“ اس کلب کا خاص آدمی گریگ ہے اور وہ میرا دوست ہے اور خاص آدمی ہے۔“..... راگو نے کہا تو نائیگر نے اشبات میں سر ٹلا دیا۔ راگو نے رسیور لے کر کریڈل دیا اور پھر ٹون آئے پر اس نے نبیریں کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاڈر کا بہن بھی پریس کر دیا۔ ”یہ۔ سارو گا ٹکب۔“..... رابط قائم ہوتے ہی ایک نوافی آواز سنائی دی۔

”گریگ سے بہت کراو۔ میں راگو بول رہا ہوں۔“..... راگو نے کہا۔

”یہ سرہ۔“ بولا کریں۔“..... دوسرا طرف سے کہا گیا۔

”ایلے۔“ گریگ بول رہا ہوں۔“..... جلد لمحوں کی خانوشی کے بعد ایک مردات آواز سنائی دی۔

”راگو بول رہا ہوں گریگ۔“..... راگو نے کہا۔

”کوئی خاص بات۔“..... دوسرا طرف سے کہا گیا۔

”کیا فون خونہ ہے۔“..... راگو نے پوچھا۔

”ہا۔“ کھل کر بات کرو۔“..... دوسرا طرف سے کہا گیا۔

”ماسٹر قاسم سے ایک ضروری مپ لینی ہے۔“ وہ اس وقت کہاں دستیاب ہو گا۔“..... راگو نے کہا۔ ”وہ تو آج بس گستینڈ چلا گیا ہے اور اب اس کی واپسی ایک

پختہ بھد ہو گی۔ وہاں کافون نمبر کہو تو شام کو مل جائے گا۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ نہیں۔ وہاں فون کر کے میں نے کیا کرنا ہے۔ تھیک ہے ایک پختہ بھد ہی۔ تھینک یو۔ گذ بانی۔ راگو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا یہ بات درست ہو گی۔ نائگر نے ہوت پھیٹھے ہونے کہا۔

"ہاں۔ سو فیصلہ۔ راگو نے کہا تو نائگر سر بلاتا ہوا اٹھ کردا ہوا۔

"اوے۔ ٹکریے۔ اب اجازت۔ گذ بانی۔ نائگر نے کہا اور مز کر تیز تج قدم اٹھاتا ہوا راگو کے آفس سے باہر آگیا۔ جبکہ اس کا خیال تھا کہ ماسٹر قاسم کو گھر کر اس سے معلوم کیا جاسکتا ہے کہ روزی راسکل کو کافستان میں کس کے حوالے کیا گیا ہے تھیں اب جبکہ ماسٹر قاسم موجود نہیں تھا تو نائگر نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ فحصیلی پرورث گران کو دے دے۔ پھر جو حکم گران دے اس پر محل کیا جائے۔ یہ فیصلہ کر کے وہ مسلمان ہو کر کار آگے پڑھائے لے گیا۔

گران لپٹے قلیٹ ہیں موجود تھا کہ فون کی حصیلی نج اٹھی اور گران نے ہاتھ پر معاکر رسیور اٹھایا۔
علی گران ایم ایس سی۔ وہی اس سی (اکسن) بول رہا ہوں۔
گران نے اپنے مخصوص لمحے میں کہا۔
ظاہر بول رہا ہوں گران صاحب۔ دوسری طرف سے بلکی ترروکی آواز سنائی دی۔
ناڑان نے کوئی پورٹ دی ہے۔ گران نے پوچھ کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ اس نے بتایا ہے کہ اس نے ڈیفنس سیل کے قیام کے پارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں۔ یہ سیل ابھی چند ماہ پہلے پرائم مسٹر کافستان کی مخصوصی پورٹ پر قائم کیا گیا ہے۔ اس کا انچارج ڈیفنس سکریٹری کو بنایا گیا ہے اور ڈیفنس سکریٹری نے اس

”باس۔ روزی راسکل کو بہاں کے ایک مزروں بھری اسٹر
ماڑھا کم نے اخوا کر کے بے ہوشی کی حالت میں ایک مخصوصی لائی
وائٹ فلادر کے ذریعے کافرستان کی بدرگاہ کے لائن تاور گھات پر
ہٹپا دیا۔ میں نے کافرستان میں ایک پارٹی کو فون کر کے اس
گھات پر پہنچنے کے لئے کہا۔ اس نے کال بیک کرتے ہوئے بتایا کہ
اس کے دہاں پہنچنے سے پہلے ہی روزی راسکل کو بے ہوشی کے عالم
میں ایک اشیش ویگن پر لاو کر شہر لے جایا گیا ہے۔ اس اشیش
ویگن پر ایک رک کا جعلی نتر لگایا گیا تھا اور اس میں سوار افراد کے
ہزوں پر رومال باندھے ہوئے تھے اس نے انہیں ہبھا نہیں جاسکا۔
اس کے بعد میں نے ماڑھا کم کے پارے میں معلومات حاصل کیں
تاکہ اس کو گھم کر اس سے تفصیلی معلومات حاصل کی جائیں لیکن
حتیٰ اطلاع ملی ہے کہ وہ آج گرد یعنی ٹلانی کر گیا ہے اور اس کی
وابیسی ایک بُنٹے بعد ہو گی۔..... تائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے
کہا۔

”میں کا مطلب ہے کہ اس کرمل جگدیش کے ہاتھ خاکے لئے ہیں
کہ اس نے کافرستان میں بیٹھ کر بہاں اجھی بندی اور کامیاب کارروائی
کرالی ہے۔..... عمران نے کہا۔

”میں بہاں سے اگر آپ حکم دیں تو میں کافرستان جا کر اس کا سراخ
گاؤں..... تائیگر نے کہا۔
”مکن کا۔..... عمران نے قدرے مسکراتے ہوئے کہا۔

سیل کا چیف کرف جگدیش کو بنایا ہے جو ملزی انتیلی جنس میں کام
کرتا تھا۔ اسے ایک بیہمی میں مخصوصی شرمنگ ولواتی گئی ہے بھرے سے
کام کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ وہ ایکٹسیس میں لیکن
ابھی تک اس کے ہمیٹ کوارٹ اور باقی تفصیلات کا علم نہیں ہوا۔
ناڑان اس پر مزید کام کر رہا ہے۔..... بلیک رزو نے تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

”نھیک ہے۔ اسے کہ دو کہ دہ بہاں اس سیل کے خلاف تیزی
سے کام کرے۔ اندھا حافظ۔..... عمران نے کہا اور سیور رکھ دیا۔
ایک پار تو اس کا دل چاہا تھا کہ وہ بلیک رزو کو کہ دے کہ وہ
ناڑان کو روزی راسکل کا کافرستان میں سراخ لگانے کا حکم دے دے
لیکن پھر اس نے یہ ارادہ اس نے جدیل کر دیا کہ روزی راسکل کی
ٹکاش کوئی سرکاری کام نہ تھا اس نے سرکاری سلیکر یہ کامیٹ کرایا جا
سکتا تھا۔ ابھی وہ یہ سخایا ہات سوچ ہی رہا تھا کہ فون کی گستاخی ایک
پار پہنچا۔ اسی اور عمران نے پاٹ بڑھا کر سیور الحایا۔

”علیٰ عمران ایم ایمس سی۔ ذی ایس سی (اکسن) بول رہا ہوں۔
”مران نے ایک پار پر پہنچنے مخصوص لمحے میں کہا۔
”تائیگر بول رہا ہوں ہاں۔..... دوسری طرف سے تائیگر کی آواز
ستائی وی۔

”ہاں۔ کی معلوم ہوا ہے روزی راسکل کے یارے میں۔ ”عمران
نے پوچھا۔

، کرتل جگدیش کا بس نائیگر نے جواب دیا۔

"اچھا۔ میں سمجھا کہ روزی راسکل کی بات کر رہے ہو۔" — عمران
نے سکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں بس۔ اس سے ہمارا کیا تعلق۔ جو کچھ وہ کرتی پھر ہی ہے
خود ہی بھیجتے گی۔" نائیگر نے جواب دیا۔

"یعنی وہ بھی تو کرتل جگدیش کو ہی نہیں کرنے کافرستان میں
تمی بھس کی وجہ سے اسے بجاں سے انداز کرایا گیا ہے اور ڈاکٹر شاکل
کے فارمولے کے لیے بھی کرتل جگدیش کا ہی باقاعدہ سامنے آیا ہے اس
لئے کرتل جگدیش کو نہیں کرنا ضروری ہے تاکہ اس سے حلم کیا
جائے کہ یہ فارمولہ اب کہاں ہے اور ڈاکٹر روزی راسکل پاکیشیا کی
بھی ہے اور پاکیشیا کی بھی کافر اسی سے نہ دیک سب سے بلاہم ہے
اور تم کہہ رہے ہو کہ ہمارا اس سے کیا تھا۔" عمران نے جواب
دیئے ہوئے کہا۔

"بس۔ اس طرح تم جراحت پیشہ افراد ہزاروں نہیں تو سینکڑوں
روکیاں انداز کر کے اسکل کرتے رہئے ہوں گے۔ ہم کس کے
لیچے بھاگ سکتے ہیں۔" نائیگر نے کہا۔

"جن کے بارے میں اطلاع نہ مل سکے ان کی بات تو دوسرا ہے
یعنی جن کے بارے میں اطلاع مل جائے کیا اس کے پاؤ جو دم
آنکھیں پھوک سکتے ہو۔" عمران کے لیے میں یلکت تھی آگئی تھی۔

"آئی ایم سوری بس۔ آپ کی بات درست ہے۔ پھر کیا میں

کافرستان جا کر اس کرتل جگدیش اور روزی راسکل کا پتہ کراؤں۔"
نائیگر نے عمران کے لیے میں تھنی حسوں کرتے ہی فوراً ہی صدرت
بھرے لیجے میں کہا۔

"ہاں۔ فوراً جاؤ اور سب سے چھٹے روزی راسکل کو نہیں کر کے
آزاد کراؤ۔ اس کے بعد اس کرتل جگدیش کو نہیں کر کے اس سے
 تمام معلومات حاصل کرو۔ اگر واقعی فارمولہ کافرستان کے پاس ہو تو
 مجھے اطلاع دو تاکہ میں خود بھی وہاں پہنچ کر جہارے ساقہ مل کر اس
 فارمولے کو حاصل کر سکوں۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے
 کہا۔

"میں بس۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجھے ساقہ مل کر رپورٹ دیتے رہتا۔ انکے حافظ۔" عمران نے
 کہا اور رسپورٹ کر کر اس نے سامنے پڑی ہوئی کتاب الحجاتی ہی تھی کہ
 قون کی لفظی نہ اٹھی۔

"اُس آئے نے انسان کا وقت سب سے زیادہ نمائی کیا ہے۔"
 عمران نے پڑھاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر باقاعدہ کر رسپورٹ الحجاتی
 کیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (اکسن) بول رہا ہوں۔"
 عمران نے اپنے مخصوص لیچے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔" — تم نے اس ڈاکٹر شاکل اور اس کے
 فارمولے کے بارے میں ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں دی۔ — مجھے

حکومت سلوایا کے پیچے سکرٹری کافون آیا ہے۔ ان کو اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر شوائل کے خلاف قائم کارروائی حکومت کا نہ کرنے کرائی ہے لیکن وہ خود سلمت نہیں آئے بلکہ انہوں نے حکومت جنگلے کے درخواست کر کے یہ کارروائی جنگلے اور جنمن سے کرائی ہے لیکن فارمولہ کا نہ حکومت کے پاس آئی ہے۔..... سرسلطان نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

پھر میرے نے کام کرنے کی گنجائش روگئی۔ قائم محلہات تو انہوں نے خود ہی حاصل کر لی ہیں۔ ولیے جس پیشہ درختیں ڈاک جائس نے ڈاکٹر شوائل کو ہلاک کیا تھا اسے بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اس نے یہ باب بھی بند رکھ گیا۔..... عمران نے ہواب دیتے ہوئے کہا۔

چہارے بیرونیں کوئی کام سیدھا ہوا ہے جو اب ہو جائے گا وہ فارمولہ کا نہ ڈاکٹر شوائل کو ہلاک کر کے اس سے محاصل کیا گیا ہے اور جو فارمولہ کا نہ ہائی ہے وہ نقلی فارمولہ ہے۔ ڈاکٹر شوائل کا فارمولہ خصوصی خلائی میراں کا تھا جبکہ ہو فارمولہ کا نہ ہائی ہے وہ عام خلائی میراں کا ہے۔ ایسے خلائی میراں کا جو تقریباً ہر اس نک کے پاس ہے جو خلائی میراں پر کام کرتا ہے۔ اصل فارمولہ خاصب ہے اور انہوں نے مجھے اس نے فون کیا ہے تاکہ یہ بات بتانے کے ساتھ ساتھ درخواست کی جائے کہ تم اصل فارمولہ کا نہیں کر کے انہیں دو۔ انہوں نے ساتھ ہی آفر کی ہے کہ اگر حکومت پاکیشیا

چاہے تو اس فارمولے کی ایک کاپی بھی رکھ سکتی ہے اور اگر اس فارمولے پر حکومت پاکیشیا کام کرنا چاہے تو حکومت سلوایا صرف مشینزی سہیا کرے گی بلکہ اپنے ساسس و انوں کو بھی ہیاں بھجوانے گی۔ دراصل وہ نہیں چاہتے کہ یہ فارمولہ کا نہ اسے پاس بخچ جائے کیونکہ اس کے اور سلوایا کے درمیان ایسی ہی تعلقات میں جیسے پاکیشیا اور کافرستان کے درمیان ہیں۔..... سرسلطان نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران کے ہمراے پرہیلی بار دلپی کے کاڑات بخوار ہو گئے۔

اہمیت کا جو معلومات تھی ہیں ان کے مطابق تو اس قائم کارروائی کے پیچے کافرستان کا پاٹھ ہے جبکہ آپ کہ رہے ہیں کہ جنگلے حکومت کے ہمہنگوں نے یہ کارروائی کی ہے۔..... عمران نے کہا۔

کافرستان کا پاٹھ ہے۔ ادا۔۔۔ وری بیٹھ۔۔۔ اس کا تو مطلب ہے کہ حکومت کافرستان نے یہ اصل فارمولہ حاصل کر لیا ہے اور ڈالج دینے کے لئے نقلی فارمولہ کا نہ ہائی ہے۔ وری بیٹھ۔۔۔ پھر تو کافرستان اس اصل فارمولے پر خصوصی خلائی میراں خیار کر لے گا۔۔۔ سرسلطان نے ایساں پر بیان سے لجئے میں کہا۔

تو اس سے کیا ہو جائے گا۔۔۔ دنیا کے اور ممالک بھی تو ایسا کر رہے ہیں۔۔۔ پاکیشیا تو ابھی خلائی میراں سازی میں داخل ہی نہیں ہوا۔۔۔ عمران نے کہا۔

بن۔ یہ ناپ سکر دت ہے۔ عام طور پر ایسے سیاروں کو تجارتی، مدد یا ترقی سروے، موسموں اور قدرتی آفات کے لئے میں حیار کیا جاتا ہے لیکن ان کے اندر ایسے خفیہ آلات رکھ دیتے جاتے ہیں جو دفاعی معلومات ہم تک پہنچاتے رہتے ہیں اس نے بظاہر پاکیشیا نے صرف ایسے ہے ہرگز سے خلائی سیارے خلاں میں پہنچنے والے ہوئے ہیں لیکن ان میں مدد ایسے بھی ہیں جن میں دفاعی معلومات کے حصول کے آلات بھی نصب ہیں۔ ایسے آلات عام خلائی میزاں سے رہیں نہیں ہو سکتے اور ان کا ایسی نظام بھی ان سیاروں میں موجود ہوتا ہے لیکن ڈاکٹر ہواتش نے ہو فارمولہ لیجاو کیا ہے اس سے بناؤ ما میزاں خود ہی خلاں میں پہنچ کر ایسے آلات کو ٹھیں کر لے گا اور پر انجین خود ہی نار گٹ بنانے گا اس نے تو اس کے پیچے کا نہ احکومت پاگی، ہو رہی ہے اور اب جیسا کہ تم نے بتایا ہے کہ کافرستان حکومت کو بھی اس کا عام ہو گیا ہو گا اور انہوں نے اسے جھپٹ یا۔۔۔۔۔ سرسلطان نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”آپ ہے گفرین۔ آپ نے میرے ذہن پر چھائی ہوئی قاتم گرد اپنے خمسے سے جھاڑ دی ہے۔ آپ یہ قارمولہ میں کافرستان کو ہم نہیں، ہونے دوں گا۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جب تم جیسا آدمی تجسس عارفانہ سے کام لیتے ہوئے ایسی باتیں کرتا ہے تو دوسرا کو غصہ تو آتا ہی ہے۔۔۔۔۔ سرسلطان نے کہا۔

چلیں یہ بھی نظریت ہے کہ آپ نے مجھے عارف یعنی دانا تو مان

۔ تم اپنے آپ کو اعتماد پوز کرتے واقعی اعتماد تو نہیں ہو گے۔ نہیں معلوم ہے کہ پاکیشیا نے گزشت تین سالوں کے اندر کتنے خلائی سیارے خلاں میں پہنچے ہیں اور کتنے مزید پہنچنے والا ہے تاکہ ڈمرف ترقی کی دوسری دو پہنچے ڈرہ جائے پہلے دفاعی نقطہ نظر سے بھی ان کی ہے پناہ انتہیت ہے کیونکہ پاکیشیا نے خفیہ طور پر ایسے خلائی سیارے خلاں میں پہنچاۓ ہوئے ہیں جن کی مدد سے ڈکافرستان کے دفاعی راستا حاصل کر رہتا ہے اور یقیناً اسے ہی خلائی سیارے کافرستان نے بھی پہنچاۓ ہوں گے۔ اب اگر کافرستان نے خفیہ طور پر خصوصی خلائی میزاں کیا جائے تو وہ آسانی سے خلا۔ میں ہمارے دفاعی سیاروں کو جہاد کر دے گا جبکہ اس کے خلائی سیارے کام کرتے رہیں گے۔ ایسی صورت میں کیا ہو گا۔۔۔۔۔ بولو۔۔۔۔۔ کیا پاکیشیا دفاعی لانڈ سے ہموزہ روکے گا اور تم کہ رہے ہو کہ پاکیشیا بھی خلائی میزاں سازی میں داخل یہی نہیں ہوا۔۔۔۔۔ سرسلطان نے انتہائی غصیلے لمحے میں کہا۔

۔ آپی ایم سوری سرسلطان۔۔۔۔۔ مجھے دراصل ان باتوں کا عالم ہے تھا۔۔۔۔۔ مجھے تو سردار نے بتایا تھا کہ پاکیشیا عام سے خلائی میزاں پر کام کر رہا ہے اور ابھی اسے اس سیچ میں مکمل طور پر داخل ہونے میں کافی عرصہ چاہئے جبکہ آپ کہ رہے ہیں کہ پاکیشیا کے دفاعی خلائی سیارے خلا۔ میں کام کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے مذہرات بھرے لمحے میں کہا۔

یا۔ ذینہی تو مجھے عارف چھوڑ احمد بھی ملتے کے لئے خیار نہیں ہوتے۔..... عمران نے کہا تو سرسلطان بے اختیار ہنس پڑے۔
”اس فارمولے کو حاصل کرو عمران۔ یہ ہمارے لئے احتیاتی اہم ہے۔..... سرسلطان نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد احتیاتی سنجیہ لجھے میں کہا۔
”اپ پرے فکر رہیں۔ انداز ایسے ہی ہو گا۔..... عمران نے کہا۔

”اوکے۔ اب ہیں ملٹن ہوں۔ ہیں سلوایا کے چیف سکرٹری کو کہ دیتا ہوں کہ فارمولہ ان تکف بخیج جائے گا۔ اٹھ حافظہ۔“
سرسلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گی تو عمران نے ایک ٹوپیں سائنس لیتھے ہونے رسید رکھ دیا۔
”یہ تو محاکمات زیادہ گھریب ہوتے جا رہے ہیں۔ اب مجھے خود کافرستان جانا ہو گا۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہی کر اس نے الاری سے برا فسیز نشانہ اور اسے میز پر رکھ کر اس نے اس پر نائیگر کی خصوصی فریجہ نہیں ایڈ بھٹ کر کے آن کر دیا۔
”ہیلو۔ ہیلو۔ عمران کا لٹگ۔ اور۔..... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”ہیں بآس۔ نائیگر انڈنگ یو۔ اور۔..... تموزی در بحد و دوسرا طرف سے نائیگر کی موڈپانڈ آواز سنائی دی۔
”تم راتا بآس آجائو۔ میں بھی وہیں آرہا ہوں۔ اب تم نے اکٹھے

کافرستان نہیں جاتا بلکہ سیں اور جوانا بھی جہارے ساتھ جائیں گے۔
اب صورت حال بدل گئی ہے۔ اہم نے اب وہ فارمولہ وہاں سے
حاصل کرنا ہے جسے کافرستان نے ڈاکڑ خوشیں کو بلاک کر کے ادا یا
ہے۔ اور۔..... عمران نے کہا۔

”لیں بآس۔ اور۔..... دوسری طرف سے کہا گی تو عمران نے
اوور ایڈنٹال کہہ کر ڈائنسپریٹ کر دیا اور پھر اس نے رسید اتحادیا اور
دانش منزل کے نمبر نہیں کر دیتے۔

”ایکستو۔“..... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے خصوص آواز
سنائی دی۔

”علیٰ عمران بول رہا ہوں ظاہر۔“..... عمران نے کہا۔
”اوہ آپ۔ کوئی خاص بات۔“..... پلکیں زرد نے اس پار اپنے
اصل لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے سرسلطان کے
خون آنے اور ان سے ہونے والی تمام باتیں چیت ہتھا دی۔

”پھر تو یہ سکرٹ سروس کا مشن ہو گیا۔ عمران صاحب۔“..... پلکیں
زرد نے کہا۔

”پاں۔ بظاہر تو اتحادی ہے یعنی میں ابھی اس کمیں میں سکرٹ
سروس کو حرکت میں نہیں لانا چاہتا کیونکہ بظاہر اس فارمولے کا
کوئی تعلق پا کیشیا حکومت سے نہیں ہے اور اگر سکرٹ سروس نے
”فارمولہ حاصل کیا تو کافرستان یہ کچھے کا کہ حکومت پا کیشیا اس میں
اُس نے دلپی لے رہی ہے کہ وہ خود اس پر کام کرنا چاہتی ہے اس

روزی راسکل کا شھور ہیں اور ہوا تو بھٹے پھر لھوں تک تو وہ
لاشوروی کیفیت میں رہی لیکن پھر جس طرح بھلی بھتی ہے اس
طرح اس کے ذہن میں لپٹنے پے ہوش ہونے سے بھٹے کے واقعات
ابھر آئے۔ وہ بھٹے پر سوئی ہوئی تھا کہ اسے باہر سے کسی کے پہنچنے اور
نیچے گرنے کی آواز سنائی دی۔ وہ تیزی سے اُبھی ہی تھی کہ اس کی
ناک سے ناماؤس سی بوکھرائی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن
تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا اور اب اسے ہوش آیا تھا۔ اس نے پے اختیار
لپٹنے آپ کو دیکھا تو جس انداز میں وہ موجود تھی اس پر اسے پے حد
حیرت ہوئی تھی کیونکہ وہ ایک دیوار کے ساتھ کھڑی تھی۔ اس کے
دو نوں بالزوں کو اس کے سر کے اوپر کر کے دیوار میں موجود گردوں
میں بکرا گیا تھا جبکہ اس کا باقی جسم بندھا ہوا تھا لیکن اس انداز میں
بندھے ہونے اور یہ ہوش ہونے کی وجہ سے اس کا جسم لا محال

طرح علی چوبے کا کھیل لا مدد و وقت تک شروع ہو جائے گا۔ اُبھی ہے
فارمولہ، ہم نے حکومت سلوایا کے نئے حاصل کرنا ہے اور یہ اس
لئے اُبھی میں لپٹنے ساتھ ٹھانٹیں اور جوانا کو لے جا رہا ہوں۔ ” عمران
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ واقعی ہر حدیث کو انتہائی گھرائی میں سوچتے
ہیں۔ بلکہ زیر و نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” اسی نے تو والش سے دور دور رہتا ہوں۔ ” اللہ حافظ ”۔ ” عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کھا اور
انہ کر قریشگ روم کی طرف چڑھ گیا تاکہ جیار ہو کر راتا ہاؤس جا
سکے۔

وھیلہ ہو کر نیچے ایک گیا ہو گا اس لئے اس کے دونوں بارزوں پر شدید دباو تھا اور کوئے اس کی کلائیوں میں جسمے کافی اندر بیک اتر گئے تھے اس کے دونوں بارزوں میں شدید درد کی ہر سی دوڑ رہی تھیں اور جہاں کلائیوں میں کوئے موجود تھے وہاں شدید بہن سی ہو رہی تھی۔ وہ ایک کافی بڑے پال نما کر کے میں موجود تھی لیکن یہ پال نما کر کے خالی تھا۔ البتہ سامنے ایک کری رکھی ہوئی تھی اور ایک کونے میں اوہ ہے کی بنی ہوئی ایک جی سی الماری بھی موجود تھی۔ روزی راسکل کو اپنی حالت دیکھ کر ان یہ لوگوں پر فصل آ رہا تھا جہوں نے اسے بہاں اس انداز میں باندھا تھا۔ اس کے خیال کے مطابق یہ لوگ انسان نہیں ہانور اور وحشی درندے تھے جیسی اس پات کا بھی لیاظر تھا کہ کسی حورت کو اس انداز میں دیوار کے ساتھ ٹکڑا اٹھانی توہین آسی تھا اور بھی بات سوچ کر اس کے دل میں فسے کالا دسا پہنچنے لگ گیا تھا۔ یہ اور بات تھی کہ وہ مردوں میں اٹھنی پڑھنی ہوئے تھے اور زیادہ بیاس ہی ہمیشہ تھی اور پھر مردوں سے لڑنے تھی اور زیادہ تر مرد اور بیاس ہی ہمیشہ تھی اور پھر مردوں کی بہونے سے بھی اسے کبھی عارضہ رہی تھی لیکن اس کے باوجود اس کی تربیت کچھ اس انداز کی تھی کہ وہ نوابیت کی توہین پر ہے انتشار پھوک اٹھنی تھی۔ اس نے کروں سے بجات حاصل کرنے کی کوششی شروع کر دی لیکن فولادی کوئے اس قدر نہیں تھے اور دیوار میں اس طرح نصب تھے کہ باوجود شدید کوشش کے وہ انہیں معمولی سا اکھاڑنے میں بھی کامیاب نہ ہو سکی تھی۔

مجھے ان کروں سے ہاتھ سیست کر باہر نکلنے چاہئیں۔ ” روزی راسکل نے ایک خیال کے تحت پڑپلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اس انداز میں ہاتھوں کو سکرنا شروع کر دیا جسے حورتیں بھولیاں چھیننے کی غرض سے ہاتھوں کو سکرنا لیتی ہیں لیکن بچوں کے اس نے کبھی بھولیاں ہو رہیاں ہیں یہ تھیں اس نے اس کا خصوص طریقہ ہی نہ آتا تھا اور پھر بچوں کے لارائی بھولانی کرنے کے لئے خصوص ورزٹیں بھی کرتی رہتی تھی اس نے اس کے ہاتھ عام حورتوں سے زیادہ بھاری اور بھوئے ہو گئے تھے۔ بھی وجہ تھی کہ اس کی شدید کوشش کے باوجود اس کے ہاتھ ان کروں سے باہر نہ آسکے تھے۔ البتہ اس کوشش میں اس کے ہاتھوں کو پھنسنے آگیا تھا اور پھر اس سے بچتے کہ وہ مزید کوشش کر تی اچانک کرے کا اکٹوتا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور روزی راسکل بچک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگی۔ دروازے سے ایک لمبے قد اور درختی جسم کا آدمی اندر داخل ہو رہا تھا۔ اس نے سوت ہاہن رکھا تھا۔ اس کا پھر ہوڑا اور سر کے بل پھر دے اور چھوٹے تھے۔ البتہ اس کی آنکھوں میں تیز پنک در سے ہی نہیاں تھی۔ اس کے مجھے ایک اور آدمی تھا جس نے خالی رنگ کی یوں سفارم ہائی ہوئی تھی اور وہ سر سے گنجائی تھا۔ اس کے پھرے پر تھی اور سفاکی جسمی بہت سی ہوئی نظر آبری تھی۔ اس نے کانہ سے سے مشین گن نکالی ہوئی تھی جبکہ اس کی بیٹت کے ساتھ ایک کوڑا بھی خصوص انداز میں بندھا ہوا تھا۔

"اے وہ۔ یہ تو جڑی جانبدار اور خوبصورت لڑکی ہے۔ سوت والے نے کریں کے قیب پہنچتے ہی کہا۔
لیں کرتا۔ بہت کم عورتیں ایسی جانبدار ہوتی ہیں۔ اس کے عقب میں آئے والے مجھے تقدیرے خواہاداں مجھے میں کہا اور وہ سوت والا ہے کرتا ہے کہا گیا تھا بڑے تفاخر انداز میں کریں پر بیٹھ گیا۔

"میرا خیال تھا کہ کوئی عام سی لڑکی ہو گی اور میں اسے معلومات حاصل کر کے ہلاک کر دوں گا لیکن یہ لڑکی تو مجھے پسداگی ہے اور ایسی لڑکیوں کو ہلاک نہیں ہوتا چلتے بلکہ انہیں تو ہم جسے مردود کی خدمت پر ماسور ہوتا چلتے۔ اس سوت والے نے بڑے اوپاشاد سمجھے میں کہا۔ روزی راسکل کو اس کی آنکھوں سے پینچنے والی شیخیت اب بخوبی لظر آنے لگ گئی تھی۔

"کون ہو تم شیطان۔" روزی راسکل نے بڑے لذت برے مجھے میں کہا تو وہ سوت والا بے اختیار قبضہ مار کر پنس پڑا۔

"نام بھی بتا رہی ہو اور پوچھے بھی رہی ہو۔ بہت خوب۔ مجھے تمہارا یہ انداز پسدا آیا ہے۔" دیسے میرا نام کرتا جڈیش ہے اور میں تم جسمی خوبصورت اور جانبدار لڑکیوں کے لئے واقعی شیطان ہی مانتا ہو تا ہوں۔" سوت والے نے کہا اور روزی راسکل بے اختیار پوچھ کر پڑی۔

"کرتا جڈیش۔" کیا مطلب۔ تم کب اور کیسے پاکشیا آئے

ہو۔" روزی راسکل نے حیرت برے مجھے میں کہا تو کرتل جڈیش ایک بار پھر قبضہ مار کر پنس پڑا۔

"تو تم ابھی تھک یہ کھجور ہی ہو کہ تم پاکشیا میں ہو۔ ایسی کوئی بات نہیں۔" تم اس وقت کافرستان کے دارالحکومت کے مشافاقی علاتے کی ایک عمارت میں موجود ہو۔ جہیں پاکشیا سے ہو ش کر کے ہماں لایا گیا ہے۔" سوت والے نے کہا۔

"تم وہی کرتل جڈیش ہو۔ جس نے دلیں سنگھ اور ماہجو کے ذریعے کاریف اور پھر کاریف کے ذریعے پیشہ ور قاتل ڈاگ جائیں کو پاڑ کیا ہے۔ سوایا کے ساتھ دان کو ہلاک کر دیا ہے۔" روزی راسکل نے کہا۔

"ہاں۔ میں وہی ہوں اور تم واقعی بہت کچھ جانتی ہو۔ اب جہیں بتانا ہو گا کہ تم کیوں اس کس پر کام کر رہی ہو اور کس نے جہیں پاڑ کیا ہے اور کیوں۔" کرتل جڈیش کا پھر یکفت سرد ہو گیا تھا۔ "یہ طریقہ ہے معلومات حاصل کرنے کا۔ مجھے ان کو دوں سے نجات دلاؤ اور اپنے سلمنے کریں پر بخا کر پوچھو۔ پھر ہماؤں گی ورنہ تم میری بودیاں بھی کیوں نہ الاد جہیں ایک لفظ بھی معلوم نہیں ہو سکے گا۔" روزی راسکل نے کہا۔

"تم مجھے دھمکی دے رہی ہو۔ مجھے۔ کرتل جڈیش کو۔ شکر۔"

کرتل جڈیش نے یکفت پھر کر کہا۔ "میں کرتل۔" مجھے آدمی نے فوراً ہی امن شن ہوتے ہوئے

کہا۔

"اس پر کوڑے پر ساڑہ اس وقت تک پر ساتھ رہو جب تک یہ زبان دکھول دے۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ کیسے اپنی زبان بذریعتی ہے۔ کرتل جگدیش نے مجھے ہونے کہا۔

"میں کرتل۔ مجھے سروالے نے جس کا نام شکریا گیا تھا مودیاں لئے ہیں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی بیٹت سے بندھا ہوا کوڈا نگار اور اسے فحاشیں بڑے وحشت طبع انداز میں پہنچنے لگا۔

"تم۔ تم ایک بندی ہوئی سورت پر تقدیر کر دیجے۔ تھا ہے قہاری مردالی پر۔ مجھے کھول دو۔ پھر ہو جہارابی چاہے کرو۔ پھر میں دیکھتی ہوں کہ تم دونوں لگتے پائی ہیں ہو۔" روزی راسکل نے بھی کرتل جگدیش کی طرح مجھے ہونے کہا۔

"پر ساڑہ کو رے اس پر۔" کرتل جگدیش نے واقعی پاگلوں کے سے انداز میں کہا تو شکر نے لیکھت پوری قوت سے کوڑا بندی ہوئی روزی راسکل کو مار دیا اور کہہ شانسیں کی آواز کے ساتھ ہی روزی راسکل کے حلق سے لکھنے والی بیچ سے گونج المعا۔ اس کی جینکت اور صبر گئی تھی اور پازو پر اس کو رے نے خاصاً دم دال دیا تھا۔ روزی راسکل کا پورا جسم لیکھت تکلیف کی شدت سے پسینے میں دوب گیا تھا۔

"پر ساڑہ۔ پر ساڑہ۔ اس وقت تک پر ساڑہ جب تک یہ زبان دکھول

دے۔" کرتل جگدیش نے پاگلوں کے سے انداز میں کہا اور شکر نے پوری قوت سے ایک اور کوڑا مار دیا اور کہہ ایک بار پھر روزی راسکل کے حلق سے لکھنے والی بیچ سے گونج المعا۔ اس کا پھرہ تکلیف کی شدت سے سچ ساہہ گیا تھا۔ شکر نے تیرا کوڑا مارنے کے نتے جسے ہی پازو پر ایسا یہ لیکھت روزی راسکل کسی مقابلہ کی طرح الٹی ہوئی شکر سے نکرا تی اور شکر تھختا ہوا اچھل کر پیٹ کے بل لیجھے جا گرا تھا۔ کرتل جگدیش یہ دیکھ کر اچھل کر اٹھ کر دھرا ہوا۔ روزی راسکل شکر سے شکرا کر خود بھی ہہلو کے بل لیجھے جا گری تھی لیکن اس سے بھٹک کے قلا بازی کھانی اور اس کے ساتھ ہی کرتل جگدیش تھختا ہوا اچھل کر کری سمیت پیچھے فرش پر جا گرا لیکن اسی لمحے شکر نے اٹھ کر باقاعدے ابھی بھٹک پکڑے ہونے کو دے کو پوری قوت سے روزی راسکل پر جرم سا دیا اور روزی راسکل کی بیٹے ساختہ بیچ سے کرہ ایک بار پھر گونج المعا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے شکر نے کوئی وقند دیئے بغیر دوسرا بار کوڑا مار دیا اور روزی راسکل کو یوں محسوس ہوا جسے اس کا سانس اس کے حلق میں تھرکی طرح جنم گیا ہو۔ اس نے سانس لیئے کی کوشش کی لیکن اس کا ذہن تاریک دلدل میں جسے ذوبتا چلا گیا۔

روزی راسکل اور کرتل جگدش کا سراغ لگئے اور پھر اسے روپورت دے۔ پھر تھا پچھے نائیگر ہبھی فلاست سے کافرستانی دارالحکومت نائیگر گیا تھا بلکہ راؤ کلب کا مالک اور جنگل نائیگر گور و سنگھ تھا جو کافرستان کی بھری اسمبلنگ ہیں بھی کام کرتا تھا اور دیسے بھی کافرستانی انڈر ورنہ میں اس کے کمی یست ورک پھٹیلے ہوئے تھے۔ گور و سنگھ لئے قدر اور بھاری جسم کا آدمی تھا۔ وہ چونکہ اکثر پاکیشیا آئا باتا رہتا تھا اس لئے نائیگر کی دوستی اس سے کافی عرصہ سے تھی اور نائیگر نے پاکیشیا میں اس کے نئے کمی ایسے کام بھی کئے تھے جن سے گور و سنگھ اس کا ذاتی طور پر مفہوم بھی تھا۔ نائیگر نے تھات پہنچنے والی دامت فلاں اور نایا لانچ جس کے دریے۔ روزی راسکل کو کافرستان ہنچایا گیا تھا، کو زیس کرنے اور روزی راسکل کو ماسٹر قاسم کے آدمیوں سے چھڑانے کے لئے گور و سنگھ سے کہا تھا اور جس نے واپسی ہو اواب میں باتا یا تھا کہ ان کے تھات پر پہنچنے سے بھتے ہی لانچ واپس چلی گئی تھی اور روزی راسکل کو ایک اسٹیشن ویگن پر شہر لے جایا گیا تھا۔ اس ویگن کا رجسٹریشن نمبر بھی جعلی ثابت ہوا تھا جس پر نائیگر نے اسے زریعہ کو شش چاری رکھنے کا کہا تھا اور وہ سب سے بھتے اس نئے بہان آیا تھا کہ گور و سنگھ سے مل کر اس سے مزید روپورت لے سکے۔ میں گیٹ سے ہاں میں داخل ہو کر وہ ایک سائیٹ پر بہتے ہوئے بڑے سے کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں دو مرد اور دو خورہیں موجود تھیں۔ دونوں مرد اور ایک خورت قیصر کو سروں دینے میں مصروف تھی

نائیگر بھسی بکتے ہی تھے اتنا اور اس نے میرڈ بیکھ کر کرایہ میٹنے کے ساتھ ڈرائیور کو پہ بھی دی اور جب ڈرائیور اسے سلام کرے پھنسی لے کر آگے بڑھ گیا تو نائیگر سامنے موجود بلکہ راؤ کلب کے کپاؤنڈ گیٹ میں مڑ گیا۔ کلب کی عمارت دو منزل تھی اور سامنے ہی ایک بھاری سائکا یون سائن جل بیجھ رہا تھا۔ نائیگر ابھی پاکیشیا سے کافرستان ہنچا تھا اور ایسپرورٹ سے سیدھا بلکہ راؤ کلب ہی آیا تھا۔ عمران کی کال پر وہ راتنا ہاؤس ہنچا تھا۔ وہاں گو عمران جوانا کو ساتھ لے کر کافرستان آنا چاہتے تھا لیکن نائیگر نے عمران کو قائل کر یا تھا کہ جتھے وہ جا کر اس کرتل جگدش اور روزی راسکل کا سراغ لگائے پھر وہ عمران کو روپورت دے گا۔ اس کے بعد وہ اگر آنا چاہیں تو آجائیں۔ سہ آنا چاہیں تو نائیگر ہی وہاں اکیلا کام کر لے گا اور عمران نے اسے اجازت دے دی کہ وہ ہبھی فلاست سے کافرستان پہنچ کر

کے شاندار انداز میں سمجھے ہوئے افسوس میں موجود تھا۔
 تم نے تاق آنے کی تکلیف کی تائید کی۔ جھارا کام نہیں ہوا۔
 میں نے ہری کوشش کی لیکن کچھ پتہ نہیں پلے سکا۔ میرے پاس
 جھارا کوئی فون نہیں تھا اس لئے میں نے سوچا کہ تم خود فون
 کرو گے تو میں تمہیں بتاؤں گا۔..... گور و سکھ نے رسمی فقرات کی
 ادائیگی کے بعد خود ہری روپورث دیتے ہوئے کہا۔
 ”اس کا مطلب ہے کہ تم نے پوری دلچسپی نہیں لی ورنہ کہے
 ہو سنا ہے کہ گور و سکھ اس معمولی اشیائی میں لیکن کام سراخ بھی نہ
 کاٹ سکے۔..... ناٹک نے کہا۔
 ”نہیں تائید۔ وہ اگر وکی قسم۔ میں نے پوری کوشش کی ہے
 لیکن نجات ان لوگوں نے کیا انتظام کیا تھا کہ معمولی سارا خ بھی
 نہیں لگ سکا۔..... گور و سکھ نے پڑے خلوص بھرے گئے میں
 جواب دیتے ہوئے کہا۔
 ”میں نے تمہیں اس اشیائی میں لیکن کام حصر یا نمبر بتایا اور ان
 تین افراد کے ہاتھے میں جایا کہ انہوں نے من پر دوال باندھئے
 ہوئے تھے وہ آدمی اب کہاں ہو گا۔..... تائید نے پوچھا۔
 ”وہیں ناور پر ہو گا۔ اس کی تو ذیوقی ہے بھری کی طرف سے کہ وہ
 گھٹ پر آتے والی لاپتوپوں پر نظر رکھے لیکن چونکہ سب ہی اسے
 خصوصی بحث دیتے ہیں اس لئے وہ کسی کی روپورث نہیں کرتا۔ یہ
 لوگ پا قاعدہ آٹھ آٹھ گھنٹے کی ذیوقی دیتے ہیں۔ تین آدمی ہیں۔ البتہ

جبکہ دوسری حورت سٹول پر بھی ہوتی تھی اور اس کے سامنے مرغ
 رنگ کا فون رکھا ہوا تھا۔
 ”گور و سے کہو کہ پاکیشیا سے اس کا دوست تائید آیا ہے۔ سنا تائید
 نے کاظمی کے قریب ہنچ کر اس لڑکی سے معاطلہ ہوا کہ کہا جو سٹول پر
 بیٹھی ہوتی تھی۔
 ”میں سر۔..... لڑکی نے موڈباد لیجے میں کہا اور رسیور المعاکر
 اس نے پیپے بعد دیگرے کی بیٹن پر میں کر دینے۔
 ”لاہوتی بول رہا ہوں باس۔ کاظمی پر ایک صاحب آئے ہیں۔
 ان کا کہنا ہے کہ ان کا نام تائید ہے اور وہ پاکیشیا سے آئے ہیں اور
 آپ کے دوست ہیں۔..... لڑکی نے تائید کی طرف سلسہ اور غزر
 سے دیکھتے ہوئے کہا۔
 ”اجھا سر۔ میں سر۔..... دوسری طرف سے بات من کر لڑکی نے
 جسے موڈباد لیجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے سامنے پر
 کھڑے ایک آدمی کو بڑایا۔
 ”تائید صاحب کو باس کے آفس مکن ہنچا دو۔..... لڑکی نے
 اس آدمی سے معاطلہ ہوا کہ کہا۔
 ”ہمیں دو۔ مجھے معلوم ہے۔ میں جھٹے بھی کی بار آچکا ہوں۔ میں
 لیکن جاؤں گا۔..... تائید نے کہا۔
 ”میں سر۔..... لڑکی نے اشتباہ میں سرطاتے ہوئے کہ اور تائید
 تیزی سے سامنے راہداری کی طرف مزگیا سجد گھوں بعد وہ گور و سکھ

جس آدمی نے میرے آدمیوں کو روپورت دی اس کا نام جیری ہے اور وہ بندرگاہ پر واقع بھری کے کوارٹر میں رہتا ہے۔ گور و سانگھ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا تم اسے بھاں بلائیکھے ہو۔“ نائیگر نے کہا۔

”اس وقت تو وہ ڈیوٹی پر ہو گا۔ وہاں فون بھی ہے۔ میں اس سے بات کرتا ہوں لیکن وہ ڈیوٹی کے دوران بھاں نہ آسکے گا۔“ گور و سانگھ نے کہا۔

”تم اس سے میری فون پر بات کرو۔ اسے رقم کا لائچ دے دینا تاکہ وہ میرے ۳ الیات کا درست جواب دیتے پر میار ہو جائے۔“ نائیگر نے کہا۔

”میں اسے ناپاٹ جڑی بھاری رقم دتا ہوں اس لئے تکرمت کرو۔“ وہ خدمت کرے گا لیکن تم اس سے مزید کیا پوچھو گئے۔ جو کچھ وہ جانتا تھا وہ تو بھلے ہی بتا چکا ہے۔ گور و سانگھ نے کہا۔

”تم بات تو کرو میری۔“ نائیگر نے کہا تو گور و سانگھ نے انبات میں سر ہلاتے ہوئے رسید اخیا اور تیری سے نہیں پریس کرنے شروع کر دیتے۔ آخر میں اس نے لاڈڑکا ہٹن بھی پریس کر دیا۔

”لاحتہ ناور تحریقی ون سے بھری بول رہا ہوں۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سرداں آواز سنائی دی۔

”گور و سانگھ بول رہا ہوں جیری۔“ گور و سانگھ نے کہا۔

”حکم سردار جی۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں۔“ دوسرا

طرف سے بولنے والے کا بھر خاص موڈباد ہو گیا تھا۔

”تم نے میرے آدمیوں کو بتایا تھا کہ گھات پر لائچ اکر رنگی اور اس میں سے ایک ہے؛ ہوش بڑی کو اتار کر ایک اشیش وینگن میں ڈالا گیا جس میں تین افراد سوار تھے۔ ہمتوں نے اپنے ہمدردوں پر رومال پاندھے ہوئے تھے۔“ تم نے اس اشیش وینگن کا رہنمایش نمبر بھی بتایا تھا جو جعلی ثابت ہوا تھا۔ یاد ہے جہیں۔۔۔ گور و سانگھ نے کہا۔

”جی ہاں۔ اچھی طرح یاد ہے۔ وہ لائچ وائٹ فلاور تھی اور پاکیشیانی ماہر قاسم کی تھی اس لئے میں خاموش رہا تھا اور میں نے اس پارے میں اور اعلیٰ حکام کو کوئی روپورت نہ کی تھی۔“۔۔۔ جیری نے جواب دیا۔

”میرے دوست نائیگر اس سلسلے میں کام کر رہا ہے۔“۔۔۔ تم سے فون پر ہی کچھ پوچھنا چاہتا ہے۔ اس کی پاتوں کا درست اور جیکے جواب دینا درود تم جلتے ہو کہ گور و سانگھ کیا نہیں کر سکتا۔۔۔ گور و سانگھ نے اس پارکور سے سخت لمحے میں کہا۔

”آپ سے فکر رہیں سردار جی۔ میں تو آپ کا خادم ہوں۔“ جو لمحے میں ضرور بتا دوں گا۔۔۔ جیری نے کہا تو گور و سانگھ نے رسیور نائیگر کی طرف پڑھا دیا۔

”اٹھے جیری۔ میں نائیگر بول رہا ہوں۔“۔۔۔ نائیگر نے کہا۔

”میں سردار حکم فرمائیں۔“۔۔۔ دوسرا طرف سے کہا گیا۔

”ہو مل کر گیں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔۔۔۔۔
”ہیلو۔۔۔۔۔ گو حکم بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ جنہوں کوں بعد ایک مردانہ آواز
ستائی دی۔۔۔۔۔

"تھا بیگر بول رہا ہوں گو تھم پا کیشیا سے..... تھا بیگر نے کہا۔
"کوئی نہ اس بات سچ آج یاد کیا ہے..... دوسری طرف
سے قدرے نہ اپنی سے لے جے میں کیا گیا۔

تم واقعی خاص موقعن پر بیاد آتے ہو کیونکہ تم خاص آدمی ہو
ہوتے۔..... غانگر نے کہا تو دوسری طرف سے گھر بے اختیار
پہن پڑا۔

"اچھا۔ بس خو شامد ختم کرو اور بتاؤ کہ کیا مسئلہ ہے۔..... گوتم
نے پہنچتے ہوئے کہا۔
سپاہ سلطان جس پر سفید رنگ کے وجہے ہیں کس کی نمائی ہے۔"

تم نے جس ایشیشن ویگن کو دیکھا تھا اس کے ناتر عام ایشیشن ویگن سے بڑے تو نہیں تھے..... تائیگر نے پوچھا تو گور و سکھ چونکہ بنا لے اے، کے ہو گئے براہمیت کے ہدایات ابھر آئے تھے۔

- نہیں جتاب - میں آپ کا مطلب سمجھتا ہوں - یہ سوت پر پڑھنے والی مخصوص ویگن لیپارڈ نہیں تھی بلکہ عام ہی اسٹریشن ویگن تھی - سندھ رنگ کی جبڑی نے ہواب دیتے ہوئے کہا۔

تم نے اسے آتے ہوئے بھی دیکھا ہو گا اور جاتے ہوئے بھی۔
اس کے بہرہوں پر کوئی سٹیک یا اس کے قریب اور عقیقی ششیوں پر
کوئی خاص سٹیک یا کوئی ایسی نشانی جس سے اسے ہبھانا جا سکے۔
پاٹنگر نے کہا۔

ادھ پاں سر۔ اس کے مقبی شیئے پر ایک کالے رنگ کی حلی کی تصویر کا سینکر لگا ہوا تھا۔ خاصی خوبصورت حلی تھی سیاہ رنگ کی جس میں سفید رنگ کے وجہے بھی نظر آ رہے تھے۔۔۔۔۔ جیڑی نے جواب دیا۔

”اور کوئی بات..... تا نیگر نے پوچھا۔
”نہیں جھاب..... دوسری طرف سے کہا گی تو تا نیگر نے اسکے
کہ کر کر یہل دیا اور پھر اون آنے پر اس نے انکھوں کے نمبر میں
کر دیتے۔

۔ "اگو اسی پلز" رابطہ حاصل ہوتے ہیں ایک نوافی آواز سانی دی۔

کے آدمیوں سے ملتا ہے اور چاہے کافرستان کا صدر بھی کیوں نہ آ جائے۔ وہ نہیں ملتا چاہتا تو نہیں ملتے گا۔ گوتم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا بڑیں ہے اس کا۔“ ٹانگر نے پوچھا۔

”بیایا تو ہے لیگنسر ہے۔ ہر قسم کے جراحت میں ملوث رہتا ہے۔ پورے دارالحکومت میں اس کے بیٹ ورگیں اور اڑے پھیلے ہوتے ہیں۔“ گوتم نے جواب دیا۔

”اوے۔ فکر یہ۔“ ٹانگر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ”تم جانتے ہو اے۔“ ٹانگر نے سنتے بیٹھے ہوئے گور و سنگو سے مقاطب ہو کر کہا۔

”ہاں سبھت اپنی طرح۔ جو کچھ گوتم نے بتایا ہے وہ اس سے کمی گزاریا وہ خطرناک اور سفاک ہے۔“ گور و سنگھ نے کہا۔ ”تو پھر تم نے مجھے ہٹلے کیوں نہیں بتایا تھا۔“ ٹانگر نے قدرے غصیلے بیٹھے میں کہا۔

”اس لئے کہ یہ سیرے لئے نی ہات ہے کہ سیدھی اس کا نشان ہے۔ میں تو اس کا نشان سیاہ نجھوڑی بھکارہا ہوں۔ اس کے کلب کے پورے بھی یہی نشان بناؤ واہے۔“ گور و سنگھ نے کہا۔ ”کیا گوتم نے ظلط بتایا ہے۔“ ٹانگر نے چونک کر کہا۔ ”نہیں۔“ گوتم کو میں جانتا ہوں۔ اول تو وہ کچھ بتاتا نہیں اور اگر بتاتا ہے تو پھر غلط بات نہیں کرتا۔ ویسے شاید وہ نہ بتاتا۔ اگر تم

ٹانگر نے کہا۔ ”ہماب دیکھی ہے تم نے یہ نشانی۔“ گوتم نے حرث بھرے لچھے میں کہا۔ ”میں نے نہیں دیکھی۔ میرے ایک آدمی کو کافرستان میں اخوازی گیا ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ اس گاری کے عقبی شیشے پر سیاہ سچل کا پاہاڈہ پینٹ شدہ نشان تھا جس کے پرلوں پر سفید دلچھے تھے۔“ ٹانگر نے کہا۔

”پھر اپنے دوست کو ہمیشہ کے لئے بھول جاؤ کیونکہ یہ نشانی ہماب دارالحکومت کے سب سے خطرناک لیگنسر ارم لال کی سوچے اندھے ورلا کے لوگ بلکہ سکاربین کہتے ہیں یعنی سیاہ نجھوڑ۔“ گوتم نے کہا۔ ”چھاپنگھوڑے۔ نشان تو سچل بتایا ہوا ہے۔“ ٹانگر نے جڑے بیڑا زد بیٹھے میں کہا۔

”بھی تو اس بات ہے۔ بظاہر وہ اہمیتی شفیق اور نرم دل ہے۔“ سچلی کی طرح نفس اور خوبصورت ہیں وہ حقیقت وہ خونخوار بھیریا ہے، پنگھوڑے جو اپنے ہن من کو بھی ڈنک مارنے سے باذ نہیں آتا۔“ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔ ”ہماب مل سکتا ہے یہ۔“ ٹانگر نے پوچھا۔

”بلکہ سکاربین کلب کا مالک ہے اور جنل سینگھ بھی یہیں اس کے میخرا بھی ہی پہنچا جا سکتا ہے اس تک نہیں۔“ وہ صرف اپنی مرضی

اسے کہ دیتے کہ تم کافر سان سے بات کر رہے ہو۔ گور و شکھ
نے کہا۔

“ اس کے آدمیوں میں سے کوئی تمہارا واقف ہے جس سے
معلومات مل سکیں نائیگر نے کہا۔

” نہیں ۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے گور و شکھ نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

” اس رام لال کی رہائش ہے نائیگر نے پوچھا۔
” وہیں کب کے تھے خانے میں ۔ جس کا راست بھی میل جدہ ہے اور
ظفیر ہے ۔ خایہ بند اوگوں کو ہی اس کا علم ہو گا گور و شکھ
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” کب میں سارے کام وہ خود تو نہیں کرتا ہو گا ۔ اس کا کوئی
خصوصی ناپ بھی ہو گا نائیگر نے کہا۔

” پاں ۔ تین پر اگ اس کا خاص آدمی ہے ۔ وہی کرتا دھرتا ہے ۔

” رام لال تو صرف احکامات دیتا ہے گور و شکھ نے جواب دیا۔

” او کے ۔ اب مجھے اجازت نائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

” کیا تم دیاں جانے کے بارے میں تو نہیں سوچ رہے ۔ ۔ ۔ گور و
شکھ نے بھی اٹھتے ہوئے چونک کر کہا۔

” ارے نہیں ۔ میں نے اکیلے دیاں جا کر کیا کرنا ہے ۔ جس کچھ اور
سوچوں گا ۔ گذ بانی نائیگر نے کہا اور مزک تیر قدم اٹھاتا ہوا
اس کے آفس سے باہر آگیا ۔ تھوڑی در بعد وہ بیکی میں یعنی بلکی

سکارہ میں کب کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا ۔ اس کی جیکت کی جیب میں
مشین پسل موجود تھا اور اس نے جیزی کی پیٹ کی اور بلکیں بیور کی
خصوصی جیکت ہبھن رکھی تھی اور یہ بیاس بیاس کافر سان کی اندر ورنہ
کے لوگ ہی بہت تھے ۔ پھر تکہ یہاں آئے گئے بعد وہ ایک چار مزلا
شاہدار عمارت پر مشتمل کب کے کپاڑا نڈا گیٹ پر پہنچ گیا ۔ اس نے
ڈر بیور کو کراچی دیا اور پھر مزک تیر تیر قدم اٹھاتا کپاڑا نڈا سے اندر
 داخل ہو گیا ۔ کب میں آنے جانے والے سب ہی اندر درلا کے
لوگ دکھاتی رہے رہے تھے اور نائیگر بھی جو نکد ان جسمانی تھا اس
لئے کسی نے اس کی طرف توجہ نہ دی تھی ۔ وہ ہال میں داخل ہوا تو
ہال اس کی موقع کے خلاف بھرا ہوا تھا یعنی دہان اس طرح خاموشی
تھی جیسے اچھائی مہذب لوگوں کے گلبوں میں ہوتی ہے ۔ لوگ ایک
دوسرے سے آہست اور دبے دبے مجھے میں بات کر رہے تھے ۔ ایک
طرف دینے و مریضیں کا ذخیرہ جا جس کے پیچے چار آدمی موجود تھے ۔ ہال
میں بھی مرد و بڑی کام کر رہے تھے البتہ ہال کے چاروں کو توں
میں مشین گنوں سے سلسلہ چار افراد دیواروں سے پشت گائے
خاموش یعنی چوکنے کر رہے تھے ۔ ان کی لکریں ہال میں موجود افراد کا
سلسلہ جانوں لے رہی تھیں ۔ نائیگر بھی گیا کہ بیان خاموشی مہذب
پن کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ خوف کی وجہ سے ہے ۔ کسی کے مجھے
چلاتے پر اسے گولی مار دی جاتی ہو گی اور ظاہر ہے لاش بھی غائب کر
دی جاتی ہو گی اس سے بیسان سب لوگ آہست بول رہے تھے ۔

• جو تمی میزل پر آپ ہے۔ آپ کارڈو کھائیں گے تو وہاں بکھر کو جانے دیا جائے گا۔ کاؤنٹر میں نے کارڈ دیتے ہوئے کہا۔
• تمینک یو۔۔۔۔۔ نائیگر نے کہا اور کارڈ لے کر اس طرف پڑھ گیا
جہاں تین لفظیں اور سے مجھے آجاتی چھیں۔ ایک لفٹ جسے ہی مجھے
اتری اور اس میں سے دو آدمی تمل کر باہر آئے تو نائیگر اندر داخل ہو
گیا۔

• جو تمی میزل۔۔۔۔۔ نائیگر نے کارڈ لفٹ میں کو دکھاتے ہوئے
کہا۔

• میں سر۔۔۔۔۔ لفٹ میں نے موڈباد لیجے میں کہا اور دروازہ بند
کر کے اس نے جو تمی میزل کا بہن پریس کر دیا۔ تھوڑی در بعد نائیگر
جو تمی میزل پر ٹھنچا چکا تھا یہیں راہداری میں جگہ جگہ مشین گنوں سے
سلسلے افزاد کر رہے تھے۔ نائیگر نے کارڈ دکھایا تو وہ لوگ مجھے ہٹ
گئے اور پھر نیخر کے آفس بک نائیگر ٹھنچی۔ اس نے دروازے کو
دیکھا تو دروازہ کھلنے پر جب وہ اندر داخل ہوا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا
سامنے میز کے پیچے ایک گینڈے نہ آدمی یٹھا ہوا تھا۔ وہ بھی بے
اختیار اچھل کر کردا ہو گیا۔

• تم۔۔۔ تم نائیگر اور بہاں۔۔۔۔۔ مگر مجھے تو بتایا گیا ہے کہ ساری یہ
کوئی نائیگر نامی آدمی آیا ہے۔۔۔۔۔ اس گینڈے نہ آدمی نے احتیاطی
حریت بھرے لیجے میں کہا۔

• مجھے بھی تمیں بہاں دیکھ کر بے حد حریت ہو رہی ہے۔۔۔ میرا

• میرا نام نائیگر ہے اور میرا تعلق ساری یہ ہے۔۔۔۔۔ مجھے نیخر برائے
صاحب سے ملتا ہے۔۔۔۔۔ نائیگر نے کافرستان کے ایک اور مسماۃ
یہیں چھٹے سے ملک کا نام لیتے ہوئے کہا۔
• کیا کام ہے آپ کو۔۔۔۔۔ اس آدمی نے جو نک کر اور خور سے
نائیگر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

• سوری۔۔۔۔۔ ایک اہم ترین شخصیت کے قتل کا سبک ہے۔۔۔۔۔ نائیگر
نے جواب دیا۔

• کیا آپ کا تعلق حکومت سے ہے۔۔۔۔۔ اس آدمی نے جو نک کر
پوچھا۔

• نہیں۔۔۔ میرا تعلق وہاں کی سیاسی پارٹی سے ہے۔۔۔۔۔ نائیگر نے
سکراتے ہوئے جواب دیا۔

• اوہ اچھا۔۔۔۔۔ اس آدمی نے اس بارہ قدرے سطمن لیجے میں کہا
اور پھر اس نے رسور اٹھایا اور نہیں رس کرنے شروع کر دیتے۔

• کاؤنٹر سے گنیش بول رہا ہوں جتاب۔۔۔ ساری یہ سیاسی پارٹی
کے ایک صاحب نائیگر نامی آئے ہیں۔۔۔۔۔ وہ کسی اہم شخصیت کے قتل
کے سلسلے میں آپ سے ملتا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔ اس آدمی نے کہا۔

• میں سر۔۔۔۔۔ اکیلے ہیں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کوئی بات سن کر
کاؤنٹر میں نے کہا اور پھر رسور کھا کر اس نے کاؤنٹر کے نیچے ناخانے
میں سے ایک کارڈ نکال کر اس پر مہر لگائی اور کارڈ نائیگر کی طرف بڑھا
دیا۔

خیال تھا کہ تم ایکر بیا جائے گے ہو۔۔۔۔۔ نائیگر نے سکراتے ہے۔۔۔۔۔
کہا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ میں ہیاں آگیا ہوں۔۔۔۔۔ آؤ ہم تو۔۔۔۔۔ کسے آنا ہوا ہے اور یہ
بھی اس انداز میں۔۔۔۔۔ پر اگ نے جوے گر بیٹھا۔۔۔۔۔ اندراز میں مصالح
کرتے ہوئے کہا اور نائیگر سر بلاتا ہوا صیری دوسری طرف موجود کری
پر بینڈ گیا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ شراب تو تم پیتے نہیں اور ہیاں شراب کے علاوہ اور کچھ مٹا
نہیں۔۔۔۔۔ اب بتاؤ کیا کروں۔۔۔۔۔ پر اگ نے الجھے ہونے لئے میں کہا۔۔۔۔۔
۔۔۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔۔۔ میں نے صرف چند باتیں کرلیں ہیں۔۔۔۔۔ نائیگر نے
کہا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ اوسے ہاں۔۔۔۔۔ تم نے قلعہ جاتی کیوں کی۔۔۔۔۔ اگر تم پاکیشیا کے
ہارے میں بتاویتے تو میں خود جا کر قبیل ساختے لے آتا۔۔۔۔۔ پر اگ
لے کہا۔۔۔۔۔ پر اگ نائیگر کا خاصا بے تکلف دوست تھا جیسیں پاکیشیا میں
اس کا نکر رہا ایک ایسے اوارے سے ہو گیا جو بے حد طاقت تھا جس
کے تیجے میں پر اگ کو پاکیشیا سے فرار ہوتا پڑا اور اب کتنی سالوں بعد
نائیگر اسے ہیاں اس روپ میں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ سیرا خیال تھا کہ تم پاکیشیا کا سن کر ملنے سے افتاد کر دو گے۔۔۔۔۔
اب مجھے کیا معلوم تھا کہ وہ پر اگ تم ہو۔۔۔۔۔ نائیگر نے سکراتے
ہوئے کہا تو پر اگ نے بھی ایجاد میں سر بلاد دیا۔۔۔۔۔
۔۔۔۔۔ کیسے آنا ہوا۔۔۔۔۔ مجھے بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔۔ تم نے کسی قتل کی بات

کا ذہن رکی تھی۔۔۔۔۔ پر اگ نے کہا۔۔۔۔۔
۔۔۔۔۔ چھوڑو۔۔۔۔۔ وہ تو تم بھک پہنچنے کا ہبہ تھا۔۔۔۔۔ روزی راسکل کو تو تم
جائتے ہو۔۔۔۔۔ نائیگر نے کہا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ ہبہ۔۔۔۔۔ کیا ہوا ہے اسے۔۔۔۔۔ پر اگ نے جو نک کر کہا۔۔۔۔۔
۔۔۔۔۔ اسے کافرستان کے کسی کریں جگدیش کے کہنے پر پاکیشیا کے
بھری اسمگر ہائز قوم نے اڑاکر کے پاکیشیا سے ہیاں کافرستان
ہنچایا ہے اور گھات پر تھاڑے آدمیوں نے اسے پک کیا ہے۔۔۔۔۔ میں
ہمیں پوچھنے آیا ہوں کہ اب وہ کہاں ہے اور کس حال میں ہے۔۔۔۔۔
۔۔۔۔۔ نائیگر نے کہا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ تو وہ لاکی روزی راسکل تھی۔۔۔۔۔ آئی ایم سوری۔۔۔۔۔ مجھے صرف
انتبا بتایا گیا تھا کہ کسی لاکی کو گھات سے پک کر کے اپنے ایک
مساناقی اُسے پر ہنچانا ہے۔۔۔۔۔ کوئی کریں جگدیش ہیاں آکر اس سے
پوچھ گوچ کرے گا اور پر اسے اپنے ساتھ لے جائے گا۔۔۔۔۔ جانچنے میں نے
احکامات دے دیتے اور ان احکامات پر عمل درآمد بھی ہو گیا۔۔۔۔۔ پر اگ
نے جواب دیا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ کریں جگدیش کا تم سے یہاں راست کوئی تعلق ہے۔۔۔۔۔ نائیگر
نے کہا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ مجھے اس سلطے میں نوٹی نے کہا تھا۔۔۔۔۔ نوٹی کلب کا ماں اک
اور سیرا دوست ہے۔۔۔۔۔ وہی اس کے تعلقات فوج کے بے شمار اعلیٰ
افسانے ہیں۔۔۔۔۔ پر اگ نے جواب دیا۔۔۔۔۔

• تم نے کس اڑے پر روزی راسکل کو بہچایا تھا۔..... نائگر نے پوچھا۔

• مقامات میں ایک علاقہ ہے جسے قازی پورہ کہا جاتا ہے۔ وہاں ہمارا ایک اڑاہے جس کا انچارج شکر ہے۔..... پرآگ نے کہا۔

• تم اس شکر سے پوچھو کر روزی راسکل کا کیا ہوا۔ وہ زندہ ہے یا مر جکی ہے۔..... نائگر نے کہا تو پرآگ نے اثبات میں سرلا دیا اور پھر سیور الحاکر اس نے دو بہن پریس کر دیتے۔

• قازی پورہ زردوپاٹ پر شکر سے بات کراؤ۔..... پرآگ نے حنت لئے میں کہا اور سیور رکھ دیا۔ تھوڑی در بعد گھنٹے اٹھی تو اس نے ہاتھ پر جھا کر رسمیور انحالیا۔

• میں۔..... پرآگ نے کہا اور ساقٹھی اس نے لاڈوڑ کا بہن بھی پریس کر دیا۔

• شکر بول رہا ہوں بس۔..... دوسری طرف سے ایک اہمیتی مکو دیاں آواز سنائی دی۔

• وہ لڑکی جو چہارے پوست پر ہانچائی گئی تھی اس کا کیا ہوا۔..... پرآگ نے حنت لئے میں پوچھا۔

• اسے کرٹل جگدیش صاحب لے گئے ہیں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

• اچھا۔..... پرآگ نے کہا اور سیور رکھ دیا۔

• ٹونی سے پوچھو کر کرٹل جگدیش کہاں مل سکتا ہے۔..... نائگر

نے کہا تو پرآگ نے اثبات میں سرلا دیا اور رسمیور الحاکر اس نے دو نمبر میں کردیتے۔

• ٹونی کلب کے نوٹی سے میری بات کراؤ۔..... پرآگ نے کہا اور رسمیور رکھ دیا۔ تھوڑی در بعد قون کی گھنٹے اٹھی تو اس نے ہاتھ پر جھا کر رسمیور انحالیا۔

• میں۔..... پرآگ نے کہا۔

• ٹونی لائن پر ہے سر۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

• اچھا۔..... پرآگ بول رہا ہوں۔..... ٹونی کلب سے۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

• چہارے کھنے پر میں نے ایک اندازہ لڑکی کو قازی پورہ پوست پر بھجوایا تھا۔ تم نے کہا تھا کہ کرٹل جگدیش وہاں مل چکے گا۔ کون ہے یہ کرٹل جگدیش۔ اس کے بارے میں کیا تفصیلات ہیں۔..... پرآگ نے کہا۔

• تم اب کیوں پوچھ رہے ہو۔ کوئی خاص بات۔..... ٹونی نے حرمت بھرے لئے میں کہا۔

• میں اس لڑکی کو اگر وہ زندہ ہے واپس حاصل کرتا چاہتا ہوں کیونکہ وہ میرے ایک دوست کی عورت ہے۔..... پرآگ نے کہا۔

• سوری پرآگ۔ اب تک تو شاید اس کی پڑیاں بھی گل سڑپچھی

ہوں گی۔ کرتل جگدیش مڑی اتنی جس کا کرتل رہا ہے۔ پر ”
 ایک دیسا چلا گی تھا۔ پہلے وہ میرے کلب آتا جاتا رہتا تھا پھر ایک دیسا سے
 واپس آ کر وہ تمہی کلب نہیں آیا۔ اس کا فون آیا تھا۔ اس نے کہا
 کہ پاکیشی سے ماسٹر قاسم ایک گورنر کو اخواز کر کے جہاں لگات پر
 ہمچار رہا ہے میں اسے کسی حفاظت بند پر مانجا دوں جہاں سے وہ اسے
 اپنے ساق لے جائے گا۔ اس نے مجھے بھاری رقم دینے کا بھی کہا تھا۔
 پوکر کافر سان میں سب سے حفاظت پرواتست تھا رے میں اس نے میں
 نے تم سے کہ دیا اور تم نے کام کر دیا۔ مجھے واقعی معلوم نہیں ہے
 کہ کرتل جگدیش ایک دیسا سے واپس آئے کے بعد کہاں ہے۔ تو فی
 نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

” اس نے رقم بھی ہے۔ پر اگ نے پوچھا۔
 ” نہیں۔ ابھی نہیں بھجوائی یعنی وہ کسی بھی وقت بھجو سکتا ہے۔
 ” کیوں۔ تو فی نے کہا۔
 ” جب وہ رقم بھوائے تو اس کے بارے میں معلومات حاصل کر
 لینا اور مجھے بتاؤنا۔ پر اگ نے کہا۔
 ” تھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا۔ تو فی نے جواب دیا تو پر اگ
 نے او کے کہ کر رسیور رکھ دیا۔
 ” میں اب تو راضی ہو۔ اس سے زیادہ میں کیا کر سکتا ہوں۔ ”
 پر اگ نے کہا۔
 ” اس غازی پورہ کے قزو پواتسٹ کی تفصیل بتاؤ اور فون کر کے

شکر سے کہو کہ وہ میرے ساتھ تعاون کرے۔ باقی کام میں خود کر
 لوں گا۔ ناٹکرنے کہا۔
 ” چا۔ پر اگ نے کہا اور پھر اس نے ایسے ہی کیا جسے ناٹکر
 نے کہا تھا اور ساتھ ہی اسے تفصیل بھی بتا دی۔
 ” کی کوئی کارمل سکتی ہے۔ ناٹکرنے کہا۔
 ” پا۔ کیوں نہیں۔ ذرا بیور بھی ساتھ ہو۔ پر اگ نے کہا۔
 ” نہیں۔ سرف کار۔ میں اس وقت واپس کر دوں گا جب
 پاکیشی اپس جاؤں گا۔ ناٹکرنے کہا۔
 ” ہے ٹک پاکیشی ساتھ لے جانا۔ میں یہ طرف سے ابلاست
 ہے۔ پر اگ نے بنتے ہوئے کہا اور انڑکام کا رسیور اخفاکر اس
 نے اپنے کسی آدمی کو بہایت دننا شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد ایک
 آدمی افس میں داخل ہوا اور اس نے کارکی پابیان موجود پاہ اندراز میں
 پر اگ کے سامنے رکھ دیں۔
 ” یہ لو۔ اس کے ساتھ ٹوکن موجود ہے اور کار پارکنگ میں
 موجود ہے۔ تو کون پر اس کا نمبر درج ہے۔ ” پر اگ نے کہا تو ناٹکر
 نے اس سے پابیان لیں اور فکریہ ادا کیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ
 ایک جدید ماڈل کی سیاہ رنگ کی کار میں سوار غازی پورہ کی طرف
 بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ویسے اس نے دیکھ لیا تھا کہ اس کار کے شیشے پر
 بھی سیاہ ستھیک موجود تھا جس پر سفید رنگ کے وجہے تھے اور
 شاید یہ اس ستھیک کی موجودگی تھی کہ راستے میں ایک جگہ پولیس

جیکنگ کر رہی تھی لیکن اس کی کار کو سرے سے روکا ہی نہیں گی تھا
ٹانگ چونکہ اگر کافرستان کے دارالحکومت میں آجائتا رہتا تھا اس نے
اسے اس شہر اور اس کے مضافاتی علاقوں کے بارے میں مخفی
معلوم تھا اس نے وہ اٹھینا سے کار چلاتا ہوا غازی پورہ کی طرف
بڑھا چلا جا رہا تھا اور پھر تکریباً الاحانی گھنٹوں کی سلسلہ اور تیرفتار
ڈرائیور ٹک کے بعد وہ غازی پورہ میں داخل ہو چکا تھا۔ زیر پوانت
ایک رہائشی کالونی کی کوئی تھی۔ ٹانگ نے کار اس کو ٹھی کے بعد
گیٹ کے سامنے لے جا کر روکی اور پھر تین بار مخصوص انداز میں
ہارن دیا تو چوتا پچانک کھلا اور ایک گپٹ آدمی باہر آگیا۔ اس کی
بیٹ سے ایک کوڑا بندھا ہوا تھا اور کاندھے سے مٹھیں گن ٹھی
ہوئی تھی۔

”میرا نام ٹانگ ہے۔“ ٹانگ نے کہا تو اس آدمی نے پہے
مودباد انداز میں سلام کیا۔

”میں پچانک کھونتا ہوں جتاب۔“ اس آدمی نے جس کا نام شکر
تھا، مودباد لمحے میں کہا اور واپس مل گیا۔ قحوڑی در بعد بڑا پچانک
کھل گیا اور ٹانگ کار اندر لے گیا اور اس نے پورچ میں کار روک
دی اور پھر نیچے اتر آیا۔ شکر اس دوران پچانک بند کر چکا تھا۔

”میں سر۔ حکم مر۔“ شکر نے کہا۔

”میں نے تم سے بہو معلومات حاصل کرنی ہیں۔“ ٹانگ نے
کہا۔

”میں سر۔ بہاں نے مجھے آپ سے مکمل تعاون کرنے کا حکم دیا ہے
تھے۔ اور سنگ روم میں آجائے۔“ شکر نے مودباد مجھے میں
کہا اور ٹانگ نے اثبات میں سرطا دیا۔ قحوڑی در بعد وہ ایک کرے
میں بیٹھ گئے جبکہ سنگ روم کے انداز میں سجا یا گیا تھا۔
”آپ کیا پہنچا پسند کریں گے۔“ شکر نے کہا۔
”کچھ نہیں۔“ قحوڑی میرے سامنے ٹانگ نے کہا تو شکر
مودباد انداز میں ناخدا کے سامنے کریں پر بیٹھ گیا۔
”جس لاکی کو جہاں پہنچا یا گیا تھا اس کے ساتھ جہاں کیا ہوا تھا۔
تفصیل سے بتاؤ۔“ ٹانگ نے کہا۔
”جتاب۔“ بہاں کے آدمی لاکی کو بے ہوشی کے عالم میں جہاں
چڑا گئے۔ مجھے بہاں نے حکم دیا تھا کہ کرتل جگدیش صاحب آئیں
گے۔ میں نے ان کے حکم کی تحریک کرنی ہے اور اگر وہ اس لاکی کو
لے جانا چاہیں تو انہیں اس کی اجازت ہو گی۔ پھر کرتل جگدیش کا
فون آگیا۔ انہوں نے کہا لاکی کو زخمیوں میں جکڑ دیا جائے اور پھر
ہوش میں لا یا جائے۔ وہ اس سے پوچھ کچھ کریں گے سچھانچے جس نے
اسے تہر خانے میں دیوار میں نصب کروں میں جکڑ دیا اور اسے اپنی
گلیں سو نگاہا دی اور باہر آگیا۔ پھر کرتل صاحب بیٹھ گئے اور میں
انہیں ساتھ لے کر تہر خانے میں گیا تو لاکی ہوش میں آجھی تھی۔ وہ
اپنائی تذر ٹانپ لڑکی تھی۔ وہ اٹا کر تل جگدیش پر چڑھ دوڑی۔
کرتل بے حد غصیلا آدمی ہے۔ اس نے اس لڑکی پر کوڑے بر سانے کا

- کرتل بجلدیں کا حلیہ اور قدوتامت کی تفصیل بتاو۔..... نائیگر
 نے کہا تو شکر نے تفصیل بتا دی۔
 کار کے بارے میں کیا تفصیل ہے۔..... نائیگر نے پوچھا تو
 شکر نے اس کی بھی تفصیل بتا دی۔
 کی تھیں انداز ہے کہ کرتل بجلدیں اس لڑکی کو کہاں لے گیا
 ہوگا۔..... نائیگر نے کہا۔
 وہ کہ رہے تھے کہ لڑکی شدید رغبی ہے اس لئے وہ اس
 خصوصی لڑکی اسپیال کامرس لے جائیں گے۔ وہاں منتظر اس کا
 ملاج ہو گا پھر وہ اس سے پوچھے کچھ کریں گے۔..... شکر نے بواب
 دیتے ہوئے کہا۔
 کہاں فون ہے۔..... نائیگر نے پوچھا۔
 میں سر۔..... شکر نے کہا۔
 لے آؤ جاں۔..... نائیگر نے کہا تو شکر سر بلاتا ہوا انداز اور
 کرے سے باہر چلا گیا۔ نائیگر نے جینک کی اندر ورنی جیب سے مشین
 پشن لکال کر جیکٹ کی باہر والی جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی در بعد
 فون آگی تو نائیگر نے انکو اتری سے خصوصی لڑکی اسپیال کامرس کا
 نمبر معلوم کیا اور پھر ہسپیال فون کر دیا۔
 میں سر۔..... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
 کرتل بجلدیں ایک شدید رغبی لڑکی کو لائے تھے۔ اس کا کیا
 ہوا۔ میں بھرل بھکت بول رہا ہوں۔..... نائیگر نے کہا۔

حکم دیا۔ مجھے چونکہ کرتل کے حکم کی تعییں کا حکم دیا گی جماں نے
 میں نے ان کے حکم کی تعییں کی۔ لڑکی خاصی رغبی ہو گئی اور پھر
 اپنائک اس کے ہاتھ کروں سے نکل آئے اور وہ لڑکی شدید رغبی
 ہونے کے باوجود کسی بھروسے مطروح نہ پہنچت پڑی۔ مجھے
 اس نے مجھے اگر ادیا۔ کرتل بھی گر گیا لیکن میرے ہاتھ میں کوڑا رہ
 گیا تھا۔ میں نے کوڑا مار کر اسے گرا دیا اور پھر اپنہ کر اس پر ہے
 دوپے کوڑے برسانے تو وہ ہے ہوش ہو گئی۔ کرتل بجلدیں نے کہا
 کہ اس نے اس سے پوچھے کچھ کرنی ہے اگر وہ سرگنی تو وہ اس سے
 پوچھے کچھ بد کر سکے گا اس نے اس نے میڈیکل ہائیکس لائسنس کا حکم دیا۔
 کرتل بجلدیں اور میں نے مل کر اس کے دشمنوں کی بینڈنگ کی اور پھر
 کرتل بجلدیں نے اسے طویل بے ہوشی کا انکشناں لگادیا اور مجھے حکم
 دیا کہ اسی حالت میں ان کی کار کی سیٹوں کے درمیان ڈال دیا
 جائے۔ میں نے حکم کی تعییں کی اور وہ اس لڑکی کو لے کر واپس پہنچ
 گئے۔..... شکر نے تفصیل سے سب کچھ بتاتے ہوئے کہا اور نائیگر
 کو روزی راسکل پر اس طرح کوڑے برسانے کا سن کر یوں گوسیں
 ہونے لگا تھا جیسے کسی نے اس سے دل پر بوچھہ ڈال دیا ہو۔
 تھیں ایک لڑکی کو اور وہ بھی بندھی ہوئی کو کوڑے مارتے
 شرم نہیں آئی۔..... نائیگر نے ہڑاتے ہوئے مجھے میں کہا۔
 میں نے تو حکم کی تعییں کرنا تھی جناب وردہ بس مجھے گولی مار
 دیتے۔..... شکر نے بواب دیا۔

نے کریل دبایا اور پھر ٹون آئے پر اس نے لڑکی کا باتیا ہوا فون نمبر پر لیں کرنا شروع کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجئے کی آواز مسلسل سانپی دیتی رہی لیکن کسی نے رسیور پر اٹھایا تو نائیگر نے رسیور رکھا اور اٹھ کر واہا۔ اس کا ہاتھ جیکٹ کی اس جیب میں بچنے لگا اٹھا جس میں مٹھین پٹھل موجود تھا۔

تم نے اس بندھی ہوتی لڑکی پر کوڑے بر سائے تھے۔
کیوں۔۔۔ نائیگر نے کہا تو شکر اس طرح چوٹک کر اسے دیکھنے کا بھی اسے نائیگر کے لیے کی جدیلی پر حیرت ہو رہی ہو کیونکہ واقعی یہ فتنہ بولتے ہوئے نائیگر کا پھر بلکہ بدلت بدل گیا تھا۔

لیچے ایسا کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔۔۔ شکر نے کہا۔
اس کا مطلب یہ ہے کہ تم چٹے بھی کسی نہ کسی کے حکم کے تحت ایسا کرتے رہے ہو۔۔۔ نائیگر نے کہا۔

یہ سر۔۔۔ سینکڑوں بار۔۔۔ شکر نے اس بار اس انداز میں مسکراتے ہوئے کہا بھی اس نے نائیگر کو اپنے کسی بڑے کارناٹے کے بارے میں بتایا ہوا۔

تم نے بندھی ہوتی ہے بس لڑکی پر کوڑے بر سا کر ناقابل معافی برم کیا ہے۔۔۔ لیچے۔۔۔ نائیگر نے خاتمے ہوئے کہا اور پھر اس سے چٹلے کہ شکر کچھ کھٹا نائیگر کا ہاتھ جیب سے باہر آیا اور نہست روٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی شکر جنمبا ہوا اچمل کر پشت کے بل گرا اور پھر لمحے تھوپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔۔۔ نھیک دل پر پڑنے

وہ اب سے دو گھنٹے چلتے اسے ڈسچارج کر اکر لے گئے ہیں
جواب۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

کہاں لے گئے ہیں۔۔۔ نائیگر نے پوچھ کر پوچھا۔
سر۔۔۔ ان کا پتہ کارڈ میں درج ہو گا۔۔۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں پھیک کر کے بتا سکتی ہوں۔۔۔ لڑکی نے مودبادہ لیجے میں جواب دیا۔

ہاں بیٹاؤ اور سنو۔ اچھی طرح غور کر کے پڑھتا ہے۔۔۔ یہ احتیاطی اہم معااملہ ہے۔۔۔ نائیگر نے کہا۔

لیں سر۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر تمام وہ شی

ٹھیک ہو گئی۔۔۔ اسے کیا آپ لائن پر ہیں۔۔۔ تصوری در بعد لڑکی کی آواز دوبارہ سانپی دی۔۔۔

لیں۔۔۔ کیا پتہ ہے۔۔۔ نائیگر نے پوچھا۔
من ویو کا لوٹی۔۔۔ کوئی نہیں بخوبدہ اے بلاک سر۔۔۔ دوسری طرف سے پتہ بتایا گیا۔

وہاں کا فون نمبر بھی درج ہو گا وہ بھی بتاؤ۔۔۔ نائیگر نے کہا۔
لیں سر۔۔۔ نوٹ کریں۔۔۔ لڑکی نے کہا اور نہیں بتانا شروع کر دیا۔۔۔ وہ ایسے بول رہی تھی جیسے کسی کارڈ پر لکھا ہوا دیکھ کر پڑھ رہی ہو۔۔۔

اوکے۔۔۔ تھیک یو۔۔۔ نائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس

والی گویوں نے اسے زیادہ درستک تجھے کی بھی سہلت نہ دی تھی۔
 تاں سینگر نے ایک نفرت بھری لکھراں پر ڈالی اور پھر مڑ کر وہ تجھ تجھ قدم
 اٹھاتا ہوا کرے سے باہر آگیا۔ اس نے آکر پھانک کھولا اور بھرا بینی
 کار مسارت کر کے اس نے پھانک کے باہر لے جا کر روکی اور نیچے اتر
 کر اس نے پڑا پھانک بند کیا اور پھر کار میں بیٹھ کر اس نے کار مسارت کر
 نے اسے باہر سے بند کیا اور پھر کار میں بیٹھ کر اس نے کار مسارت کر
 کے آگے بڑھا دی۔ اب اس کی کار تیزی سے داہیں دار اکھومت کی
 طرف بڑھی پلی جا رہی تھی کیونکہ سن وہ کاکوئی ہے اس نے
 جانا تھا شہر کے دوسرے سرے پر تھی اور شہر ملٹی کر بھی اسے پورا شہر
 کر اس کر کے سن وہی کاکوئی میں ہے پھر تھا یہیں کار کی تیز رفتاری کی وجہ
 سے اسے یقین تھا کہ وہ جلد ایساں ملٹی جائے گا۔ اس کے ساتھ
 ساتھ وہ سوچ رہا تھا کہ اس کو نہیں میں کرٹن جگدیش یا روزی راسکل
 موجود ہو گی یا نہیں۔ وہیں بہاں کسی کے قون اخذا کرنے سے تو
 یہی ظاہر ہوتا تھا کہ یہ کوئی خالی ہے یعنی اس کے باوجود وہ اوہ رہاں
 لئے چاہرہ تھا کہ اول تو اس کے علاوہ اور کوئی کلیو اس کے پاس نہیں
 تھا دوسرے یہ کہ اسے اسید تھی کہ شاید اس کو نہیں سے اسے کوئی
 ایسا کیوں مل جائے جس پر کام کر کے وہ کرٹن جگدیش اور روزی
 راسکل تک مل جائے گے۔

روزی راسکل کی آنکھیں کھلیں تو چلتے تو کافی درجک اسے ایسے
 محوس ہوا جیسے وہ دھوئیں میں بینی ہوئی ہو اور دھوئیں کے ساتھ
 ساتھ پکراتی پھر رہی ہو یعنی پھر آہست آہست اس کے دھوئیں بیٹھ اور
 آہتے ٹپتے گئے اور اس کے ساتھ ہی ۷۰ یا دیکھ کر پھونک چڑی کے وہ
 اس کرے میں ہے اس کی کرٹن جگدیش اور شکر سے لڑائی ہوئی
 تھی موجود ہوئے کی جائے کسی ہسپتال کے کرے میں بیٹھ پڑی
 ہے اور بیٹھ کے ساتھ ہی ڈریں موجود تھیں۔ یہ کرہ خالی تھا۔ اس
 کے چشم پر سرخ رنگ کا کسلی تھا اور ابھی روزی راسکل یہ سوچتے ہی
 رہی تھی کہ اسے ہے اس کون لایا ہے کہ کرے کا دروازہ کھلا اور ایک
 نر اندر داخل ہوئی لیکن روزی راسکل اس کی یو میغام دیکھ کر
 پھونک چڑی کیونکہ ایسی یو میغام مژہی ہسپتاوں کی نریں ہمہنگی
 تھیں۔

بیٹے کے ساتھ کلپٹ کئے ہوئے رکھا گیا ہے۔۔۔ نرنس نے محل کی
چینگ کرتے ہوئے روزی راسکل سے پوچھا۔
ہاں۔۔۔ میں نے اجتماعی بھائیانک جرم کیا ہے کہ یہ کہنے ابھی تک
زندہ ہے لیکن میں اسے چھوڑ دیں گی لیکن۔۔۔ میں کی بھیاں توڑ کر
اس کی لاش کتون کے آگے ڈال دیں گی۔۔۔ سربراہ نام روزی راسکل ہے
روزی راسکل۔۔۔ یہ مجھے جانتا ہی نہیں۔۔۔ اس کہنے نے بھوپر بڑی نظریں
ڈالیں۔۔۔ مجھے جاندار محنت کہا ہے۔۔۔ اب میں اسے بے جان بنانے کے
چھوڑ دیں گی۔۔۔ روزی راسکل نے اجتماعی فصلیے لئے میں مجھے
اونے کہا تو نرنس جو اس دوران خوف سے آنکھیں پھیلانے کمودی تھی
تیزی سے مڑ کر دوڑتی ہوئی کرے سے باہر پلی گئی۔۔۔ شاید وہ یہ بھی
تھی کہ روزی راسکل کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔ یقیناً وہ کسی ڈاکٹر کو
بلانے کی ہو گی۔۔۔ تھوڑی در بعد دروازہ کھلا اور ایک اوسمی مگر ڈاکٹر
تیزی سے اندر داخل ہوا۔۔۔ اس کے پیچے وہی نرنس تھی لیکن وہ ابھی
ٹک کہی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔۔۔

کیا ہوا میں آپ کو۔۔۔ نرنس نے بتایا ہے کہ آپ اچانک پچھے گئی
تھیں۔۔۔ ڈاکٹر نے قریب آکر روزی راسکل سے پوچھا۔

”نرنس نے سربراہ جرم پوچھا تھا اور میں اسے جرم بتا رہی تھی۔۔۔
روزی راسکل نے کہا۔۔۔

”یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔ یہ ہسپتال ہے۔۔۔ ہمہاں آپ صرف
مرغیں ہیں اور میں۔۔۔ نرنس اسے اچکش نگاہ اور چلو۔۔۔ ڈاکٹر نے

”تمہیں ہوش آگیا۔۔۔ گذشت۔۔۔ جب تمہیں ہمہاں لایا گیا تھا تو
تمہاری حالت بے حد خوب تھی لیکن اب تم ایک دو روز مزید ہمہاں
رہنے کے بعد تھمیک ہو جاؤ گی اور تمہیں ڈیجارج کر دیا جائے گا۔۔۔
نرنس نے ہڈے شفقت بھرے لئے میں اس کا بازو تھپٹپٹاتے ہوئے
کہا۔۔۔

”مجھے ہمہاں کون لایا ہے۔۔۔ روزی راسکل نے پوچھا۔
”کرٹل جگدیش۔۔۔ نرنس نے جواب دیا اور پھر اس سے چھٹے کے
مزید کوئی بات ہوتی کرے کا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور روزی
راسکل نے بے اختیار ہوتے پھٹکتے کیونکہ کرے میں داخل ہونے
 والا کرٹل جگدیش تھا۔

”آئیے سر۔۔۔ اسے ہوش آگیا ہے۔۔۔ اب یہ تھمیک ہے۔۔۔ نرنس
نے کرٹل جگدیش سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں واقعی۔۔۔ اس کے پھرے کی رنگت بتا رہی ہے کہ اب یہ
باکل تھمیک ہے لیکن اسے کلپٹ تو کیا گیا ہے بیٹے کے ساتھ یا
نہیں۔۔۔ کرٹل جگدیش نے کہا۔

”میں سر۔۔۔ یہ کلپٹ ہے۔۔۔ نرنس نے جواب دیا۔
”اوے کے۔۔۔ میں ڈاکٹر سے ملتا ہوں۔۔۔ کرٹل جگدیش نے کہا اور
تیزی سے مڑ گیا۔

”کیا تم نے کوئی بھائیانک جرم کیا ہے جو کرٹل جگدیش کے
خصوصی احکامات کے تحت تمہیں اس قدر زخمی حالت میں لا کر بھی

کہا۔

"میں سر..... نہ فتنے کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا تجھش اس نے آگے پڑھ کر روزی راسکل کے بازوں میں لگادیا۔ چند لمحوں بعد روزی راسکل کو یوں محسوس ہوا جسے وہ ایک بار پھر باولوں میں تیر رہی ہے تو اور پھر آہست آہست اس کے ذہن پر تاریکی پھیلیتی چلی گئی۔ پھر خایر کچھ دری بعد یہ تاریکی سنتنے لگی اور جسے ہی اس کا شعور پوری طرح بیوار ہوا تو وہ یہ دیکھ کر حرج ان رہ گئی کہ وہ اب اپنال کے بیٹے، ہوئی کری ہوئے کی بجائے کسی اور کمرے میں دیوار کے ساتھ رکھی ہوئی کری پر یعنی ہوئی ہے اور اس کے دونوں بازوؤں کو عقب میں کر کے رہی سے باندھ دیا گیا تھا اور اس کے جسم کے گرد بھی رہی بندگی ہوئی تھی جبکہ کمرہ خالی تھا۔

"-- یہ سب کیا ہوا ہے۔ کیا میں کسی جادو نگری میں ہجھ گئی ہوں۔" روزی راسکل نے حرث بھرے لئے میں بڑلاتے ہوئے کہا یہیں دوسرے لئے اس کی نظریں سائنس دیوار پر گلی ہوئی ایک تصور پر پڑیں تو وہ بے اختیار چونک پڑی۔ تصویر کر خل بندگی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا یہ کرنل بندگیں مجھے اپنے گمر لے آیا ہے۔ کیوں۔" روزی راسکل نے لاثشوری انداز میں بڑلاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار چونک چڑی۔

"اوہ۔ اس کہنے کی نیت خراب ہو گئی ہے۔ میں اس کی بوسیاں

از ادوں گی۔" روزی راسکل نے بے اختیار دانت پیٹھے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ہدیہ غصے کے عالم میں اس نے اپنے بازوؤں کو زور زور سے جھکنے دینے شروع کر دیئے۔ بھلے تو سوائے اس کے کہ اس کے اپنے جسم میں درود کی تحریریں ہی دوڑنے لگیں لیکن جلد ہی اسے احساس ہو گیا کہ رسیاں ڈھلی پڑ گئی ہیں تو اس نے تریخ وحشت بھرے انداز میں جسم کو جھکنے دینے شروع کر دیئے لیکن سوائے اس کے کہ رسیاں کچھ اور ڈھلی پڑ گئی تھیں اور کچھ نہ ہوا تو تو ایک خیال کے چوت روزی راسکل نے یہ دن کے دور پر اپنے جسم کو یعنی کی طرف پوری قوت سے دھکیلا۔ اس کے عقب میں دیوار تھی۔ اس کی کری پوری قوت سے دیوار سے نکراتی اور پھر تحریری سے آگے کی طرف بھلی اور اس کے ساتھ ہی روزی راسکل کے جسم نے قلاہاری کھانے کی کوشش کی اور اس کو کوشش میں وہ بہلو کے بل ایک دھماکے سے فرش پر گری تو لگدی کی کری کا بازو ایک سائیلٹ سے نوٹ گیا یہیں اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جسے رسیاں نوٹ گئی ہوں اور وہ اچھل کر بہلو کے بل فرش پر جا گری ہو۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی یہیں دوسرے لئے یہ محسوس کر کے بے اختیار اس کے ہوٹ بھیج گئے کہ وہ ابھی تک رسیوں کی گرفت میں تھی۔ یہ اور بات تھی کہ سب رسیاں کافی ڈھلی ہو چکی تھیں لیکن اس کے ساتھ وہی ہی بندھے ہوئے تھے۔ اس نے دونوں بازوؤں کو سائیلٹوں پر کر کے اس انداز میں بھولے دینے کی

کوشش کی بھے کوئی دائیں یا نیں لامبی چلا رہا ہو جس کا شیخ یہ ہوا
کہ اس کا جسم آہست آہست ایک سانپ پر کھستا چلا گیا اور جد ٹھوں
بعد وہ رسیوں اور کریں کی گرفت سے باہر آگئی۔ اس کے ساتھ ہی وہ
انٹ کر کھوی ہو گئی لیکن اس کے باقاعدے بھی تک اس کی پشت پر
بندھے ہوئے تھے۔ اس نے ہاتھوں کو ایک دوسرے سے رگلانگ کی
کوشش شروع کر دی تاکہ اس کے سلسلہ حرکت کرنے سے یا تو
رسی ڈھیلی ہو جائے یا پیر وہ گاہنہ کھل جائے لیکن بے سود کیونکہ
گاہنہ ہای خصوصی طور پر باندھی گئی تھی۔ ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی
کہ کیا کرے اور کیا نہیں کہ اپاہنگ کرے کا اکوتا دروازہ ایک
دھماکے سے کھلا اور اس کے ساتھ ہی کتن جگدیش اندر داخل ہوا۔
وارے۔ یہ کیا۔ تم۔ تم آزاد ہو گئی۔ کرت جگدیش نے
ہے اختیار اچھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ایک باقاعدہ تیزی
سے کوت کی جیب میں گیا ہی تھا کہ روزی راسکل میں چل پڑی۔

۰ تم کہیں آدمی۔ تم ابھی زندہ ہو۔ روزی راسکل نے یہ لفک
چھین ہوئے کہا اور دوسرے لمحے بھی چھتی ہے اس طرح وہ یہ لفک
کسی بھاری پرندے کی طرح دو قدم دوڑ کر فضا میں اچھلی اور اس کے
ساتھ ہی اس کے دونوں ہزارے ہوئے پیر پوری قوت سے کرت
جگدیش کے سینے پر چلے اور وہ چھتا ہوا اچھل کر پشت کے بل چھپ جا
گرا جبکہ اس کے باقاعدے پسل تک کر ایک طرف جا گرا تھا۔ روزی
راسکل بھی اس پر چلانگ لگانے کے شیخ میں پشت کے بل فرش پر

گری لیکن فوراً ہی اس نے قلبازی کھاتی اور پھر انٹ کر کھوی ہوئی
ہی تھی کہ یہ لفکت کرت جگدیش بھی قلبازی کھا کر کھرا ہوا اور اس
نے اس طرف کو دوڑنگاوی ہے ماں اس کا مشین پسل پر اتحاد لیکن اس
سے بھٹکے کہ وہ جھک کر پسل الحاتاروزی راسکل نے اس پر چلانگ
نگادی لیکن کرت جگدیش اب سنبھالا ہوا تھا اس لئے وہ تیزی سے گھوم
گیا اور روزی پر راسکل لپٹتے ہی زور میں من کے بل فرش پر گری اور
آگے کی طرف چھٹتی پلی گئی۔ اس کے من سے ہمکی سی جن ننکی لیکن
اس نے لپٹتے آپ کو بروقت سنبھال لیا اور انٹھنے کے لئے تیزی سے مڑ
ہی رہی تھی کہ یہ لفکت بیٹت بیٹت کی آوازوں کے ساتھ ہی گرم
سلامیں اس کے جسم میں گھٹتی پلی گئیں اور اس کے ساتھ ہی روزی
راسکل کی آنکھوں کے سلسلے سیاہ پر وہ پھیلتا چلا گیا۔ پھر جب یہ پردہ
ہٹا تو روزی راسکل کے من سے ہے اختیار کراہ تکل گئی اور اس نے
ہے اختیار انٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے یہ محوس کر کے
پونک پڑی کہ وہ اس کرے میں نہیں تھی جہاں اس پر فائزگاں کی
گئی تھی بلکہ ایک بار پھر وہ کسی اسپیال کے بیٹھ پر تھی۔ اس کے
جسم پر سرخ رنگ کا کمبل تھا اور ایک نرنس اس کے بیٹھ کے قریب
رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھی تھی۔ روزی راسکل کے کرپٹے ہی وہ نرنس
ایک طرح سے اچھل کر کھوی ہو گئی۔

"اوه۔ اوه۔ گلہ گاڑ۔ آپ کو ہوش آگیا۔ میں لا کر کر کو بلاتی
ہوں۔ نرنس نے الیے سرت بھرے بیٹھ میں کہا جسے روزی

راسکل کے ہوش میں آئے سے اسے حقیقی صرفت حاصل ہوئی ہو۔
” یہ آخر مریے ساتھ کیا ہوا رہا ہے ” روزی راسکل نے ایک
بار پھر بڑھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہے اختیار
بھر تھری سی لی کیونکہ اسے ہو شہر ہوتے سے بھٹک کا دلو گدیا آگی
حاجب ریست رست کی آوازوں کے ساتھ ہی اسے اپنے جسم میں گرم
سلانیں گئیں کا احساس ہوا تھا۔

” حریت ہے کہ میں پھر بھی زندہ ہوں ” روزی راسکل نے
کہا اور اسی لمحے ورزاہ کھلا اور ایک لمحے تک کہا تو راسکل داخل ہوا۔
اس کے بیچے دہی خس تھی جو اسے ہوش میں دیکھ کر راکٹ کو بلاۓ
چلی گئی تھی۔

” آپ کو جی زندگی مبارک ہو مس روزی راسکل ” راکٹ
نے قریب آکر بڑے صرفت بھرے لمحے میں کہا تو روزی راسکل ہے
اختیار ہونک پڑی۔

” آپ کو سیرا نام کس نے بتایا ہے ” روزی راسکل نے
حریت بھرے لمحے میں کہا۔

” مسٹر نائگر نے جو آپ کو سہا لے آئے تھے ۔ ویسے میں نے
جس طرح مسٹر نائگر کو آپ کے لئے پریشان دیکھا ہے اور جب بکھ
آپ کا آپریشن نکمل نہیں ہوا جس میں تین گھنٹوں سے زیادہ وقت لگا
ہے مسٹر نائگر آپریشن روم کے باہر راہداری میں سلسل پریشانی
سے ٹھیک رہے ہیں ۔ لگتا ہے کہ ان کے دل میں آپ کے لئے فضوسی

جن باتیں راکٹ نے سلسل بھلتے ہوئے کہا۔ ساتھ ساتھ
وہ اپنے معمول کی بیٹھنگ بھی کئے چلا جا رہا تھا۔
” میں اس وقت کہاں ہوں ” روزی راسکل نے احتیاط
حریت بھرے لمحے میں کہا۔
” دارالحکومت کے ایک پرایمیٹ اسپتال میں ۔ کیوں ۔ آپ
کیوں پوچھ رہی ہیں ” راکٹ نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔
” دارالحکومت کس کا ۔ کافر سان کا یا پاکیشیا کا ” روزی
راسکل نے کہا تو راکٹ اور اس کے ساتھ کھوئی نرس دونوں ہے
اختیار ہونک پڑے۔
” مس صاحب ۔ آپ کو تین گویاں گلی تھیں اور آپ کی ہو حالت
تھی اگر مسٹر نائگر آپ کو احتیاطی ماہراہ اداز میں اپنی کار میں ڈال
کر فوری طور پر سہاں دہنچاتے تو آپ کا زندہ بچنا تا سکن تھا اور آپ
کہ رہی ہیں کہ یہ پاکیشیا کا دارالحکومت ہے ۔ پاکیشیا دارالحکومت
سہاں سے پڑ ریا ہے جیسے تھا اسی چار گھنٹوں کا سفر ہے ” راکٹ
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
” اسی لئے تو پوچھ رہی کیونکہ تائیگر تو پاکیشیا میں ہے سہاں وہ
کیسے آسکتا ہے اور پھر وہ بھی میرے پاس ” روزی راسکل نے
چھلانے ہوئے لمحے میں کہا۔
” یہ تو ہمیں معلوم نہیں ہے ۔ یہ تو وہی بتا سکتے ہیں کہ وہ سہاں
کیسے پہنچ گئے ہیں ۔ وہ آفس میں موجود ہیں اور آپ سے ملاقات کے

لئے بے قرار ہیں سہم انہیں اندر بیچ رہے ہیں۔ آپ ان سے تفصیل پوچھ لیں۔ ڈاکٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مزکر دروازے کی طرف پڑھ گیا۔ نرس بھی ٹرے الحانے اس کے بچھے ہوتی ہوئی کرے سے باہر پلی گئی۔

”ناٹیگر جہاں کے ہنگامی اور وہ بھی وہاں جہاں میں شدید رُغبی ہو کر پڑی تھی اور وہ کہنے کرتل جگدیش۔ وہ کہاں ہے۔ روزی راسکل نے حرمت بھرے لجے میں پڑھاتے ہوئے کہا۔ تمودی در بعد کرے کا دروازہ کھلا اور روزی راسکل کے بھرے پر حقیقی حرمت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ آنے والا داقی ناٹیگر ہی تھی درد اس سے پہلے اس کا خیال تھا کہ جہاں اسے لانے والا کوئی متعاقی آدمی ہو سکتا ہے۔ جس کا نام بھی ناٹیگر ہو گا یہیں اب جو ناٹیگر کرے میں داخل ہوا تھا وہ اصل ناٹیگر تھا۔

”میں زندگی مبارک ہو روزی راسکل۔ ناٹیگر نے قدرے سکراتے ہوئے کہا۔

”ھلکی۔ یہیں تم جہاں کافی سان کے دار الحکومت میں کیسے ہنگے اور پھر وہاں کے ہنگے جہاں میں زخمی ہوتی تھی۔ یہ سب کیا ہے کیا تم انسان کی بجائے جن بحوث ہو۔ روزی راسکل نے حرمت بھرے لجے میں کہا۔

”میں تو کرتل جگدیش کو ٹریس کرتے ہوئے اس کو سمجھ ہنچا تھا جہاں تم شدید رُغبی حالت میں پڑی نظر آگئی۔ تھا اسے ساتھ

کرتل جگدیش بھی بے ہوش پڑا ہوا تھا لیکن اس کی حالت نادمل تھی شاید اس کے سر کے عقیقی حصے میں بہوت آئی تھی لیکن جہاری حالت اس قدر خست تھی اور جہارا اس قدر خون تکل چکا تھا کہ جہاری روح ایک لاد سے جہارے گئے تھک ہنگامی تھی۔ چونکہ ایک انسانی جان کو بچانا فرض ہوتا ہے اس لئے میں نے فوری کارروائی کی اور جہیں کار میں ڈال کر وہاں سے اس پر ایمیڈ اسپیال میں لے آیا۔ جہاں جہاری حالت دیکھ کر ڈاکٹر بھی مایوس سے نظر آ رہے تھے لیکن تین مصنفوں کے طویل آپریشن کے بعد انہوں نے جب بچے بیانیا کہ تم نئے گئی ہو اور جہاری حالت اب خطرے سے باہر ہے تو میں مطمئن ہو کر واپس اس کو سمجھ پڑھتا کہ وہاں جہارے ساتھ ہی ہے ہوش پڑے ہوئے کرتل جگدیش کو کورکر سکون لیکن جب میں وہاں گی تو کوئی خالی تھی۔ کرتل جگدیش اس دوران ہوش میں اکر وہاں سے چاچکا تھا۔ میں اسے نریں کرتا رہا لیکن دو دنوں کی خفت وہاں سے چاچکا تھا۔ میں اسے نریں کرتا رہا لیکن دو دنوں کی خفت کوشش کے باوجود وہ نریں نہیں ہو سکا۔ میں جہاں فون کر کے جہارے پارے میں معلومات حاصل کرتا رہا۔ میں نے گران صاحب کو بھی جہارے پارے میں رپورٹ دی تو انہوں نے بچے حکم دیا کہ میں جہارے پاس اسپیال میں رہوں۔ ان کے حکم پر میں جہاں آگیا اور یہ اٹھ تعالیٰ کا کرم ہے کہ جہیں ہوش آگیا ہے۔ اب بچے جہاں نہ رہتا پڑے گا۔ ناٹیگر نے قدرے سپاٹ لجے میں کہا۔

تم سے ملنے گی تو مجھے اندازہ ہوا کہ جسیں اخوا کریا گیا ہے۔ میں نے بارہ عمارت کو روپورت دی تو انہوں نے مجھے جسیں نہیں کرنے پا چکر دیا۔ پھر جس نے تمہارے اخوا پر کام کیا تو مجھے معلوم ہو گیا کہ جسیں ماسٹر قاسم نے اخوا کرا کر اپنی مخصوصی لائی و اسٹ قلاور کے دریے کافر سان میں لمحات پر ہمچا دیا ہے جہاں سے جسیں کافر سان کے ایک گینکسٹر کے اویسوں نے ایک کوٹی میں ہمچا دیا۔ میں دہاں ہمچا تو دہاں کا پو اسٹ اچارج ٹکڑے موجود تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ تم کوئے کھانے کی وجہ سے دٹی ہو کر بے ہوش ہو گئی تھی اور کرٹل بلڈیش تم سے کوئی معلومات حاصل کرنا پاہتا تھا اس لئے وہ جسیں دہاں سے کسی اسپیتال میں لے گیا۔ میں نے ہسپیت اس کر لیا۔ دہاں سے معلوم ہوا کہ تم نحیک ہو گئی ہو اور کرٹل بلڈیش جسیں اسپیتال سے ڈسچارج کرا کر اپنے ساق لے گیا ہے۔ دہاں ڈسچارج کا ذریعہ کر کر کرٹل بلڈیش نے اپنا پتہ اور فون منبر درج کرایا تھا۔ وہ میں نے فریں کر دیا پھر دہاں فون کیا تو کسی نے اتنا نہیں کیا یہ کہ میں اس پتے پر ہمچا تو دہاں جہاری حالات احتیاط خست ہو رہی تھی سہ جانپہ جہاری زندگی چانے کے لئے میں جسیں اسپیتال لے آیا اور پھر میرے واپس چانے بھک کر کر کرٹل بلڈیش غائب ہو گیا۔ جسیں کس نے کہا تھا کہ تم اتنی رخی ہو جاؤ۔ اگر لڑنا بھروسنا نہیں آتا تو مت لڑا کرو۔ اگر تم اس قدر خدید رخی شہوتی تو کر کر کرٹل بلڈیش میرے ہاتھ سے نکل سکتا تھا۔..... ماں سیگر نے آخر میں جو کچھ کہا تھا

۔ نحیک ہے۔ جہادا ٹکڑی کے تم نے میری جان بچانے کی کوشش کی۔ اب میں ہوش میں آگئی ہوں اس لئے اب ہماں جہاری ضرورت نہیں رہی۔ تم چاہتے ہو۔..... روزی راسکل کا بھر ماں سیگر سے بھی زیادہ سپاٹ ہو گیا تھا۔

۔ جسیں پا کیشیا سے اخوا کر کے ماسٹر قاسم نے ہماں کافر سان ہمچا یا تھا اور اس بات کو آج پانچواں دن ہے۔ ان پانچ دنوں میں تم پر کیا گوری ہے۔..... ماں سیگر نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار ہو نکل پڑی۔

۔ جسیں ڈسپ کیے معلوم ہوا۔ کیا تم میرے مجھے ہماں آئے ہو۔..... روزی راسکل کے بھرے پر بیکٹ سرفی سی آگئی تھی۔

۔ میں نے بھٹے بھی جسیں بتایا ہے کہ میں کر کر کرٹل بلڈیش کو فریں کرنے ہماں آیا ہوں۔ اب دوبارہ پھر بتا رہا ہوں۔..... ماں سیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

۔ تو پھر جسیں میرے پارے میں کیے معلوم ہوا کہ مجھے ماسٹر قاسم نے اخوا کر کے ہماں ہمچا یا تھا۔..... روزی راسکل نے کہا۔

۔ تم نے خود بتایا تھا کہ دلمہ سیگر اور ماجھونے کا ریف کے ذریعے ڈاگ جائسن کو ڈاکٹر شوائل کے قتل کے لئے کر کر کرٹل بلڈیش کی خاطر ہاتھ کیا تھا۔ جب میں نے یہ روپورت بار کو دی تو انہوں نے جہاری کوششوں کی اور جہاری جب الٹمنی کی بے حد تحریف کی اور مجھے حکم دیا کہ میں تم سے مل کر مزید تفصیلات معلوم کروں یعنی جب میں

بے حد کمزور ہیں اور ابھی اعصابی طور پر بھی بے حد کمزور ہیں اس نے
ایسی کیفیت ہو جاتی ہے مولیے اگر میں نہ آجاتی تو شاید یہ نجٹ سکتی
چیز۔۔۔۔۔ نرس نے روزی راسکل کو انجشن بگاتے ہوئے کہا۔
”اوہ آئی ایم سوری۔۔۔۔۔ نائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ
مزکر کر کرے ہے باہر چلا گیا۔ انجشن لگنے کے پچھے وہ بعد روزی راسکل
نے آنکھیں کھویں تو نرس کے چہرے پر سکراہٹ اپر آئی کیونکہ
اس کی آنکھوں کی کیفیت بماری تھی کہ اب وہ نصیک ہو چکی ہے۔
”چلا گیا ہے یا نہیں نائیگر۔۔۔۔۔ روزی راسکل نے ادھر اور
دیکھتے ہوئے کہا۔

”بھی ہاں۔۔۔۔۔ سوری کر کے پڑھ لے گئے ہیں۔۔۔۔۔ نرس نے کہا۔

”سوری کر کے۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔۔ کس بات کی سوری۔۔۔۔۔ روزی
راسکل نے حیران ہو کر پوچھا۔

”اس بات کی کہ ان کی کسی بات پر آپ کو غصہ آگیا تھا اور آپ
کی حالت دوبارہ خراب ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ نرس نے کری سنجھاتے
ہوئے بخوبی دیا۔

”کیا اس نے واقعی سوری کہا تھا۔۔۔۔۔ روزی راسکل کے لئے
میں ایسا ماٹر تھا جیسے اسے نرس کی بات پر یقین نہ آ رہا۔۔۔۔۔

”نچے کیا ضرورت ہے جھوٹ بولنے کی سس۔۔۔۔۔ نرس نے کہا۔
”اچھا۔۔۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ کچھ کچھ انسانیت ابھی اس کے اندر
وجود ہے۔۔۔۔۔ میں تو بھی تھی کہ وہ بالکل ہی جانور ہے۔۔۔۔۔ روزی

اے سن کر روزی راسکل کا بھرہ بیکٹ نہیں سے سب اٹھا۔
”بھجے لڑتا نہیں آتا۔۔۔۔۔ کہہ دہے ہو تم۔۔۔۔۔ میرے ہاتھ بندھے
ہوئے تھے اور بھجے کری پر رسمیوں سے یاد ہا گیا تھا مگر اس کے
پاہ جو دمیں نے اس کرن جلدیں کو گرا دیا تھا۔۔۔۔۔ تو مشین پسل
اس کے ہاتھ لگ گیا تھا اور وہ بھجے گویاں مارنے میں کامیاب ہو گیا
درست میں اس کی ایک ایک پڑی اس طرح بندھے ہوئے ہاتھوں سے
ہی توڑا ڈالتی اور ستو۔۔۔۔۔ اب جھاری عیناں موجودگی میں برداشت نہیں
کر سکتی۔۔۔۔۔ تم جا سکتے ہو۔۔۔۔۔ اپنی فکل ٹک کردا بھی اسی وقت۔۔۔۔۔ روزی
راسکل نے بھیجئے ہوئے کہا۔

”اوہ۔۔۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔ اچانک دروازہ کھلنے کی آواز کے
ساتھ ہی نرس کی پریشان سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی وہ
تیزی سے اندر داخل ہوئی۔۔۔۔۔

”آپ کی حالت نصیک نہیں ہے۔۔۔۔۔ پلیز مسٹر نائیگر آپ باہر
چاہیں۔۔۔۔۔ نرس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے
کر کے میں موجود الماری سے انجشن نکال کر حیار کرنا شروع کر دیا۔
روزی راسکل کا بھرہ پسپتہ میں ذوب چکا تھا اور اس کی آنکھیں بند ہو
گئی تھیں۔۔۔۔۔

”کیا ہوا ہے اسے۔۔۔۔۔ ابھی تو اچھی بھلی باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔ نائیگر
نے حیران ہو کر کہا۔۔۔۔۔

”اپنیں شاید آپ کی کسی بات پر غصہ آگیا ہے۔۔۔۔۔ جسمانی طور پر

راسکل نے کہا۔

وہ واقعی ہے حد اچھے ہیں۔..... نر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

سنو۔ جہیں ضرورت نہیں اس کی تعریف کرنے کی تھیں۔۔۔

روزی راسکل نے بیکنٹ غصیلے لمحے میں کہا۔

میرا یہ مطلب نہ تھا میں۔۔۔ وہ آپ کا ہے اور آپ کا ہی رہے گا۔

میں نے اس کی آنکھوں میں آپ کے لئے جو جذبات دیکھے ہیں ॥

خاص اقسام ہیں۔۔۔ نر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسے

الماہے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

کاش ایسا ہوتا۔۔۔ لیکن وہ تو جانور ہے جانور۔۔۔ ہر قسم کے

احساسات سے عاری۔۔۔۔۔۔ روزی راسکل نے بڑھاتے ہوئے کہا اور

اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بند ہو گئیں۔۔۔ شاید نر نے کوئی

ایسا انجمن نکایا تھا جس کی وجہ سے وہ نیند کی وادی کی گہرائی میں

اتری پلی جا رہی تھی۔

کرنل بگدیش اس وقت اپنے آفس میں موجود تھا لیکن ہے پہنی
اور المطرب کی وجہ سے اس کی حالت دیکھنے والی ہو رہی تھی۔۔۔ وہ بار
بار مشیاں بھیجنیتا اور بار بار سامنے رکھی ہوئی میں پر اس طرح کے
بر سامنے لگتا جسے سارا اقصو اس میز کا ہی ہوا۔۔۔ اسے بار بار وہ حلات
یاد آ رہے تھے جب اس نے روزی راسکل پر مشین پٹھل کا فائزہ کھو للا
تھا اور روزی راسکل فائزہ لگ کے پاہنہ کسی پڑیل کے سے انداز میں
نچکنی ہوئی اس کی طرف اس انداز میں ہوئی تھی کہ وہ بے اختیار لئے
پاؤں پہنچے ہٹا اور پھر کسی چیز سے اس کا پیر نکرا یا اور وہ کوشش کے
باوجود سنبھل دسکا اور اس کے سر کا پھلا حصہ پوری قوت سے عقیقی
دیوار سے نکرا یا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذین میں جیسے دھماکے
سما ہوا اور پھر تار کی چھا گئی۔۔۔ پھر جب یہ تار کی دور ہوئی اور اسے
ہوش آیا تو گو اس کے سر میں درد کی شدید بہریں سی دوڑ رہی تھیں

کیوں لے گی اور اسے کیوں گولی نہیں ماری۔ یہ باتیں سوچتے ہوئے اس نے بڑا پھانک کھولا اور پھر چھوٹا پھانک کھول کر وہ واپس اندر آیا اور اس نے اپنی کار سالارٹ کر کے اسے پھانک سے باہر نکال کر روکا اور پھر نیچے ہٹا کر اس نے پھانک بند کیا اور پھر چھوٹا پھانک اس نے باہر سے بند کیا اور اس میں لاک لٹکا کر وہ کار میں بیٹھا اور سیدھے حالتے آفس آگیا۔ آفس آنے تک اس کا ذہن ایک مطلق نیچے تک بیٹھ جانا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ ہو کوئی بھی آیا ہے وہ واقعی روزی راسکل سے ہمدردی رکھتا تھا۔ روزی راسکل شدید رُغبی تھی ہلاک نہیں ہوئی تھی اس نے وہ آدمی اسے بچانے کے لئے اٹھا کر لے گیا اور اس نے کرنل بندگیش کی طرف توجہ دی کیونکہ اگر روزی راسکل ہلاک ہو اچکی ہوتی تو لامحال اس ہمدرد کا سارا خصہ کرنل بندگیش پر ہی تھتا۔ اس نیچے سے ہو یہ بھی کچھ گی تھا کہ روزی راسکل کو اب کسی ہسپتال میں ثریں کیا جا سکتا ہے۔ پھانپہ اس نے اپنے آفس آکر سب سے ہٹلایا کام کیا کہ اپنے تمام سہراں کو دار الحکومت کے تمام چھوٹے بڑے سرکاری اور پرستیوں اسپتاں میں روزی راسکل کی موجودگی کو چیک کرنے کا حکم دے دیا اور اس نے اپنے ماتحتوں کو نہ صرف روزی راسکل کا علیہ بتا دیا بلکہ یہ بھی بتا دیا کہ وہ شدید رُغبی تھی اور لارما اس کا آپریشن کیا جا رہا ہو گا۔ اسے یقین تھا کہ روزی راسکل کسی نہ کسی ہسپتال میں ثریں ہو جائے گی اور وہ ایک بار پھر اسے انداز کر کے اس سے پوچھ گکھ کرے گا اماکہ اس سے رپورٹ

یہی ہوش میں آتے ہی اسے ماحول کا احساس ہو گیا تھا۔ پھانپہ وہ اچھل کر کھوا ہو گیا یعنی اٹھتے ہی اس کے ذہن کو اس قدر زور دار جھٹکا لگا تھا کہ سر میں اٹھتے والا اور دماغی اس کے سامنے قابو ہو گیا تھا وہاں خون پھیلا ہوا تھا یعنی روزی راسکل قابو تھی اور پھر اس نے پورا پورا بنت چھان بارا یعنی روزی راسکل گھٹے کے سر سے سینگ کی طرح قابو ہو چکی تھی۔

یہ حورت تھی یا کوئی بحوث۔ یہ کس طرح قابو ہو گئی۔ کرنل بندگیش نے بیر ونی پھانک کی طرف بڑھتے ہوئے چڑھاتے ہوئے کہا جان اس کی کار موجود تھی اور پھر وہ دیکھ کر ایک بار پھر اچھل پڑا کہ چھوٹا پھانک باہر سے بند تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ بھی گیا کہ روزی راسکل کا کوئی ہمدرد صین ہو تھا پر اندر آیا اور وہ شدید رُغبی یا ہمدرد روزی راسکل کو اٹھا کر لے گیا ورنہ چھوٹا پھانک بھی اندر سے ہی بند ہو گا۔ کرے میں جس طرح خون پھیلا ہوا تھا سے دیکھ کر تو یہی انداز ہوتا تھا کہ روزی راسکل ہلاک ہو چکی ہے۔

ویسے اسے ہے ہوش ہونے سے جتنے اچھی طرح یاد تھا کہ مشین پٹل کی گویاں روزی راسکل کے جسم میں اتر گئی تھیں یعنی اس کے بعد کے واقعات اس کی کچھ میں نہ آ رہے تھے بلکہ یہ ہم بھی اس کے ذہن میں ایک بڑی تھی کہ جو بھی وہاں آیا اس وقت کرنل بندگیش بے ہوش پڑا تھا اور اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گرتے والا مشین پٹل بھی وہاں موجود تھا۔ پھر وہ صرف روزی راسکل کو نزدیک بارہ مارڈہ الٹھا کر

وہ کس حالت میں دہان پہنچی ہے اور کون اسے دہان لے گیا
..... کرتی جگہ میں بوجھا۔
ہسپتال کے ایک ڈاکٹر کے مطابق کوئی نائیگر نامی شخص اسے
خود یہ رخصی حالت میں لے کر ہسپتال پہنچا تھا۔ کمی گھٹنیوں تک
اپریشن روم میں اس کا آپریشن ہوتا رہا اور اس دوران وہ نائیگر باہر
برآمدے میں اچھائی بے چینی سے ٹھپٹا رہا۔ جب اپریشن ختم ہوا اور
اس کی حالت خطرے سے باہر ہو گئی تو اسے کمرے میں شفقت کر دیا
گیا اور نائیگر واپس چلا گی۔ اس نے ہسپتال کے ریکارڈ میں جو پتہ
لکھوا یا ہے وہ سمجھاتے ہوئے کامیابی کے لیکن کمرہ نمبر درج نہیں ہے۔
اوٹل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

۱۰ اس نائیگر کا حلیہ معلوم کرو اور پہنچا باتی ساتھیوں کو بھی بتا دو
وہ ساتھیوں کو اسپتال میں تکرانی پر نکلاؤ جبکہ تم سجاست ہو گل میں
جا کر اس نائیگر کے پارے میں معلومات حاصل کرو اور جب وہ مل
جائے تو اسے انداز کر کے سپیشل پواٹٹ پر بانجھا دو اور پھر جیسے کال
کرو۔ کنار جگد لیٹئے احکامات دستے ہوئے کہا۔

• ہسپیال میں ٹگرانی کس لئے بس؟ اویں نے حیرت
بے لمحے من کھا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ اس دوران اسپیال میں آئے تو نگرانی کرنے والے اسے اخواز کر سکتے ہیں۔..... کرتل جگدیش نے کہا۔
"میں ہاں۔..... اوپل نے جواب دیا تو کرتل جگدیش نے

لے کر وہ ذیقت سیکڑتی کو دے کے یہیں کئی گھنٹے گورے گے تھے مگر
کسی طرف سے کوئی کالا ہی نہ آبری تھی اور اسی وجہ سے بے جانی اور
اضطراب نے اسے گھر رکھا تھا یہیں پھر تمہاری در بحدود اپنے آپ کو
یہ کہ کر تسلی دے دیتا کہ وارا حکومت میں ہزاروں نہیں تو سینکڑوں
چھوٹے بڑے ہسپتال ہوں گے اور بحمد آدمی بہر حال اتحاد جدید اسے
ٹرینیں کر سکتے تھے یہیں اس کے باوجود جسمی بیسے وقت گرتا جا
رہا تھا اس کے اضطراب اور بے جانی میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا کہ
پھر انکے فون کی گھنٹی بج اپنی تو کر تل جگدیش نے اس طرح بھیت
کر رہا تھا یا بسی ایک لمحے کی درستے فون کالا ٹھم ہو جائے گی۔
”میں۔۔۔ کرتل جگدیش بول رہا ہوں..... کرتل جگدیش نے تھی
لئے میں کہا۔۔۔

- او نیل بول بہا ہوں پاس - دوزی راسکل کو ٹریس کر دیا گیا
ہے دوسری طرف سے اس کے ایک ماتحت کی آوازا سنائی دی
 تو کرتل جگدیش بے انقیار پونک پڑا۔

۔ کہاں ہے وہ اور کس حال میں ہے..... کرتل جگدیش نے
لوچھا۔

"وہ بس ٹریبل کے قریب ایک پرانی جگہ اسپیال اسٹاٹ کے
گردہ نیبر پارڈ میں ہے۔ اس کا آپریشن کیا گیا ہے جو کامیاب رہا ہے اور
وہ ہوش میں بھی آگئی ہے لیکن ابھی کمی روز تک وہ حرکت نہیں کر
سکتی..... اوپل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

رسمیور رکھ دیا۔ نائیگر کا نام سن کر وہ بھگ گیا تھا کہ یہ وہی نائیگر ہے
 جو پاکیشی سینکڑ رووس کے خطرناک انجمنت میران کا شاگرد ہے اور
 اب اسے نائیگر کی شخصیت روزی راسکل سے بھی زیادہ خطرناک
 محسوس ہونے لگ گئی تھی کیونکہ وہ روزی راسکل کو نہیں کرتا ہوا
 تھیک اس جگہ ہمچا تھا جہاں روزی راسکل موجود تھی۔ اگر روزی
 راسکل شدید زخمی ہو تو وہ لا حالت کرتی بھائیش کو پابند کر اس
 سے معلومات حاصل کرتا اس نے اس نے نائیگر کو اخونڈا کرنے کا حکم
 دے دیا تھا۔ اب وہ یعنی سوچ رہا تھا کہ مطالعات دیے نہیں ہیں
 جیسے وہ گمان کر رہا تھا۔ وہ اب تک روزی راسکل کو پاکیشیا کی اٹار
 درلاٹ کی عام سی لڑکی بھگ رہا تھا لیکن روزی راسکل نے دوبار جس
 قسم کا رد عمل یا ہر کیا تھا وہ بتاتا تھا کہ وہ غاصی تربیت یافتہ لڑکی
 ہے اور اپنا ڈین استعمال کرتا جاتی ہے اور اب اس کے بیچھے یہ
 نائیگر آیا ہے تو یہ بھی تھیک اس جگہ ہمچا تھا جہاں کرتی بھائیش اور
 روزی راسکل موجود تھی۔ اس کا مطلب واضح تھا کہ نائیگر بھی اٹار
 درلاٹ کا عام بد معاشر نہیں تھا۔ روزی راسکل کو تو اس نے پاکیشیا
 کے ماسٹر قائم کے ذریعے ہمہاں مٹکوا یا تھا اور پھر ایک لیگنسرز کے
 ذریعے اسے مخصوصی پوانت پر مہنچا دیا گیا تھا۔ پھر وہاں ہونے والی
 چوبی کے بعد جب روزی راسکل بے ہوش ہو گئی تو وہ اسے الحاکر
 اپنے ایک اور سپیشل پوانت پر لے آیا یہاں بھی روزی راسکل
 نے اپنے آپ کو نہ صرف چھڑایا بلکہ اس پر اس انداز میں حملہ کر دیا

325

کہ اسے بھجوڑا اپنے دفام میں فائز کھونا پڑا اور پھر یہ نائیگر پر اہ راست
 اس سپیشل پوانت پر بھی گیا۔ اس کا مطلب واضح تھا کہ پاکیشیا کو یہ
 بھی معلوم ہو چکا ہے کہ ذاکرہ خواں سے اصل فارمولہ کرتی بھائیش
 نے حاصل کیا اور پھر اسے خود ہی کافرستانی حکام کو فروخت کر دیا۔
 تینجا یہ لوگ اس کو پکڑ کر اس سے یہ معلومات حاصل کرتا چلتے
 ہیں کہ فارمولہ اب کہاں ہے۔ اور ڈینش سیکرٹری بھی بھی
 اطلاعات بھی بھی ہیں اس نے اس نے بھی اسے پر تاب پورہ سے
 واپس کال کر کے اسے حکم دے دیا کہ وہ روزی راسکل سے تمام
 معلومات حاصل کر کے اسے رپورٹ دے۔ اب کرتی بھائیش
 بھائیش گیا تھا۔ معلومات حاصل کرنے کے لئے اس کا ان دونوں سے
 نکل آؤ ضروری تھا جبکہ اس کا دل چادر رہا تھا کہ ان دونوں کو اخونڈا کرنے
 کی بجائے یہاں راست اٹھیں ہلاک کر دے لیں پھر مستد یہ تھا کہ وہ
 ڈینش سیکرٹری کو کیسی ہو اب دے وہ کری سے اٹھ کر اپنے آپس میں
 شلنگا۔ وہ اب اس معاملے کا کوئی ایسا حل سوچ رہا تھا جس سے
 ساپ بھی مر جائے اور لامبی بھی نہ نوٹے یہیں کوئی واضح بات اس
 کی بھی میں نہ آری تھی۔ آخر کار اس نے فیصلہ کیا کہ روزی راسکل
 کی بجائے اس نائیگر پر تشدد کر کے اس سے تمام معلومات حاصل کی
 جائیں اور پھر اسے ہلاک کر دیا جائے۔ اس کے بعد روزی راسکل کو
 تو آسانی سے اسپیشل میں ہی ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ یہ فیصلہ کر کے
 وہ قدرے مطمئن ہو گیا۔ اسے یقین تھا کہ اس کے آدمی نائیگر کو نہ

صرف نہیں کر لیں گے بلکہ وہ اسے انہوں بھی کر لیں گے کیونکہ اسے
کاموں کی انہیں خصوصی نہیں تھیں دلائی گئی تھی اور پھر وہی ہوا۔
تکہ بڑا دھنے بعد کال آگئی۔

لیں۔ کرتل جگدیش بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ کرتل جگدیش نے
فون کار سیور انخا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔
اویں بول رہا ہوں باس۔ اس آدمی جس کا نام نائجہ ہے، کو
اخوا کر کے سپیشل پواتٹ نہر نو پر پہنچا دیا گیا ہے اور میں وہی سے
بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ اویں نے کہا۔

کہے یہ سب ہوا۔ تفصیل بتاؤ۔۔۔۔۔ کرتل جگدیش نے مزید
اطمینان بھرے لیے میں کہا۔

وہ واقعی سچائیت ہوئی میں رہائش پذیر تھا۔ میں نے اس کا طلب
پتا کر دیز سے معلومات حاصل کر لیں۔ وہ کہہ نہر ایک سو پندرہ میں
رہائش پذیر تھا۔ کہہ بند تھا لیکن ہم نے اسے پے ہوش کرنے اور پھر
خاموشی سے انہوا کرنے کے تمام انتظامات کامل کرنے۔ اب سے
تقریباً نصف گھنٹہ ہلتے وہ واپس آیا۔ اس کا وہی حلیہ تھا جو اسپتائی
سے معلوم ہوا تھا۔ وہ جیسے ہی لپٹ کرے میں گیا میں نے باہر سے
کرے کے اندر نصب خصوصی ڈبوائیں آئیں کر دی اور کرے میں
اہمی زد اثر بے ہوش کرنے والی کسی پھیل گئی اور وہ بے ہوش
ہو کر گر گیا۔ پھر ہم نے کرے میں داخل ہو کر اسے جی کمزی سے
عقبی گیئری میں ڈال دیا اور وہاں سے خاموشی سے اسے فائر ذور کے

ذریعے نکال کر گاؤں میں ڈالا اور سیدھے سپیشل پواتٹ نہر نو پر پہنچ
گئے۔ وہاں پہنچ کر میں نے اسے بلیک روم میں راہزوالی کری میں
جکڑ دیا ہے اور وہ ابھی بکہ بے ہوش ہے اور میں آپ کو کال کر رہا
ہوں۔۔۔۔۔ اویں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
سپیشل پواتٹ نہر نو پر سریش موجود ہے۔۔۔۔۔ کرتل جگدیش
نے پوچھا۔

میں پاس۔ سریش اور کاشودہ نوں موجود ہیں۔۔۔۔۔ اویں نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔ سریش کو بتا دو کہ ابھی کیسی کون سی ہے اور تم
جاہا اور ہائل میں اس نائجہ کے کرے کی کمل اور تفصیلی تلاشی لو۔
کسی قسم کے کافلہات وغیرہ ہوں تو وہ سپیشل پواتٹ نہر نو پر پہنچا
وو۔ میں خود سپیشل پواتٹ نہر نو پر آ رہا ہوں۔ سریش کو کہہ دو کہ
یرے پہنچنے بک نائجہ کو کسی صورت بھی ہوش میں نہیں آتا
چاہئے۔۔۔۔۔ کرتل جگدیش نے کہا۔
میں پاس۔۔۔۔۔ اویں نے کہا۔

اور ہاں۔ اس ہسپتائی میں جہاں وہ عورت روزی را سکل ہے
وہاں کون موجود ہے۔۔۔۔۔ کرتل جگدیش نے کہا۔

راج سنگھ اور پریم داس۔۔۔۔۔ اویں نے جواب دیا۔
یہ ہسپتائی پرایجوت ہے یا سرکاری۔۔۔۔۔ کرتل جگدیش نے
پوچھا۔

"پرائیور ہے جناب"..... اوپل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
راج سنگھ کو کہ دو کہ وہ سپیشل ملٹری انسپلی جنس کے کارڈ
دکھا کر وہاں سے اس لڑکی کو بے ہوش کر کے اٹھا لے اور اسے بھی
سپیشل پواتنت تبر نو پر چاہنے اور جب تک میں نہ ہمچکن اسے
بھی ہوش نہیں آتا چاہتے۔..... کرنل جنگدیش نے کہا۔

"میں پاس"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل جنگدیش نے
اوکے کہ کر رسور رکھ دیا۔

"اب میں دیکھوں گا کہ یہ زبان کیسے نہیں کھلتے"..... کرنل
جنگدیش نے اختحفہ ہوئے کہا اور پھر تین قدم احمداتا ہوا ہیر و فی
دروداں سے کی طرف ہزارہا چلا گیا۔

ناٹک کی آنکھیں کھلیں تو اس نے لا شوری طور پر اختحفہ کی
کرشمہ کی یہیں وہ صرف کس اکر ہی رو گیا۔ اس نے اپنے آپ کو
ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس کے جسم کے گرد رازموہن دھنے
اس نے بے اختیار اور ادھر اور تھریں دو زانیں تو وہ ایک بار پھر ہونک
پڑا کیونکہ آنکھ کر سیوں کی قطار کے آخر میں ایک سڑپیکھ تھا جس پر
روزی راسکل آنکھیں بند کئے ہیں، ہوتی تھی۔ اس کی گردن بھک مرغ
رٹک کا کسل تھا۔ البتہ سڑپیکھ کا وہ حصہ جس پر روزی راسکل کا سر
اور بازو تھے اور کو کسی کرسی کی پشت کی طرح اٹھا ہوا تھا۔ اس کے
ساتھ ہی روزی راسکل کا وہ بازو جو ناٹک کی سائیڈ پر تھا وہ سڑپیکھ کی
سائیڈ بازو میں گئے ہوئے آئیں کرے میں پھنسا ہوا تھا۔ ناٹک حریت
سے اس کرے کو دیکھنے لگا۔

اسے یاد تھا کہ وہ اوپل سمجھات کے اپنے کرے میں داخل ہوا تھا